www.KitaboSunnat.com

حجیت حدیث

تصنیف و تالیف

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

0300-5482125

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

حدیث وحی ہے

قرآن کریم نے رسول اللہ ﷺ کی ذات کو شریعت کا دوسرا مصدر قرار دیا ہے۔ آپ کی اطاعت کو واجب قرار دیا گیا، مسلمانیت کا معیار اطاعت رسول رکھا گیا، قرآن سے اپنی مرضی کا معنی نہیں لیا جا سکتا، بلکہ وہی معنی ومفہوم لیا جائے گا جو رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا، جو آقائے کریم ﷺ نے فرمایا ہو، اسی طرح جب کبھی اختلاف ہو، تو آپ ﷺ کی طرف لوٹنے کا حکم دیا گیا، اللہ نے قرآن کی وضاحت اپنے ذمے لی، کیسے؟ بذریعہ رسول، ذیل میں قرآن کریم کی وہ آیات دی جا رہی ہیں، جن میں رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی اہمیت واضح کی گئی ہے، ملاحظہ ہوں:

①

﴿وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (آل عمران: ۱۳۲)

''اس آگ سے ڈرو، جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

②

﴿ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ، قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ﴾(آل عمران : ٣٢)

’’کہہ دیجئے، اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو، تو میری اطاعت کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا، اللہ معاف کرنے والا رحیم ہے۔ کہہ دیجئے، اللہ اور رسول کی اطاعت کرو، اگر وہ اس سے پھر گئے، تو اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔‘‘

③

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾

(النّساء : ٦٥)

’’(نبی!) آپ کے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے باہمی اختلافات میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، آپ کے فیصلے پر دلوں میں گھٹن محسوس نہ کریں، بلکہ سر تسلیم خم کر دیں۔‘‘

④

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا﴾(النساء : ٦٩)

’’جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں، وہ انعام یافتہ انبیا، صدیقین، شہدا اور صالحین کے ساتھ ہوں گے۔ یہ کتنے بہترین رفیق ہیں۔‘‘

⑤

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا﴾ (النّساء : ۸۰)

''جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جو اس سے پھر گیا، تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان نہیں بنایا۔''

⑥

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّأَحْسَنُ تَأْوِيْلًا﴾

(النّساء : ۵۹)

''اہل ایمان! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے ولی الامر کی اطاعت کرو، اگر تمہارے درمیان کوئی اختلاف ہو جائے، تو اسے اللہ و رسول کی طرف لوٹاؤ، اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اس میں خیر ہے اور بہترین انجام ہے۔''

⑦

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِينٌ﴾

(النساء : ۱۳۔۱۴)

''جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، اللہ انہیں جنت میں داخل

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کرے گا، جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، یہ بڑی کامیابی ہے۔ جو اللہ اور رسول کی نافرمانی کرتے ہیں اور اس کی حدوں کو پار کرتے ہیں، اللہ انہیں آگ میں داخل کرے گا، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، ان کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔‘‘

⑧

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَائِنِينَ خَصِيمًا﴾(النّساء: ۱۰۵)

’’ہم نے آپ پر حق کے ساتھ کتاب نازل کی ہے، تاکہ آپ لوگوں کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کریں، جو اللہ نے آپ کو علم دیا ہے اور خیانت کرنے والوں کی خاطر جھگڑا نہ کریں۔‘‘

⑨

﴿وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلٰى رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ﴾(المائدة: ۹۲)

’’اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور باز آ جاؤ، اگر تم پھر گئے، تو جان لو کہ ہمارے رسول کے ذمہ کھول کھول کر بیان کرنا ہے۔‘‘

⑩

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾(الأنفال: ۱)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

’’اللہ سے ڈرو اور آپس کے معاملات درست کرو، اللہ اور رسول کی اطاعت کرو، اگر تم مومن ہو۔‘‘

(۱۱)

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾(الأنفال : ٢٤)

’’اہل ایمان! اللہ و رسول کی اطاعت کرو، جب وہ تمہیں اس چیز کی دعوت دیں، جو تمہیں زندگی بخشتی ہے۔‘‘

(۱۲)

﴿وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ﴾(الأنفال : ٤٦)

’’اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، باہم جھگڑے نہ کرو، ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ساری ہوا اکھڑ جائے گی، صبر سے کام لو، بلاشبہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔‘‘

(۱۳)

﴿إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَّقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ﴾

(النّور : ٥٢)

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

”مومنوں کو جب اللہ اور رسول کی طرف فیصلے کے لئے بلایا جاتا ہے، تو وہ کہتے ہیں، ہم ایمان لائے، ہم نے اطاعت کی، یہی لوگ فلاں پانے والے ہیں۔ جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں، اللہ ہی سے ڈرتے ہیں اور تقوی اختیار کرتے ہیں، وہی لوگ کامیاب ہیں۔“

(۱۴)

﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾

(النّور: ٥٦)

”نماز قائم کرو، زکاۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔“

(۱۵)

﴿قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ﴾(النّور: ٥٤)

”کہہ دیجئے، اللہ اور رسول کی اطاعت کرو، اگر تم پھر گئے، تو اس کے ذمے صرف وہ ہے، جو اس پر فرض کیا گیا ہے اور تمہارے ذمے وہ ہے، جو تم پر فرض کیا ہے، اگر تم نے اس کی اطاعت کی، تو ہدایت پا جاؤ گے، ہمارے رسول پر تو کھول کھول کر بیان کر دینا ہے۔“

(۱۶)

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾(النّور: ٦٣)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

’’نبی کی حکم عدولی کرنے والے باز آ جائیں، کہیں وہ فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں، یا ان کو دردناک عذاب نہ گھیر لے۔‘‘

⑰

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَنْ لِمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾(النّور: ٦٢)

’’مومن تو وہ ہیں جو اللہ و رسول پر ایمان لاتے ہیں اور جب کسی اجتماعی معاملے میں نبی کے ساتھ ہوتے ہیں، تو اس کی اجازت کے بغیر کہیں نہیں جاتے، (اے نبی!) جو لوگ آپ سے اجازت طلب کرتے ہیں، یہی لوگ اللہ و رسول پر ایمان رکھتے ہیں، جب یہ اپنے کسی معاملے میں آپ سے اجازت طلب کریں، تو آپ جس کو چاہیں اجازت دیں، ان کے لئے اللہ سے استغفار کریں، یقیناً اللہ معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔‘‘

⑱

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا، يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾(الأحزاب: ٧١)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

”اہل ایمان! اللہ سے ڈر جاؤ اور سیدھی بات کہو، اللہ تمہارے اعمال درست کردے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا، جس نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی، بے شک اس نے بڑی کامیابی حاصل کرلی۔“

(۱۹)

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا﴾(الأحزاب: ۲۱)

”تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات بہترین نمونہ ہے، ان کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرتے ہیں۔“

(۲۰)

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾(محمد: ۳۳)

”اہل ایمان! اللہ و رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال باطل نہ کرو۔“

(۲۱)

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ﴾(الأنفال: ۲۰)

”اہل ایمان! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، ان سے منہ نہ پھیرو، جب تم سن رہے ہو۔“

(۲۲)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا﴾(الفتح : ١٧)

''جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا، اللہ اسے ایسی جنت میں داخل کرے گا، جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور جو اس کی اطاعت سے انحراف کرے گا، اسے دردناک عذاب دے گا۔''

(۲۳)

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾(الحشر : ۷)

''تمہیں جو چیز رسول دیں، اسے لے لو اور جس چیز سے منع کریں، اس سے رک جاؤ، اللہ سے ڈر جاؤ، یقیناً اللہ دردناک عذاب دینے والا ہے۔''

(۲۴)

﴿وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلٰى رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ﴾(التغابن : ١٢)

''اللہ اور رسول کی اطاعت کرو، اگر تم نے اس سے انحراف کیا، تو ہمارے رسول پر کھول کر بیان کرنا ہے۔''

(۲۵)

﴿رَسُولًا يَّتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللّٰهِ مُبَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَمَنْ يُّؤْمِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا قَدْ أَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا﴾(الطّلاق : ١١)

”وہ رسول، جو تم پر اللہ کی واضح آیات تلاوت کرتا ہے، تا کہ ایمان لانے والوں اور عمل صالح کرنے والوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے جائے، جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور اچھے اعمال کرتا ہے، اللہ اسے ان جنتوں میں داخل کرے گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ نے ان کے لئے بہترین رزق کا انتظام کیا ہے۔“

(۲۶)

﴿إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا، لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا﴾(الفتح : ٨-٩)

”ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے، آپ بشارت دیتے ہیں اور ڈراتے ہیں، تا کہ تم اللہ اور رسول پر ایمان لاؤ، اس (رسول) کی مدد کرو، اس کی توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی تسبیح کیا کرو۔“

(۲۷)

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّٰهِ﴾(المائدة : ٦٤)

”ہم نے ہر رسول اس لیے بھیجا، کہ اس کی اللہ کے اذن سے اطاعت کی جائے۔“

(۲۸)

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَى مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا﴾(النّساء : ٦١)

”جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کی نازل کردہ وحی اور رسول کی طرف آ ؤ، تو آپ منافقین کو دیکھیں گے کہ وہ آپ سے منہ موڑ لیتے ہیں۔“

(۲۹)

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَ نَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُونَ﴾(المائدۃ : ١٠٤)

”جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کی نازل کردہ وحی کی طرف اور رسول کی طرف آ ؤ، تو کہتے ہیں، ہمیں وہی کافی ہے، جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو پایا ہے، بھلے ان کے باپ داد کچھ علم نہیں رکھتے تھے اور نہ وہ ہدایت یافتہ تھے۔“

(۳۰)

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَ نَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُونَ﴾(الأحزاب : ٣٦)

”جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کی نازل کردہ وحی کی طرف اور رسول کی طرف آ ؤ، تو کہتے ہیں، ہمیں وہی کافی ہے، جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو پایا ہے، بھلے ان کے باپ داد کچھ علم نہیں رکھتے تھے اور نہ وہ ہدایت یافتہ تھے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حدیث وحی ہے

①

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى، إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى﴾(النّجم : ٣-٤)

''وہ (نبی کریم ﷺ اپنی) خواہش سے نہیں بولتے، بلکہ وہی بات کرتے ہیں، جو انہیں وحی کی جاتی ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں پہلے رسول کریم ﷺ سے ''ہویٰ'' کی نفی کی، بعد میں نطق رسول کو وحی قرار دیا۔ ''ان'' نافیہ ''الا'' کے سیاق میں آیا ہے، اور ھو ضمیر کا مرجع نطق ہے، معنی حصر کا پیدا ہوا، نطق رسول صرف اور صرف وحی ہے۔

اگر حدیث منزل من اللہ نہ ہوتی، تو ﴿وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ، لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ، ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ﴾(الحآقّة : ٤٤-٤٦) ''وہ ہماری طرف کچھ جھوٹ منسوب کر دیتے، تو یقیناً ہم انہیں دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور ان کی رگ جاں کاٹ دیتے۔'' کے تحت اللہ کریم رسول اللہ ﷺ کی رگِ جان کاٹ دیتے۔

❀ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

''یقیناً وہ وحی ہے، جو اس کی طرف کی جاتی ہے۔'' اس سے ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر دو قسم کی وحی ہوتی ہے۔ ایک وحی وہ ہے، جس کی تلاوت کی جاتی ہے، جو کہ تالیف کی گئی ہے اور اس کا نظم معجزاتی ہے، یہ قرآنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وحی ہے۔ دوسری وحی روایت ہوئی ہے، تالیف نہیں ہوئی، اس کا نظم معجزاتی ہے، نہ وہ تلاوت کی جاتی ہے، لیکن اس کو پڑھا جاتا ہے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے وارد ہونے والی خبر ہے اور وہ اللہ کی مراد بیان کرنے والی وحی ہے۔‘‘

(الإحكام في أصول الأحكام: 97/1)

②

﴿وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا﴾(النّساء: ١١٣)

’’اللہ نے آپ کی طرف کتاب وحکمت نازل کی ہے اور آپ کو وہ کچھ سکھایا ہے، جو آپ نہیں جانتے تھے، آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہوا ہے۔‘‘

اس آیت سے ثابت ہوا کہ قرآن وحدیث منزل من اللہ ہیں، کتاب سے مراد قرآن اور حکمت سے مراد سنت ہے۔

❀ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

’’کتاب سے مراد قرآن ہے اور حکمت سے مراد سنت ہے، اس پر سلف کا اتفاق رہا ہے۔ جس چیز کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی، اس کی تصدیق کرنا اور اس پر ایمان لانا واجب ہے، جیسے رب تعالیٰ کی دی ہوئی خبر کی تصدیق کرنا واجب ہے، جو اللہ نے اپنے نبی کی زبان سے خبر دی ہے۔ یہ اہل اسلام کے ہاں ایک اجماعی واتفاقی قاعدہ ہے، اس کا انکار صرف وہی کرے گا، جو مسلمان نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’مجھے قرآن دیا گیا اور اس کی مثل دی گئی۔‘‘

(الرّوح، ص 75)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

صرف ''الکتاب'' کا ذکر ہو، تو اس میں سنت بھی شامل ہوتی ہے، ویسے بھی ''الکتاب'' سے سنت پر التزامی دلالت ہو جاتی ہے، الکتاب کا معنی لکھی ہوئی چیز ہے اور قرآن وحدیث دونوں لکھی ہوئی ہیں۔ نیز اس کا معنی حکم اللہ بھی ہوتا ہے۔

❁ فرمان الٰہی ہے:

﴿كِتَابَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ﴾(النّساء : ٢٤)

''تم پر اللہ کا حکم ہے۔''

اگر کتاب کے ساتھ حکمت کا ذکر ہو، تو معنی حدیث ہوتا ہے، اکیلا حکمت کا لفظ ہو، تو اس میں قرآن بھی شامل ہے، جس طرح قرآن وحی ہے، لیکن ہر وحی قرآن نہیں، اسی طرح قرآن حکمت ہے، لیکن ہر حکمت قرآن نہیں۔

مطلب یہ ہے کہ قرآن کے علاوہ بھی وحی اور حکمت ہے، وہ یقیناً حدیث ہے۔ جس طرح ایمان اور اسلام ایک ساتھ ذکر ہوں، تو ایمان کا معنی اور ہوتا ہے اور اسلام کا معنی اور ہوتا ہے، اکیلے ایمان کا ذکر ہو، تو اس میں اسلام بھی داخل ہوتا ہے، اسی طرح اکیلے اسلام کا ذکر ہو، تو اس میں ایمان بھی داخل ہوتا ہے۔ اسی طرح نیکی وتقویٰ ایک ساتھ ذکر ہوں، تو نیکی کا معنی الگ اور تقوی کا معنی الگ ہوتا ہے، اکیلی نیکی میں تقوی بھی شامل ہوتا ہے اور اکیلے تقوی میں نیکی بھی شامل ہوتی ہے۔ اسی طرح مسکین اور فقیر ایک ساتھ ذکر ہوں، تو الگ الگ معنی ہوگا اور اگر فقط مسکین کا ذکر ہو، تو اس میں فقیر بھی شامل ہوتا ہے۔ اسی طرح فقیر میں مسکین بھی شامل ہوتا ہے۔

حدیث کو حکمت اس لئے کہا گیا جیسا کہ کہا جاتا ہے: حِكْمَةُ الدَّابَّةِ ''جانور کی لگام''، جس طرح لگام جانور کو سدھار کر رکھتی ہے، اسی طرح حدیث ایک مومن کو سیدھی راہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

پر گامزن رکھتی ہے، حدیث کے بغیر راہ ہدایت پر چلنا ناممکن ہوتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کے فرائض منصبی میں شامل ہے کہ وہ لوگوں کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔ اگر کوئی یہاں حکمت سے مراد صرف کتاب لیتا ہے، تو یہ بات درست نہیں، اس کا مطلب ہوگا کہ قرآن نے مہمل تکرار کر دیا ہے۔ یعنی یوں کہہ دیا: وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْكِتَابَ یہ قرآنی اسلوب کے منافی ہے۔ فصاحت و بلاغت اس کی حمایت نہیں کرتی۔

اسی طرح نحوی اعتبار سے بھی یہ درست نہیں، کیوں کہ عطف مغایرت چاہتا ہے، حکمت کا عطف کتاب پر ڈالا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہاں کتاب اور چیز ہے، حکمت الگ چیز ہے۔

اعتراض:

❁ لوہے کے بارے میں ہے:

﴿وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ﴾ (الحديد : ٢٥)

”ہم نے لوہا نازل کیا، جس میں سخت قوت ہے۔“

❁ لباس کے بارے میں ہے

﴿قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِي سَوْآتِكُمْ﴾ (الأعراف : ٢٥)

”ہم نے تم پر لباس نازل کیا، جو تمہاری شرمگاہوں کو چھپاتا ہے۔“

تو کیا لوہے کے ٹکڑے آسمان سے گرے؟ تو کیا شلوار اور قمیض آسمان سے اتاری گئیں؟

جواب:

قرآن کریم میں لفظ أَنْزَلَ چودہ معانی میں استعمال ہوا ہے، لوہے کے حوالے سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

أَنْزَلْنَا کا معنی خَلَقْنَا پیدا کرنا ہے، یعنی ہم نے لوہے کو پیدا کیا، یہاں نزول کا معنی خلق وانشاء ہے۔ اسی طرح لباس کے حوالے سے أَنْزَلْنَا کا معنی أَلْبَسْنَا ہے کہ ہم نے تم کو لباس پہنایا ہے۔

لہٰذا آیت کریمہ میں جو نزول کا معنی قرآن کے لئے ہے، وہی حکمت کے لئے ہے، کیوں کہ حکمت کا عطف کتاب پر ڈالا گیا ہے، لہٰذا دونوں کے نزول کا ایک معنی ہے، اجماع امت اسی معنی کی تائید کرتا ہے، نیز اس کی تائید قرآن کریم سے ہوتی ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ذٰلِكَ مِمَّا أَوْحٰى إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ﴾(بني إسرائيل : ٣٩)

”یہ حکمت وہ وحی ہے، جو آپ کے رب نے آپ کی طرف نازل کی ہے۔“

❁ نیز فرمایا:

﴿وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ﴾

(البقرة : ٢٣١)

”اللہ نے جو کتاب اور حکمت آپ پر نازل کی ہیں، اس سے وہ آپ کو وعظ کرتا ہے۔“

یہ آیت کریمہ اپنی دلالت میں واضح ہے کہ کتاب وحکمت اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہیں۔

اعتراض:

﴿يَعِظُكُمْ بِهٖ﴾ میں ”بہ“ ضمیر مفرد ہے۔ لہٰذا حکمت کا معنی کتاب ہی ہے۔

جواب:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جب مقصد و مقصود ایک ہو، تو ضمیر مفرد آ سکتی ہے، قرآن وحدیث میں اس کی کئی مثالیں موجود ہیں، مثلاً

❁ فرمان الٰہی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾(الأنفال : ٢٤)

”اہل ایمان! اللہ و رسول کی اطاعت کرو، جب وہ تمہیں اس چیز کی دعوت دیں، جو تمہیں زندگی بخشتی ہے۔“

اس آیت کریمہ میں اہل ایمان کو اللہ اور اس کے رسول کی بات کو قبول کرنے کا کہا گیا ہے، کیونکہ قرآن وحدیث میں ایمان والوں کے لئے زندگی ہے، حدیث کے بغیر کوئی زندگی نہیں۔ یہاں بھی دَعَا مفرد لایا گیا ہے، جبکہ دَعَوَا ہونا چاہئے تھا، کیوں کہ پیچھے اللہ اور رسول کا ذکر ہے۔ چونکہ قرآن وحدیث کا مقصد ایک ہے، اس لئے ضمیر مفرد لائی گئی ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ﴾ (التّوبة : ٣٤)

”جو سونا اور چاندی ذخیرہ کرتے ہیں اور اسے اللہ کے رستے میں خرچ نہیں کرتے۔“

یہاں ھا ضمیر مفرد ذکر ہوئی ہے۔ حالانکہ اس کا مرجع سونا اور چاندی ہے، تو یہاں مقصد ایک تھا، لہٰذا ضمیر بھی مفرد لائی گئی ہے۔

اعتراض:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کتاب (قرآن) کی تلاوت ہوتی ہے، تو حکمت (حدیث) کی تلاوت نہیں ہوتی۔

جواب:

حکمت کی بھی تلاوت ہوتی ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ﴾

(الأحزاب: ٣٤)

"(ازواج نبی!) اللہ کے اس انعام کو یاد کرو، کہ تمہارے گھروں میں آیات وحکمت کی تلاوت کی جاتی ہیں۔"

نبی کریم ﷺ کے گھر میں قرآن وحدیث دونوں سنے سنائے جاتے تھے اور پڑھے پڑھائے جاتے تھے، دونوں کی تعلیم اور تلاوت ہوتی تھی، اہل علم کا اتفاق ہے کہ یہاں حکمت سے مراد حدیث ہے، نیز ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ﴾ سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے۔

③

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾(الحجر: ٩)

"بے شک ہم نے ذکر کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرتے ہیں۔"

یہ آیت کریمہ واضح ثبوت فراہم کر رہی ہے کہ قرآن کی طرح حدیث بھی نازل ہوئی ہے، یہاں ذکر کا معنی نصیحت ہے، قرآن وحدیث دونوں نصیحت ہیں، "ذکر" تذکیر کا اسم مصدر ہے، اسم فاعل کے معنی میں ہے، یعنی اگر قرآن نصیحت کرنے والا ہے، تو نبی کریم ﷺ کا فرمان بھی نصیحت کرنے والا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

ضَمَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى قَدْ صَحَّ فِي حِفْظِ كُلِّ مَا قَالَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے تمام فرامین کی حفاظت کی ضمانت دی ہے۔''

(النّبذة الكافية، ص ٥٤)

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا، رَسُولًا يَّتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللّٰهِ﴾

(الطّلاق : ١٠ـ١١)

''اللہ نے تمہاری طرف ذکر نازل کیا ہے، یعنی رسول، جو تم پر اللہ کی آیات تلاوت کرتا ہے۔''

ثابت ہوا کہ رسول کریم ﷺ بھی مُذَکِّر (نصیحت کرنے والے) ہیں، آپ ﷺ وحی سے ہی تذکیر کرتے تھے۔

❁ فرمان الٰہی ہے:

﴿قُلْ إِنَّمَا أُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ﴾(الأنبياء : ٤٥)

''کہہ دیجئے، میں آپ کو وحی کے ذریعہ ڈراتا ہوں۔''

تو بس قرآن وحدیث وحی ہیں، نبی کریم ﷺ وحی سے نصیحت فرماتے تھے۔ قرآن وحدیث دونوں اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہیں، دونوں اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے ساتھ محفوظ ہیں، قرآن متن ہے، تو حدیث شرح، قرآن متن ہے، تو حدیث اس کا بیان وتبیان ہے۔ دونوں کی تعلیمات ایک ہیں، ان میں کوئی تضاد اور تعارض نہیں اور دونوں معجزہ ہیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

✿ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

''اس آیت سے قطعی طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ قرآن اور صحیح حدیث باہم متفق ہیں، یہ ایک ہی چیز ہیں، ان میں کوئی تعارض ہے، نہ کوئی اختلاف ہے، اللہ جسے چاہتا ہے، اس کا فہم عطا کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے، اس سے محروم کر دیتا ہے، اس کے سوا کوئی الہ نہیں۔ جس طرح وہ مانگنے والوں میں سے جسے چاہے فہم، ذکا اور صبر عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے کوتاہ فہم اور سست بنا دیتا ہے۔ ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنی خاص عنایت سے فہم عطا کرے، جو ہمیں اس کی مراد سمجھا دے، آمین! اس بحث سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جو لوگ قرآن کو قرآن سے ٹکراتے ہیں یا صحیح حدیث کو صحیح حدیث سے ٹکراتے ہیں یا پھر صحیح حدیث کو قرآن سے ٹکراتے ہیں، وہ باطل منہج پر ہیں۔''

(الإحكام في أصول الأحكام :1/100)

④

﴿إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ، فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ، ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ﴾ (القيامة : ١٧۔١٩)

''یقیناً ہم پر اسے جمع کرنا اور پڑھنا ہے، تو جب ہم پڑھیں، تو آپ اس پڑھے ہوئے کا اتباع کیجیے، پھر اس کا بیان بھی ہمارے ذمہ ہے۔''

یہ آیت حدیث کے وحی ہونے پر واضح دلیل ہے، حدیث قرآن کا بیان ہے، جس کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے، جو نبی کریم ﷺ کی حدیث کے ذریعہ پورا ہو۔

✿ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنْ نُبَيِّنَهُ عَلٰى لِسَانِكَ .

''ہم اس کا بیان آپ کی زبانی کریں گے۔''

(صحيح البخاري : 4928، صحيح مسلم : 448)

❁ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) لکھتے ہیں:

أَخْبَرَ تَعَالٰى أَنَّ بَيَانَ الْقُرْآنِ عَلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا كَانَ عَلَيْهِ فَبَيَانُهُ مِنْ عِنْدِهٖ تَعَالٰى وَالْوَحْيُ كُلُّهٗ مَتْلُوُّهٗ وَغَيْرُ مَتْلُوِّهٖ فَهُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

''اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ قرآن کا بیان اللہ پر ہے، جب قرآن کا بیان اللہ پر ہے، تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہوگا، پس تمام وحی چاہے وہ متلو ہو یا غیر متلو ہو، اللہ عزوجل کی طرف سے ہوتی ہے۔''

(الإحكام في أصول الأحكام :82/1)

⑤

﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾

(النّحل : ٤٤)

''ہم نے آپ کی طرف ذکر اس لیے نازل کیا کہ آپ لوگوں کے لیے اللہ کی نازل کردہ وحی کی وضاحت کر دیں، تاکہ وہ غور وفکر کریں۔''

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

يَجِبُ أَنْ يُعْلَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَّنَ لِأَصْحَابِهٖ مَعَانِيَ الْقُرْآنِ كَمَا بَيَّنَ لَهُمْ أَلْفَاظَهٗ فَقَوْلُهٗ تَعَالٰى : ﴿لِتُبَيِّنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ يَتَنَاوَلُ هٰذَا وَهٰذَا .

”یہ جان لینا واجب ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو قرآن کے معانی بھی بیان کئے ہیں، جس طرح کہ قرآن کے الفاظ بیان کئے ہیں۔ چنانچہ فرمانِ الٰہی: ﴿لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ ”تاکہ آپ لوگوں پر وحی کی وضاحت کریں۔“ قرآن کے الفاظ اور معانی دونوں کو شامل ہے۔“

(مَجموع الفتاویٰ: 331/13)

✿ امام محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ تَبَيَّنَ بِبَيَانِ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ، أَنَّ مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْقُرْآنِ، عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا لَا يُوصَلُ إِلٰى عِلْمِ تَأْوِيلِهٖ، إِلَّا بِبَيَانِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

”اللہ کے اس بیان سے واضح ہو گیا کہ قرآن میں کچھ ایسی چیزیں بھی ہیں، جن کی حقیقت کا علم رسول اللہ ﷺ کی وضاحت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔“

(تفسير الطّبري: 68/1)

ثابت ہوا کہ قرآن کا بیان نبی کریم ﷺ کے ذمہ تھا، جسے آپ نے کما حقہ پورا کیا۔ وہ بیان حدیث ہی تو ہے، یعنی وحی کا بیان وحی سے ہوا اور اللہ کی حفاظت سے ہوا، اگر احادیث دین نہیں ہیں تو قرآن کی وضاحت کہاں ہے؟ جو نبی کریم ﷺ کے فرائض منصبی میں شامل تھا، آپ کی حدیث محفوظ نہیں، تو قرآن کا بیان کہاں ہے؟ نبی کریم ﷺ کی احادیث قابل حجت ہیں، تب ہی بیانِ قرآن ٹھہریں، اگر حدیث نہ مانی جائے، تو ﴿وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾ کا کیا مطلب ہوگا؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ﴾

(النّحل : ٦٤)

''ہم نے آپ پر کتاب صرف اس لئے نازل کی ہے کہ آپ لوگوں کو وہ باتیں کھول کھول کر بیان کر دیں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔''

قرآن کی تعبیر کا اختلاف اگر رسول اللہ ﷺ حل نہیں کریں گے، تو کون کرے گا؟ اگر یوں انسانوں کو کھلا چھوڑ دیا جائے، تو کیا تعبیر میں الجھ نہیں جائیں گے؟

❁ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ﴾(النّحل : ٨٩)

''ہم نے آپ پر کتاب نازل کی ہے، جو ہر چیز کا بیان ہے۔''

❁ نیز فرمایا:

﴿مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ﴾(الأنعام : ٣٨)

''ہم نے کتاب میں کوئی چیز نہیں چھوڑی۔''

❁ نیز فرمایا:

﴿وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا﴾(الأنعام : ١١٤)

''اس نے آپ کی طرف کتاب نازل کی، جو مفصل ہے۔''

ان آیات میں ''الکتاب'' سے مراد قرآن و حدیث ہے، کیونکہ کتاب میں حدیث کی التزامی دلالت ہو جاتی ہے، حدیث قرآن کا بیان ہے، قرآن مجمل ہے، تو اس کی تفصیل حدیث کرتی ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا﴾(البقرة : ٢٧٥)

”اللہ نے بیوع کو حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔“

قرآن نے سود کو حرام قرار دیا ہے، یہ نہیں بتایا کہ سود کیا ہے؟ اس کی کتنی انواع واقسام ہیں؟ وہ حدیث بیان کرتی ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان اس کی تائید کرتا ہے:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾(الحشر : ٧)

”تمہیں جو چیز رسول دیں، اسے لے لو اور جس چیز سے منع کریں، اس سے رک جاؤ، اللہ سے ڈر جاؤ، یقیناً اللہ دردناک عذاب دینے والا ہے۔“

اس آیت میں تو قرآن کا ذکر نہیں ہے، حدیث رسول کی بات ہو رہی ہے، معلوم ہوا کہ حدیث قرآن کی طرح دین کی دلیل ہے۔

❁ امام عبدالرحمٰن ابن ابی حاتم رحمہ اللہ (٣٢٧ھ) فرماتے ہیں:

”اللہ کریم نے رسول اللہ ﷺ کو تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ آپ پر ایک کتاب نازل کی ہے، جس میں ہر چیز کا بیان ہے اور آپ ﷺ کو اس کی وضاحت کرنے والا بنایا ہے، فرمان الٰہی ہے: ﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ ”ہم نے آپ کی طرف ذکر اس لیے نازل کیا کہ آپ لوگوں کے لیے اللہ کی نازل کردہ وحی کی وضاحت کر دیں۔“ اللہ کا فرمان ہے: ﴿وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ﴾ ''ہم نے آپ پر کتاب صرف اس لئے نازل کی ہے کہ آپ لوگوں کو وہ باتیں کھول کھول کر بیان کر دیں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔'' رسول اللہ ﷺ اللہ کے حکم کو کھول کر بیان کرنے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس کی کتاب کے وہ معانی بیان کئے ہیں، جن میں لوگوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اللہ نے اس سے مراد کیا لی ہے، اسی طرح آپ نے قرآن کے معانی کی شرح کی ہے، شریعت کے فرائض واجبات، مندوبات، آداب، احکام اور سنتیں بتائی ہیں۔ اسی طرح آپ نے احکام دیئے ہیں اور آثار بیان کیے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ مکہ اور مدینہ میں تیئس برس رہے۔ آپ لوگوں کو دین کے معالم بتاتے رہے، دین کے فرائض اور سنتوں کی آگاہی دیتے رہے، حرام وحلال کی معرفت دی اور قول وفعل کے ساتھ لوگوں پر حق کا رستہ واضح کیا۔ دن گزرتے گئے، یہاں تک نبی کریم ﷺ اللہ کے پاس چلے گئے، آپ پر افضل ترین درود وسلام ہو۔ آپ نے مخلوق کو حق بیان کر کے اللہ کی حجت قائم کر دی۔ قرآن کے محکمات اور متشابہات بیان کر دیئے، اسی طرح اس کے خاص وعام اور ناسخ ومنسوخ بیان کر دیئے، اسی طرح آپ نے ڈرا دیا، بشارتیں دیں۔ فرمان الٰہی ہے: ﴿رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ﴾ ''ہمارے رسول عذاب سے ڈراتے اور جنت کی بشارت دیتے ہیں، تاکہ رسولوں کے بعد لوگوں کی اللہ تعالیٰ پر کوئی حجت نہ رہے۔''

(الجرح والتّعديل :1/1-2)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

”اس آیت میں واضح بیان اور نص ہے کہ اللہ نے رسول اللہ ﷺ پر ذکر نازل کیا ہے، تاکہ آپ لوگوں کو بیان کریں، بیان کلام کے ساتھ ہوتا ہے، جب رسول اللہ ﷺ قرآن کی تلاوت کرتے، تو گویا بیان کرتے، پھر اگر وہ مجمل ہوتا، جس کے لفظوں سے اس کا معنی سمجھ نہ آ رہا ہوتا، تو اس وقت وحی کے ساتھ بیان کر دیتے، وہ وحی متلو ہوتی یا غیر متلو، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ، ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ﴾ ”جب ہم پڑھیں، تو آپ اس پڑھے ہوئے کی اتباع کیجئے، پھر اس کی وضاحت کرنا بھی ہم پر ہے۔“ پس اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ قرآن کی وضاحت اس کے ذمہ ہے، جب قرآن کی وضاحت اللہ کے ذمہ ہے، تو رسول اللہ ﷺ کی وضاحت اللہ کی طرف سے ہوئی، تو ساری کی ساری وحی خواہ وہ متلو ہو یا غیر متلو، اللہ کی طرف سے ہی ہے۔“

(الإحكام في أصول الأحكام: 82/1)

⑥

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ، قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ﴾ (آل عمران: ٣١)

”نبی! کہہ دیجئے، اگر آپ اللہ سے محبت کرتے ہیں، تو میرا اتباع کیجئے، اللہ آپ سے محبت کرے گا اور آپ کے گناہ معاف کر دے گا، اللہ تعالیٰ معاف

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کرنے والا اور مہربان ہے، کہہ دیجئے! اللہ اور رسول کی اطاعت و فرماں برداری کریں، اگر انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کی ہے تو یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں رکھتا۔''

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (م:۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

هٰذِهِ الْآيَةُ الْكَرِيمَةُ حَاكِمَةٌ عَلٰى كُلِّ مَنِ ادَّعٰى مَحَبَّةَ اللّٰهِ، وَلَيْسَ هُوَ عَلَى الطَّرِيقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ فَإِنَّهٗ كَاذِبٌ فِي دَعْوَاهُ فِي نَفْسِ الْأَمْرِ، حَتّٰى يَتَّبِعَ الشَّرْعَ الْمُحَمَّدِيَّ وَالدِّينَ النَّبَوِيَّ فِي جَمِيعِ أَقْوَالِهٖ وَأَحْوَالِهٖ .

''ہر شخص، جو اللہ سے محبت کا دعوی کرتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کی پیروی نہیں کرتا، اس آیت کا فیصلہ ہے کہ وہ درحقیقت اپنے دعوی میں جھوٹا ہے، جب تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اقوال و افعال کی پیروی نہیں کرتا۔''

(تفسیر ابن کثیر : 32/2)

اس آیت کریمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول ﴿فَاتَّبِعُونِي﴾ ''پس تم میرا اتباع کرو'' کا ذکر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اتباع کا حکم دیا ہے۔ آپ کا اتباع درحقیقت اللہ تعالیٰ کا اتباع ہے۔

❁ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾(النّساء : ٨٠)

''جس نے رسول کی اطاعت کی، یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع اللہ کا اتباع تب ہوگا، جب آپ کے اقوال و افعال اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احوال وحی کے تابع ہوں گے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّٰهِ﴾(المائدة : ٦٤)

''ہم نے ہر رسول اس لیے بھیجا، کہ اس کی اللہ کے اذن سے اطاعت کی جائے۔''

رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم تو اللہ نے دیا ہے، ورنہ اس آیت کا کوئی معنی نہیں؟ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ خود رسول اللہ ﷺ کو وحی کی پیروی کا حکم ہے۔

❁ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاتَّبِعْ مَا يُوحٰى إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ﴾(الأحزاب : ٢)

''آپ اس وحی کی پیروی کریں، جو آپ کی طرف آپ کے رب نے نازل کی ہے۔''

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (٧٢٨ھ) فرماتے ہیں:

إِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَمَا أَحْسَنُ طُرُقِ التَّفْسِيرِ؟ فَالْجَوَابُ : أَنَّ أَصَحَّ الطُّرُقِ فِي ذٰلِكَ أَنْ يُفَسَّرَ الْقُرْآنُ بِالْقُرْآنِ؛ فَمَا أُجْمِلَ فِي مَكَانٍ فَإِنَّهٗ قَدْ فُسِّرَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ وَمَا اُخْتُصِرَ مِنْ مَكَانٍ فَقَدْ بُسِطَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ فَإِنْ أَعْيَاكَ ذٰلِكَ فَعَلَيْكَ بِالسُّنَّةِ فَإِنَّهَا شَارِحَةٌ لِلْقُرْآنِ وَمُوَضِّحَةٌ لَهٗ .

''اگر کوئی پوچھے کہ قرآن کی تفسیر کا بہترین ذریعہ کیا ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ صحیح ترین طریقہ یہ ہے کہ قرآن کی قرآن سے تفسیر کی جائے، جو ایک جگہ مجمل ہو گا، اس کو دوسری جگہ مفسر بیان کیا گیا ہوگا، جو ایک جگہ مختصر ہوگا، اسے دوسری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جگہ مفصل بیان کیا گیا ہوگا، اگر قرآن میں نہ ملے، تو پھر سنت کو لازم پکڑیں، کیونکہ سنت قرآن کی شارح اور اس کی وضاحت کرنے والی ہے۔''

(مجموع الفتاویٰ: 362/13)

⑦

﴿ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلٰى شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾(الجاثية: ١٨)

''ہم نے آپ کو ایک شریعت پر بھیجا ہے، اس کا اتباع کریں اور لاعلم لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔''

رسول اللہ ﷺ پیکر وحی تھے۔ آپ کا اپنا قول قرآن نے نقل کیا ہے:

﴿إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحٰى إِلَيَّ﴾(الأنعام: ٥٠)

''میں صرف اللہ کی وحی کی پیروی کرتا ہوں۔''

مومنوں کو بھی وحی کی پیروی کا حکم ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ﴾(الأعراف: ٣)

''اس وحی کا اتباع کرو، جو تمہارے لیے تمہارے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔''

تو اس آیت سے ﴿فَاتَّبِعُونِي﴾ ''تم میرا اتباع کرو'' کی تعبیر واضح ہوتی ہے، نبی کریم ﷺ کا اتباع قرآن وحدیث کا اتباع ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ إِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ﴾

(الزّخرف : ٤٣)

''جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے، اسے لازم پکڑیں، یقیناً آپ صراط مستقیم پر ہیں۔''

❀ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ﴾(الشوریٰ : ٥٢)

''بے شک آپ صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔''

ثابت ہوا کہ حدیث صراط مستقیم ہے اور ہدایت کا راستہ ہے، یہی رسول اللہ ﷺ کے ارشادات قرآن کا بیان بنے، یوں قرآن پر عمل ممکن ہوا۔

⑧

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾

(النّساء : ٥٩)

''اہل ایمان! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے ولی الامر کی اطاعت کرو، اگر تمہارے درمیان کوئی اختلاف ہو جائے، تو اسے اللہ و رسول کی طرف لوٹاؤ، اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اس میں خیر ہے اور بہترین انجام ہے۔''

❀ علامہ شوکانی رحمہ اللہ (١٢٥٠ھ) فرماتے ہیں:

مَعْنَى الرَّدِّ إِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهُ الرَّدُّ إِلٰى كِتَابِهٖ، وَمَعْنَى الرَّدِّ إِلٰى رَسُولِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّدُّ إِلٰى سُنَّتِهٖ بَعْدَ وَفَاتِهٖ، وَهٰذَا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مِمَّا لَا خِلَافَ فِيهِ بَيْنَ جَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ .

”اللہ کی طرف پھیرنے کا معنی قرآن کی طرف پھیرنا ہے۔رسول اللہ ﷺ کی طرف پھیرنے کا معنی آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ کی سنت کی طرف رجوع ہے،اس بارے میں تمام مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔“

(شرح الصّدور بتحريم رفع القبور، ص 3)

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت فرض ہے، اللہ نے اپنی اطاعت کے ساتھ رسول کریم ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور رسول کی مخالفت سے بطور خاص ڈرایا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ﴾(المائدة : ٩٢)

”اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور باز آ جاؤ، اگر تم پھر گئے، تو جان لو کہ ہمارے رسول کے ذمہ کھول کھول کر بیان کرنا ہے۔“

اس آیت کریمہ سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے، جو نبی کریم ﷺ کی اطاعت کو بحیثیت شریعت نہیں لیتے، ان کا کہنا ہے کہ مسلمان حکمران کی بات ماننا فرض ہے، چوں کہ رسول اللہ ﷺ بھی ایک حکمران تھے، اس لئے آپ کی اطاعت کو بھی بہ طور حکمران فرض قرار دیا گیا ہے، بطور رسول آپ کی اطاعت کا حکم نہیں دیا گیا۔

اس استدلال میں بہت سارے جھول ہیں، مثلاً قرآن کی فصاحت پر حرف آتا ہے، قرآن نے کیوں ایسی مبہم بات کہہ دی؟ جس کا سیاق سے دور تک تعلق نہیں تھا اور یہ بھی کیوں نہ ہوا کہ اللہ کریم نے واضح طور پر کیوں نہ کہہ دیا کہ بہ طور حاکم آپ کی اطاعت کرو،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آپ کے بعد دوسرے حاکموں کی اطاعت کیجئے گا، آپ کی اطاعت نہیں کرنی، اللہ نے تو دوسرے حکمرانوں کی اطاعت بھی آپ کی اطاعت سے مشروط کر دی ہے؟

اور یہ استدلال اصول عقل ونقل کے بھی خلاف ہے، کیوں کہ اگر کسی کو کہا جارہا ہے کہ بھائی عالم کی عزت کرو، تو مراد یہ نہیں ہوگا کہ چوں کہ اس کے سر پر ٹوپی ہوتی ہے، اس لئے عزت کرو، بلکہ مراد ہوتا ہے کہ اس کے پاس علم ہے، اس لئے اس کی عزت کرو، اسی طرح اگر کہا جائے کہ مشرک جنت نہیں جا سکتا، تو اس سے مراد یہ نہیں ہوگا کہ مشرک آدمی حاجیوں کو پانی پلاتا ہے، اس لئے جہنم جائے گا، بلکہ مراد یہ ہوگا کہ وہ شرک کرتا ہے، اس لئے جہنم جائے گا۔ اسی طرح جب کہا کہ رسول کی اطاعت کرو، تو کوئی دوسری مراد نہیں ہو سکتی، بلکہ یہی مراد ہے کہ اس کو رسالت دی گئی ہے، سو اس رسالت کی اطاعت کرو۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا﴾(الأحزاب : ٢١)

”تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات بہترین نمونہ ہے، ان کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرتے ہیں۔“

یہاں تو قیامت تک کے لئے رسول اللہ ﷺ کے اسوہ کو باقی رکھنے کی بات ہو رہی ہے، اگر بہ طور حاکم ہی آپ کی اطاعت کی جانی ہوتی، تو پھر آپ کے اسوہ کو آپ کی وفات کے ساتھ ہی ختم کر دیا جاتا؟

نیز آپ ﷺ کی اطاعت کو مدار ایمان قرار دیا گیا ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾

(النّساء : ٦٥)

''(نبی!) آپ کے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے باہمی اختلافات میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، آپ کے فیصلے پر دلوں میں گھٹن محسوس نہ کریں، بلکہ سر تسلیم خم کر دیں۔''

اللہ تعالیٰ قسم اٹھا کر فرما رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے جھگڑوں میں حاکم مانے بغیر ان کا ایمان ہی نہیں ہے، تو اگر بحیثیت حکمران آپ کو حاکم بنایا جا رہا ہوتا، تو ہر حکمران کے فیصلوں پر عمل کرنا ایمان کے لئے ضروری قرار پاتا۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾(محمد : ٣٣)

''اہل ایمان! اللہ و رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال باطل نہ کرو۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کا حکم دیا، نیز یہ بتایا کہ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت سے اعمال برباد ہو جاتے ہیں، حکمران کی مخالفت پر اعمال برباد ہونے کا کوئی مطلب نہیں۔

❀ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ يَآ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا﴾

(الأعراف : 158)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

”(نبی!) کہہ دیجئے کہ میں آپ سب کے لئے اللہ کا رسول ہوں۔“

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (774ھ) لکھتے ہیں:

يَقُولُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهِ وَرَسُولِهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قُلْ يَا مُحَمَّدُ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ، وَهٰذَا خِطَابٌ لِّلْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ، وَالْعَرَبِيِّ وَالْعَجَمِيِّ، إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا، أَيْ جَمِيعُكُمْ، وَهٰذَا مِنْ شَرَفِهِ وَعَظَمَتِهِ أَنَّهٗ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَأَنَّهٗ مَبْعُوثٌ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً .

”اللہ تعالیٰ اپنے نبی اور رسول محمد ﷺ سے فرماتا ہے: محمد (ﷺ)! فرما دیجیے کہ لوگو! میں آپ سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔ یہ خطاب سرخ وسیاہ اور عربی وعجمی سب کے لیے ہے۔ یہ آپ ﷺ کا شرف اور عظمت ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور تمام لوگوں کی طرف مبعوث فرمائے گئے ہیں۔“

(تفسیر ابن کثیر: 489/3)

رسول اللہ ﷺ کی رسالت کو قیامت تک کے لئے باقی رکھا گیا ہے، لہٰذا آپ کی اطاعت اس لئے واجب ہے کہ آپ ﷺ تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَمْرًا أَنْ يَّكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا﴾ (الأحزاب: ٣٦)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”کسی مومن مرد اور عورت کے لئے جائز نہیں کہ جب اللہ اور رسول کوئی فیصلہ کر دیں، تو پھر وہ ان کے حکم سے اپنے لئے کوئی چیز اختیار کریں، جو اللہ اور رسول کی نافرمانی کرتا ہے، وہ واضح گمراہی میں ہے۔“

یہاں دو باتیں قابل ذکر ہیں کہ مومنوں کا شعار قرآن وسنت کا اتباع ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول کی باتوں کی مخالفت پر کمربستہ نہیں ہوتے، دوسرا یہ کہ جو اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے، وہ واضح گمراہی میں ہے، یہ اس صورت میں ہی ممکن ہے جب رسول اللہ ﷺ کی اطاعت بحیثیت رسول کے ہوگی، تب آپ کی مخالفت گمراہی کہلوائے گی۔ ان آیات سے اس نظریے کا بھی رد ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی اطاعت صرف صحابہ پر فرض تھی، یہ بے دلیل نظریہ ہے۔

⑨

﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ﴾(الشّوریٰ: ٥١)

”کسی بشر کی یہ شان نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام کرے، مگر وحی کے ساتھ یا پردے کے پیچھے، یا وہ قاصد (فرشتہ) بھیجے، تو وہ اس کے حکم سے جو چاہے وحی کرے۔“

یہ آیت کریمہ حدیث کے وحی ہونے پر بین دلیل ہے، اس میں وحی کی تین قسمیں ذکر ہوئی ہیں:

ارسال رسول، جبریل کا وحی لے کر آنا، یہ قرآن وحدیث میں مشترک ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلٰى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ﴾(البقرة: ٩٧)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''اس (جبریل) نے اللہ کے حکم سے یہ (وحی) آپ کے دل پر نازل کی ہے۔''

معلوم ہوا کہ قرآن کے علاوہ بھی وحی ہے، وہ حدیث ہی تو ہے۔جیسا کہ مستقل وحی کا لفظ ذکر کر کے وحی غیر متلو یعنی حدیث کے وحی ہونے کا ثبوت دیا گیا ہے، وحی غیر متلو یا وحی خفی کی ایک چوتھی صورت یہ ہے کہ انبیائے کرام کے خواب وحی ہوتے ہیں، جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ہے:

﴿قَالَ يَابُنَيَّ إِنِّي أَرٰى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ﴾(الصّافّات : ١٠٢)

''(ابراہیم علیہ السلام نے) کہا: بیٹا! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آپ کو ذبح کر رہا ہوں۔''

جب انبیا کے خواب وحی ہیں، تو شریعت کے متعلق ان کا کلام بالاولیٰ وحی ہے۔

⑩

﴿وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ﴾(البقرة : ١٤٣)

''آپ جس قبلہ پر تھے، ہم نے صرف اس لئے بنایا تھا کہ پتہ چل جائے کہ کون رسول کی اطاعت کرتا ہے اور کون اپنی ایڑھیوں پر پھر جاتا ہے؟''

اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو قبلہ بنایا، جس کا ذکر قرآن کریم میں نہیں ہے، وہ وحی غیر متلو حدیث کی صورت میں تھا، نیز ثابت ہوا کہ حدیث مومن اور منافق میں فرق کرتی ہے۔

حدیث بتاتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مطیع اور فرماں بردار کون ہے اور آپ کا مخالف کون ہے؟ کون ہے جو حدیث کے سامنے سرِ تسلیم خم ہوتا ہے، کون ہے، جو حدیث سن کر ایڑھیوں کے بل پھر جاتا ہے؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اگر اللہ تعالیٰ چاہتے، تو نبی کریم ﷺ کی تمام باتوں کو قرآن میں نازل کر دیتے، جبکہ ایسا نہیں ہوا، جب سے نماز ہے، تب سے وضو ہے۔ مگر اس کا ثبوت ہجرت کے بعد سورت مائدہ میں دیا گیا ہے، وغیرہ

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی تمام باتوں کو قرآن میں نازل نہیں کیا، تاکہ منافقوں کی پہچان ہو جائے۔

⑪

﴿عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ﴾(البقرۃ : ۱۸۷)

”اللہ جانتا ہے کہ یقیناً تم اپنی جانوں سے خیانت کرتے ہو۔“

رمضان کی راتوں میں بیویوں سے مجامعت کو قرآن کریم نے خیانت قرار دیا ہے، جبکہ اس سے پہلے اس سے روکا نہیں، البتہ بعد میں اجازت دے دی، چوں کہ یہ مسئلہ وحی غیر متلو کا تھا، جس کی مخالفت کو خیانت کہا گیا۔

⑫

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَائِنِينَ خَصِيمًا﴾(النّساء : ۱۰۵)

”ہم نے آپ پر حق کے ساتھ کتاب نازل کی ہے، تاکہ آپ لوگوں کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کریں، جو اللہ نے آپ کو علم دیا ہے اور خیانت کرنے والوں کی خاطر جھگڑا نہ کریں۔“

﴿بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ﴾ سے مراد علم ہے، یعنی جو اللہ نے آپ کو علم دیا ہے، قرآن و حدیث دونوں اللہ تعالیٰ کا علم ہیں، جو وحی کی صورت میں آپ پر اتارا گیا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا﴾(النّساء : ١١٣)

''اللہ نے آپ کی طرف کتاب وحکمت نازل کی ہے اور آپ کو وہ کچھ سکھایا ہے، جو آپ نہیں جانتے تھے، آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہوا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کا سارا علم اللہ کی طرف سے تھا۔

❁ نیز رشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ هُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَنْ يَفْتِنُوكَ عَنْ بَعْضِ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَيْكَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُّصِيبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ﴾(المائدة : ٤٩)

''ان کے درمیان اللہ کی نازل کردہ وحی کے مطابق فیصلہ کریں اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔ان سے بچ کر رہیے کہ وہ آپ کو اللہ کی نازل کردہ وحی کے متعلق فتنے میں مبتلا نہ کردیں، اگر وہ پھر جائیں،تو جان لیں کہ اللہ ان کو ان کے کسی گناہ پر پکڑنا چاہتا ہے، یقیناً بہت سے لوگ فاسق ہوتے ہیں۔''

⑬

قرآن کریم میں پہلے انبیائے کرام کی احادیث کا ذکر ہوا، جن کا ماننا ان کے امتیوں پر واجب تھا، وہ نہ مانے، تو ان پر عذاب الٰہی نازل ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث قرآن کا بیان ہے

ہر فن میں کچھ اصطلاحات ہوتی ہیں، انہیں لغت سے حل نہیں کیا جا سکتا، بلکہ ان الفاظ کی اصطلاحی تعبیر ہی لی جاتی ہے، قرآن کریم میں جو بھی اصطلاحی لفظ ذکر ہوا ہے، اس کی تفسیر لغت سے نہیں کی جائے گی، بلکہ نبی کریم ﷺ سے تعبیر لی جائے گی، جیسے نماز، روزہ زکوۃ وغیرہ۔ لغت عرب کی بنیاد پر قرآن کریم کو صحابہ کرام بھی نہ سمجھ سکے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ (البقرة : ١٨٧)

''کھاؤ پیو، یہاں تک کہ فجر کا سفید دھاگہ کالے دھاگے سے واضح ہو جائے۔''

❀ سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَمَّا نَزَلَتْ : حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ (البقرة : ١٨٧) عَمَدْتُ إِلٰى عِقَالٍ أَسْوَدَ، وَإِلٰى عِقَالٍ أَبْيَضَ، فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِي، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ، فَلَا يَسْتَبِينُ لِي، فَغَدَوْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ : إِنَّمَا ذٰلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ .

''جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ (البقرۃ: ۱۸۷) ''یہاں تک کہ سفید دھاگا کالے دھاگے سے جدا ہو جائے۔'' میں نے ایک سفید اور کالی رسی لے لی اور اسے اپنے سرہانے کے نیچے رکھ لیا، پھر میں رات کو دیکھتا رہا، لیکن یہ ظاہر نہ ہوئیں، تو اگلی صبح میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا، آپ سے اس بات کا ذکر کیا، تو آپ نے فرمایا: اس سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔''

(صحيح البخاري: 1916، صحيح مسلم: 1090)

❁ صحیح مسلم کے الفاظ ہیں:

إِنَّ وِسَادَتَكَ لَعَرِيضٌ، إِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ، وَبَيَاضُ النَّهَارِ.

''آپ کا سرہانہ تو لمبا چوڑا ہے، اس سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔''

❁ قرآن کریم میں ہے:

﴿وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ﴾ (الرّعد: ۱۳)

''بجلی اللہ کی حمد کرتی ہے۔''

قرآن کریم میں اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں کہ جہاں اجمال ہے، اس کی تفصیل حدیث کے بغیر محال ہے۔

❁ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

''فرمان نبوی: ''قریب ہے کہ ایک کھاتا پیتا شخص اپنے تکیے پر بیٹھا تمہیں کہے کہ اس قرآن کو لازم پکڑو۔'' آپ ﷺ کے اس فرمان میں سنت کی مخالفت سے ڈرایا کیا گیا ہے، وہ سنتیں، جو رسول اللہ ﷺ نے بیان کی ہیں، مگر قرآن میں نہیں ہیں، جیسا کہ خوارج اور روافض کرتے ہیں، وہ ظاہر قرآن کو لیتے ہیں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور سنتوں کو چھوڑ دیتے ہیں، جن میں قرآن کا بیان ہے، تو وہ حیرانی اور ضلالت میں گم ہیں۔"

(مَعالم السّنن : 298/4)

❁ ایک شخص نے امام مطرف بن عبداللہ شخیر رحمہ اللہ (۹۵ھ) سے کہا:

لَا تُحَدِّثُونَا إِلَّا بِالْقُرْآنِ فَقَالَ لَهُ مُطَرِّفٌ : وَاللّٰهِ مَا نُرِيدُ بِالْقُرْآنِ بَدَلًا وَلٰكِنْ نُرِيدُ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِالْقُرْآنِ مِنَّا .

"ہمیں صرف قرآن بیان کریں، تو مطرف رحمہ اللہ نے اس سے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم قرآن کا بدل نہیں لاتے، بلکہ ہم اس ہستی کو لاتے ہیں، جو قرآن کو ہم سے بہتر سمجھتی تھی۔"

(كتاب العلم لأبي خيثمة : 97، جامع بيان العلم و فضله لابن عبد البر، ص 563، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام طبری رحمہ اللہ (۳۱۰ھ) فرماتے ہیں:

تَأْوِيلُ الْقُرْآنِ غَيْرُ مُدْرَكٍ إِلَّا بِبَيَانِ مَنْ جَعَلَ اللّٰهُ إِلَيْهِ بَيَانَ الْقُرْآنِ .

"قرآن کی تفسیر صرف اس صورت سمجھ آ سکتی ہے، جب اللہ کے نبی اس کو بیان کر دیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کا بیان سونپا ہے۔"

(تفسير الطّبري : 181/2)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

قَدِ اتَّفَقَ الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُونَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ وَسَائِرُ أَئِمَّةِ الدِّينِ أَنَّ السُّنَّةَ تُفَسِّرُ الْقُرْآنَ وَتُبَيِّنُهُ وَتَدُلُّ عَلَيْهِ وَتُعَبِّرُ عَنْ مُجْمَلِهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأَنَّهَا تُفَسِّرُ مُجْمَلَ الْقُرْآنِ مِنَ الْأَمْرِ وَالْخَبَرِ .

”صحابہ، تابعین اور تمام ائمہ دین اس بات پر متفق ہیں کہ سنت قرآن کی تفسیر کرتی ہے، وہ اس کا بیان کرتی ہے، اس کی طرف دلالت کرتی ہے، اس کے مجمل حکم یا خبر کی تعبیر وتفسیر کرتی ہے۔“

(مَجموع الفتاویٰ : 432/17)

❁ نیز فرماتے ہیں:

مِمَّا يَنْبَغِي أَنْ يُعْلَمَ أَنَّ الْقُرْآنَ وَالْحَدِيثَ إِذَا عُرِفَ تَفْسِيرُهُ مِنْ جِهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحْتَجْ فِي ذٰلِكَ إِلٰى أَقْوَالِ أَهْلِ اللُّغَةِ فَإِنَّهٗ قَدْ عُرِفَ تَفْسِيرُهٗ .

”یہ بات جان لینی چاہئے کہ قرآن وحدیث کی تفسیر جب نبی کریم ﷺ سے مل جائے، تو پھر اہل لغت کے اقوال سے حجت نہیں لی جاسکتی، کیونکہ اس کی تفسیر معلوم ہوچکی ہے۔“

(مَجموع الفتاویٰ : 13/27)

❁ علامہ شاطبی رحمہ اللہ (۷۹۰ھ) فرماتے ہیں:

عَلٰى هٰذَا لَا يَنْبَغِي فِي الْاسْتِنْبَاطِ مِنَ الْقُرْآنِ الْاقْتِصَارُ عَلَيْهِ دُونَ النَّظَرِ فِي شَرْحِهٖ وَبَيَانِهٖ وَهُوَ السُّنَّةُ؛ لِأَنَّهٗ إِذَا كَانَ كُلِّيًّا وَفِيهِ أُمُورٌ جُمْلِيَّةٌ كَمَا فِي شَأْنِ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَالصَّوْمِ وَنَحْوِهَا؛ فَلَا مَحِيصَ عَنِ النَّظَرِ فِي بَيَانِهٖ، وَبَعْدَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكَ يُنْظَرُ فِي تَفْسِيرِ السَّلَفِ الصَّالِحِ لَهٗ إِنْ أَعْوَزَتْهُ السُّنَّةُ؛ فَإِنَّهُمْ أَعْرَفُ بِهٖ مِنْ غَيْرِهِمْ، وَإِلَّا؛ فَمُطْلَقُ الْفَهْمِ الْعَرَبِيِّ لِمَنْ حَصَّلَهٗ يَكْفِي فِيمَا أَعْوَزَ مِنْ ذٰلِكَ .

''قرآن سے استنباط کرتے وقت صرف اس کے لفظوں پر رکے رہنا کافی نہیں، بلکہ ضروری ہے کہ اس کی شرح دیکھی جائے اور سنت میں اس کا بیان دیکھا جائے، کیونکہ جب آیت مطلق ایک چیز کو بیان کر رہی ہوگی، تو اس کی تفاصیل سنت میں ہوں گی، جیسے نماز، زکاۃ، حج اور روزہ وغیرہ۔ تو اس وقت اس کے بیان کو دیکھے بغیر چارہ ہی نہیں، پھر اگر سنت میں کوئی چیز نہ ملے، تو سلف صالحین کی تفسیر دیکھی جائے گی، کیونکہ قرآن کو سلف دوسروں کی نسبت بہتر سمجھتے تھے اور اگر وہاں بھی نہ ملے، تو پھر عربی زبان کا فہم کافی ہوگا۔''

(الموافقات : 3/369)

✿ علامہ ابن الوزیر یمنی رحمہ اللہ (۸۴۰ھ) فرماتے ہیں:

التَّفْسِيرُ النَّبَوِيُّ وَهُوَ مَقْبُولٌ بِالنَّصِّ وَالْإِجْمَاعِ .

''قرآنی نص اور اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بیان کردہ تفسیر قبول ہے۔''

(إيثار الحقّ على الخلق، ص 152)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتابت حدیث

عہد نبوی میں حدیث لکھی جاتی تھی، ممانعت کا ثبوت نہیں۔

① سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں فرمایا:

اِئْتُونِي بِكِتَابٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّا تَضِلُّوا بَعْدَهُ.

”میرے پاس لکھنے کے لیے کچھ لائیں، تاکہ میں تحریر کر دوں کہ جس کے بعد آپ نہیں بھولیں گے۔“

(صحيح البخاري : 114، صحيح مسلم : 1637)

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یمنی صحابی ابو شاہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ حجۃ الوداع لکھنے کی فرمائش کی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اُكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ.

”ابو شاہ کو (حدیث) لکھ دیں۔“

(صحيح البخاري : 2434، صحيح مسلم : 1355)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

فِي الصَّحِيحَيْنِ وَغَيْرِهِمَا، مِمَّا ثَبَتَ تَوَاتُرُهُ بِالْوَقَائِعِ الْمُتَعَدِّدَةِ، أَنَّهُ بَعَثَ كُتُبَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو إِلَى

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ مُلُوكَ الْآفَاقِ، وَطَوَائِفَ بَنِي آدَمَ مِنْ عَرَبِهِمْ وَعَجَمِهِمْ، كِتَابِيِّهِم وَأُمِّيِّهِمْ، امْتِثَالًا لِّأَمْرِ اللّٰهِ لَهٗ بِذٰلِكَ .

''بخاری و مسلم اور دیگر کتب میں تواتر کے ساتھ متعدد واقعات ثابت ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے خطوط کے ذریعے بادشاہوں، عرب و عجم کے پڑھے لکھے اور اَن پڑھ لوگوں کو ''دعوت الی اللہ'' دی ہے۔''

(تفسیر ابن کثیر : 26/2، سلامة)

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْهُ مِنِّي، إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، فَإِنَّهٗ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا أَكْتُبُ .

''مجھ سے زیادہ حدیثیں کسی اور صحابیٔ رسول کے پاس نہ تھی، سوائے سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس کہ وہ احادیث لکھا کرتے تھے، میں لکھتا نہیں تھا۔''

(صحيح البخاري : 113)

④ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے جو بات سنتا تھا، وہ حفظ وضبط کے ارادے سے لکھ لیتا تھا، مجھے اس بات سے ہر قریشی (صحابی) نے منع کیا، انہوں نے کہا کہ آپ نبیٔ اکرم ﷺ کی ہر بات لکھ لیتے ہیں، حالانکہ آپ ﷺ بشر ہیں، غضب وغصہ اور خوشگواری دونوں حالتوں میں بات کرتے ہیں۔ میں حدیث لکھنے سے رک گیا اور اس بات کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا، تو آپ ﷺ نے اپنی انگلی مبارک سے اپنے منہ مبارک کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ .

”آپ حدیث لکھا کریں، مجھے اس ذات کی قسم،جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس منہ سے صرف حق ہی نکلتا ہے۔“

(مسند الإمام أحمد : 162/2، سنن أبي داود : 3646، سنن الدّارمي : 490، المستدرك للحاكم : 1/105-106، وسندهٗ صحيحٌ، وأخرجه أحمد : 207/2، والبزّار : 2470، وأبو زرعة الدّمشقي في تاريخهٖ : 1516، وأبو القاسم البغوي في الصّحابة : 1472، وابن عبد البرّ في جامع بيان العلم وفضلهٖ : 1/84-85، وسندهٗ حسنٌ، والخطيب في التقييد : 80، وسندهٗ حسنٌ)

⑤ سیدنا سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ عُيَيْنَةَ، وَالْأَقْرَعَ سَأَلَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَأَمَرَ مُعَاوِيَةَ أَنْ يَكْتُبَ بِهٖ لَهُمَا، فَفَعَلَ وَخَتَمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَمَرَ بِدَفْعِهٖ إِلَيْهِمَا، فَأَمَّا عُيَيْنَةُ فَقَالَ : مَا فِيهِ؟ قَالَ : فِيهِ الَّذِي أُمِرْتُ بِهٖ، فَقَبَّلَهٗ، وَعَقَدَهٗ فِي عِمَامَتِهٖ .

”عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھنے کا حکم دیا کہ ان کا مطالبہ پورا کیا جائے،سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے لکھ دیا،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تحریر پر مہر لگا دی اورفرمایا:انہیں دے دیں۔عیینہ بن حصن رضی اللہ عنہ نے پوچھا(معاویہ!)خط میں کیا لکھا ہے؟ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:وہی،جو مجھے حکم ہوا تھا۔عیینہ رضی اللہ عنہ نے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خط چوما اور پگڑی میں باندھ لیا۔‘‘

(مسند الإمام أحمد: 4/180، سنن أبي داود: 1229، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۳۹۱) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۳۹۴) نے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

رہا سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَكْتُبُوا عَنِّي، وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ، وَحَدِّثُوا عَنِّي، وَلَا حَرَجَ.

’’میری بات نہ لکھو، جس نے قرآن کے علاوہ کوئی بات بھی مجھ سے سن کر لکھی ہو، وہ اسے ختم کر دے، ہاں مجھ سے حدیث بیان کر لیں، کوئی حرج نہیں۔‘‘

(صحيح مسلم: 3004)

تو اس حدیث کے متعلق اہل علم کی مختلف آرا ہیں، بعض نے اسے منسوخ کہا ہے، بعض کا کہنا ہے کہ قرآن اور احادیث کو ایک ساتھ یا ایک جگہ اکٹھا لکھے جانے سے خلط ملط ہونے کا خدشہ تھا، تو اس احتیاط کے پیش نظر قرآن وحدیث کو اکٹھا لکھنے سے منع کر دیا گیا۔

اس کے بارے میں اہل علم کی تصریحات ملاحظہ ہوں:

① علامہ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) لکھتے ہیں:

يُشْبِهُ أَنْ يَّكُونَ النَّهْيُ مُتَقَدِّمًا وَّآخِرُ الْأَمْرَيْنِ الْإِبَاحَةُ، وَقَدْ قِيلَ: إِنَّهٗ إِنَّمَا نُهِيَ أَنْ يُكْتَبَ الْحَدِيثُ مَعَ الْقُرْآنِ فِي صَحِيفَةٍ وَّاحِدَةٍ لِّئَلَّا يَخْتَلِطَ بِهٖ وَيَشْتَبِهُ عَلَى الْقَارِيءِ فَأَمَّا أَنْ يَّكُونَ نَفْسُ الْكِتَابِ مَحْظُورًا وَتَقْيِيدُ الْعِلْمِ بِالْخَطِّ مَنْهِيًّا عَنْهُ فَلَا.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”ممکن ہے کہ کتابت حدیث پہلے منع ہو، بعد میں اجازت مل گئی ہو، ایک قول یہ بھی ہے کہ دراصل ممانعت اس صورت میں تھی کہ حدیث کو قرآن کے ساتھ ایک ہی صحیفہ میں لکھا جائے، تا کہ دونوں آپس میں مل نہ جائیں اور قاری پر اشتباہ ہو جائے، ورنہ لکھنا یا علم کو تحریری طور پر محفوظ کرنا حرام ہے، نہ ممنوع۔“

(معالم السّنن : 184/4)

② علامہ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) کتابت علم میں اختلاف ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

وَقَعَ عَلَيْهِ بَعْدَ هٰذَا الِاتِّفَاقُ وَالْإِجْمَاعُ مِنْ جَمِيعِ مَشَايِخِ الْعِلْمِ وَأَئِمَّتِهِ وَنَاقِلِيهِ.

”بعد میں کتابت حدیث پر تمام مشائخ اور ائمہ و محدثین کا اجماع و اتفاق ہو گیا۔“

(الإلماع في معرفة أصول الرواية وتقييد السماع، ص 147)

③ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) لکھتے ہیں:

فِيهِ جَوَازُ كِتَابَةِ الْحَدِيثِ وَغَيْرِهٖ مِنَ الْعُلُومِ الشَّرْعِيَّةِ لِقَوْلِ أَنَسٍ لِابْنِهِ اكْتُبْهُ، بَلْ هِيَ مُسْتَحَبَّةٌ وَجَاءَ فِي الْحَدِيثِ النَّهْيُ عَنْ كَتْبِ الْحَدِيثِ وَجَاءَ الْإِذْنُ فِيهِ، فَقِيلَ : كَانَ النَّهْيُ لِمَنْ خِيفَ اتِّكَالُهٗ عَلَى الْكِتَابِ وَتَفْرِيطُهٗ فِي الْحِفْظِ مَعَ تَمَكُّنِهٖ مِنْهُ وَالْإِذْنُ لِمَنْ لَّا يَتَمَكَّنُ مِنَ الْحِفْظِ، وَقِيلَ : كَانَ النَّهْيُ أَوَّلًا لَمَّا خِيفَ اخْتِلَاطُهٗ بِالْقُرْآنِ وَالْإِذْنُ بَعْدَهٗ لَمَّا أُمِنَ مِنْ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكَ وَكَانَ بَيْنَ السَّلَفِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ خِلَافٌ فِي جَوَازِ كِتَابَةِ الْحَدِيثِ ثُمَّ أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى جَوَازِهَا وَاسْتِحْبَابِهَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

''اس روایت میں حدیث اور دیگر شرعی علوم کی کتابت کا جواز ہے، کیونکہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اسے لکھ لیجئے۔ کتابت حدیث مستحب ہے، حدیث میں کتابت حدیث کی ممانعت بھی آئی ہے اور اباحت بھی۔ بعض کا کہنا ہے کہ کتابت حدیث کی ممانعت اس شخص کے لیے تھی، جو حدیث کو لکھنے پر ہی اکتفا کرتا ہے، لیکن استطاعت کے باوجود حفظِ حدیث میں سستی دکھاتا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ ابتدا میں کتابت حدیث کی ممانعت اس لیے تھی کہ کہیں وہ قرآن سے مل کر خلط ملط نہ ہو جائے، بعد میں جب یہ خدشہ جاتا رہا، تو حدیث لکھنا جائز ہو گیا۔ کتابت حدیث کے متعلق صحابہ کرام وتابعین عظام میں اختلاف رہا ہے، لیکن بعد میں اس کے جواز اور استحباب پر امت کا اجماع ہو گیا، واللہ اعلم!''

(شرح صحیح مسلم: 1/244-245)

④ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

اَلظَّاهِرُ أَنَّ النَّهْيَ كَانَ أَوَّلًا لِّتَتَوَفَّرَ هِمَمُهُم عَلَى الْقُرْآنِ وَحْدَهٗ، وَلِيَمْتَازَ الْقُرْآنُ بِالْكِتَابَةِ عَمَّا سِوَاهُ مِنَ السُّنَنِ النَّبَوِيَّةِ، فَيُؤْمَنُ اللَّبْسُ، فَلَمَّا زَالَ الْمَحْذُوْرُ وَاللَّبْسُ، وَوَضَحَ أَنَّ الْقُرْآنَ لَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَشْتَبِهُ بِكَلَامِ النَّاسِ، أُذِنَ فِي كِتَابَةِ الْعِلْمِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

''درست یہی معلوم ہوتا ہے کہ کتابت حدیث کی یہ ممانعت ابتدا میں تھی، تا کہ صحابہ کی تمام تر کوششیں صرف قرآن سیکھنے پر ہوں اور اس لیے بھی کہ لکھنے میں قرآن دیگر سنن نبویہ سے ممتاز رہے اور التباس سے بچا جا سکے۔ لہٰذا جب یہ اندیشہ ختم ہو گیا اور یہ ظاہر ہو گیا کہ لوگوں کی گفتگو سے قرآن مشتبہ نہیں ہوتا، تو کتاب علم کی اجازت دے دی گئی، واللہ اعلم!''

(سير أعلام النّبلاء : 81/3)

⑤ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

أَدَّوُا الْقُرْآنَ قُرْآنًا، وَالسُّنَّةَ سُنَّةً، لَمْ يَلْبِسُوا هٰذَا بِهٰذَا؛ وَلِهٰذَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ : مَنْ كَتَبَ عَنِّي سِوَى الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ، أَيْ : لِئَلَّا يَخْتَلِطَ بِالْقُرْآنِ، وَلَيْسَ مَعْنَاهُ أَلَّا يَحْفَظُوا السُّنَّةَ وَيَرْوُوهَا، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قرآن کو قرآن کی صورت میں اور سنت کو سنت کی صورت میں پیش کیا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس نے قرآن کے علاوہ مجھ سے سن کر کچھ بھی لکھا ہو، وہ اسے مٹا دے۔ اس ممانعت کا مقصد صرف یہ تھا کہ قرآن (حدیث کے ساتھ) خلط ملط نہ ہو جائے، ممانعت اس لیے ہرگز نہ تھی کہ سنت کو نہ محفوظ کرو اور نہ آگے بیان کرو، واللہ اعلم!''

(تفسير ابن كثير : 27/1، ط سلامة)

⑥ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَعَلَّ الْإِذْنُ لِمَنْ خِيفَ نِسْيَانُهُ، وَالنَّهْيِ لِمَنْ أَمِنَ وَخِيفَ اتِّكَالُهُ، أَوْ نُهِيَ حِينَ خِيفَ اخْتِلَاطُهُ بِالْقُرْآنِ، وَأُذِنَ حِينَ أُمِنَ، ثُمَّ إِنَّهُ زَالَ ذٰلِكَ الْخِلَافُ وَأَجْمَعُوا عَلَى الْجَوَازِ، وَلَوْلَا تَدْوِينُهُ لَدُرِسَ فِي الْأَعْصَارِ الْأَخِيرَةِ.

''ممکن ہے کہ کتابت حدیث کی اجازت اس کو ہے کہ جسے بھول جانے کا اندیشہ ہواور ممانعت اس کے لیے ہو کہ جس کے متعلق بھولنے کا کوئی اندیشہ نہ ہو، لیکن (سستی کرتے ہوئے) لکھنے پر ہی اکتفا کرنے لگے۔ یا ممانعت اس وقت ہوئی جب حدیث کا قرآن سے خلط ملط ہونے کا اندیشہ تھا اور جب یہ خدشہ ختم ہو گیا تو اجازت دے دی گئی۔ بعد میں یہ اختلاف بھی ختم ہو گیا اور اہل علم نے کتابت حدیث پر اجماع کر لیا۔ اگر حدیث کی تدوین نہ ہوتی، تو بعد کے زمانوں میں حدیث مٹ جاتی۔''

(التوضيح لشرح الجامع الصحيح : 560/3)

⑦ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

اَلْإِجْمَاعُ انْعَقَدَ عَلٰى جَوَازِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ بَلْ عَلَى اسْتِحْبَابِهٖ بَلْ لَا يَبْعُدُ وُجُوبُهُ عَلٰى مَنْ خَشِيَ النِّسْيَانَ مِمَّنْ يَتَعَيَّنُ عَلَيْهِ تَبْلِيغُ الْعِلْمِ.

''اجماع منعقد ہو چکا ہے کہ کتابت علم جائز ہے، بلکہ مستحب ہے، یہ بعید نہیں کہ علم کے مبلغین میں سے جسے بھولنے کا خدشہ ہو، اس پر تو کتابت واجب ہو۔''

(هدى السّاري، ص 204)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

⑧ علامہ صنعانی رحمہ اللہ (۱۱۸۲ھ) لکھتے ہیں:

أَمَّا حَدِيثُ : لَا تَكْتُبُوا عَنِّي شَيْئًا غَيْرَ الْقُرْآنِ، عِنْدَ مُسْلِمٍ، فَقَدْ أُجِيبَ عَنِ التَّعَارُضِ بِأَنَّ النَّهْيَ خَاصٌّ بِوَقْتِ نُزُولِ الْقُرْآنِ خَوْفَ لُبْسِهِ بِغَيْرِهِ أَوْ بِكِتَابَةِ غَيْرِ الْقُرْآنِ مَعَهُ فِي شَيْءٍ وَّاحِدٍ فَالنَّهْيُ مُتَقَدِّمٌ وَالْإِذْنُ نَاسِخٌ عِنْدَ أَمْنِ اللُّبْسِ .

''صحیح مسلم کی حدیث: ''قرآن کے علاوہ مجھ سے سن کر کچھ نہ لکھو۔'' کا مفہوم یہ بیان کیا گیا ہے کہ کتابت حدیث کی ممانعت نزول قرآن کے وقت کے ساتھ خاص ہے، کیونکہ اس وقت قرآن کو کسی اور کلام سے یا غیر قرآن کو قرآن کے ساتھ ایک ہی جگہ لکھنے سے التباس کا اندیشہ تھا۔ لہٰذا کتابت حدیث کی ممانعت پہلے کی گئی تھی اور بعد میں جب التباس کا اندیشہ نہ رہا، تو ممانعت منسوخ ہوگئی اور کتابت کی اجازت مل گئی۔''

(التنویر شرح الجامع الصّغیر : 98/8)

حدیث کی کتابت عہد نبوی میں بھی موجود تھی اور بعد میں بھی۔ لیکن تدوین اس طرح نہ ہوئی، جس طرح بعد میں ہوئی، کیونکہ تدوین اور کتابت میں فرق ہے، کسی تحریر کی وسیع پیمانے پر اشاعت تدوین کہلاتی ہے، جبکہ کتابت محض قلم بند کرنے کو کہتے ہیں۔ جیسے قرآن کریم کی پہلے کتابت ہوئی، بعد میں تدوین ہوئی، ایسے ہی حدیث کی بھی پہلے کتابت ہوئی اور بعد میں تدوین۔

دوسرا یہ کہ قرآن وحدیث دونوں وحی ہیں، اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے ساتھ محفوظ ہیں۔ تواتر کے ساتھ ہم تک پہنچے ہیں۔ جس طریقہ سے قرآن کی حفاظت کی گئی، اسی طریقہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث کی بھی حفاظت کی گئی۔قرآن کی کتابت ہوئی اور مومنین کے سینوں میں بھی محفوظ رہا، اسی طرح حدیث بھی لکھی گئی اور مومنین کے سینوں میں محفوظ بھی رہی۔قرآن کی طرح حدیث کو محفوظ رکھنے کے لیے بھی انتہائی اہتمام کیا گیا۔تین علوم کے ذریعے حدیث کی حفاظت کی گئی؛① علل ② رجال ③ اُصول۔

اس بنا پہ اعتراض وارد کرنا کہ حدیث بعد میں لکھی گئی، قطعا درست نہیں۔اولا قرآن کریم نے ایسا کوئی ضابطہ مقرر نہیں کیا کہ جو چیز لکھی ہوئی نہ ہو وہ محفوظ ومعتبر نہیں ہوتی۔ لکھنا اصل نہیں، اصل پڑھنا اور حفظ کرنا ہے، نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام اُمی تھے،لکھ نہیں سکتے تھے،تو کیا وہ عالم نہیں تھے؟ ثانیا اگر اس بنا پہ حدیث کو جھٹلا دیا جائے تو کئی انبیا کی تکذیب لازم آتی ہے،جن کو صرف حدیث دی گئی اور وہ بھی لکھی ہوئی نہیں تھی،ان پر کوئی کتاب یا صحیفہ نازل نہیں کیا گیا،جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَّالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ﴾

(النساء : 163)

”ہم نے آپ کی طرف وحی کی، جیسے ہم نے نوح اور ان کے بعد والے نبیوں کی طرف وحی کی تھی۔“

اب سوال یہ ہے کہ نوح علیہ السلام اور بعد والے نبیوں پر کونسی لکھی ہوئی وحی نازل ہوئی؟ان کی طرف حدیث ہی وحی کی گئی، جو مکتوب نہ تھی۔ جسے لوگوں نے نہیں مانا تو غرق ہو گئے۔ اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کی حدیث نہ ماننے کی وجہ سے فرعون اور اس کا لشکر غرق ہو گیا،تورات کا نزول بعد میں ہوا۔

کفار نے نبی کریم ﷺ کو چودہ مطالبات پیش کیے،ان میں سے ایک یہ تھا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿أَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَاءِ وَلَنْ نُؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَقْرَؤُهُ﴾ (بني إسرائيل : 93)

”یا آپ آسمان پر چڑھ جائیں، آپ کے آسمان پر چڑھ جانے کے سبب ہم ہرگز ہرگز ایمان نہیں لائیں گے، تا آنکہ آپ ہمارے پاس آسمان سے ایک کتاب لے آئیں، جس کی ہم ورق گردانی کریں۔“

ستم ظریفی دیکھیں کہ کفار کس قدر ہٹ دھرمی پر تل گئے کہ پیغمبر اسلام نبی ﷺ سے یہ مطالبہ کر بیٹھے کہ آسمان پر چڑھ جائیں۔ ہمارے لیے آپ کا آسمان پر چڑھ جانا بھی باعث ایمان نہیں، بلکہ آپ آسمان سے نیچے اتریں، تو آپ کے ہاتھ میں کتاب ہو۔ ہم اس کتاب کو پڑھیں، ہوسکتا ہے کہ آپ پر ایمان لے آئیں۔

اگر یہ مطالبہ پورا ہو جاتا، تو بہت بڑا معجزہ ظاہر ہو جاتا اور بہت سارے لوگوں کو ایمان نصیب ہو جاتا، مگر اللہ تعالیٰ نے کفار کا یہ مطالبہ پورا نہیں کیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا جس طرح کفار نے کتابی شکل میں قرآن کا مطالبہ کیا، اسی طرح حدیث کے حوالہ سے یہ اعتراض ہونے والا ہے کہ حدیث عہد نبوی میں لکھی ہوئی نہیں تھی، بعد میں لکھی گئی۔

قرآن کو کتابی شکل میں کیوں نہ نازل کیا گیا؟ اس اعتراض کا جو جواب ہوگا، وہی ہمارا جواب حدیث کے متعلق سمجھا جائے۔

یہ کہنا کہ حدیث بعد میں لکھی گئی اس لیے اس پر کوئی اعتبار نہیں، محض کٹ حجتی ہے، جیسا کہ مشرکین کے جواب میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ﴾ (الأنعام : 7)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”اگر ہم آپ پر لکھی ہوئی کتاب بھی نازل کر دیں، تو کفار اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بھی کہیں گے: یہ تو کھلا جادو ہے۔“

تو جو لوگ حدیث پر معترض ہیں، اگر ان پر ثابت ہو جائے کہ حدیث عہد نبوی میں لکھی گئی، وہ بھی حدیث کو نہیں مانیں گے۔

دراصل تن تنہا کتاب انسانوں کی ہدایت کا سامان نہیں کر سکتی، کتاب کے مطالب ومفاہیم اور معانی کے بیان کے لیے معلم کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو اس کتاب کی قولی وعملی تعبیر پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کفار کا مطالبہ پورا نہ کرنا یہی بتاتا ہے کہ قرآن کے ساتھ حدیث پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اگر نبی کریم ﷺ کی حدیث دین نہیں، تو آپ کی تعلیم کا کیا فائدہ؟ یوں رسالت مآب ﷺ پر قدغن لگتی ہے۔

﴿بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الظَّالِمُونَ﴾ (العنکبوت: 49)

”یہ قرآن کی واضح آیات ہیں، جو اہل علم کے سینے میں محفوظ ہیں۔ ہماری آیات کا انکار ظالم لوگ ہی کرتے ہیں۔“

یہاں قرآن کی تدوین کی بات نہیں ہو رہی، بلکہ حفظ قرآن مجید کی بات کی جا رہی ہے، جس طرح قرآن اہل علم کے سینوں میں محفوظ رہا اور آج کتابی شکل میں بھی موجود ہے، اسی طرح حدیث بھی اہل علم کے سینوں میں محفوظ رہی اور آج کتابی شکل میں بھی موجود ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں حدیث لکھنے کا رواج عام تھا، صحابہ کے بعد محدثین کا دور شروع ہو جاتا ہے، محدثین کے پاس بھی اپنی اپنی کتابیں تھیں، جن سے وہ احادیث بیان کرتے تھے، مثال کے طور پر امام بخاری اور امام مسلم کے پاس اپنی کتابیں لکھی ہوئی تھی، جو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے اپنے شاگردوں کو روایت کیں، امام بخاری و امام مسلم کو ان کے اساتذہ نے لکھی ہوئی حدیثیں بیان کیں، ان کے شیوخ نے انہیں لکھی ہوئی حدیثیں بیان کیں، یہی سلسلہ اوپر تک چلتا گیا۔ لہٰذا اکثر راویانِ حدیث کے پاس اپنی کتابیں تھیں، کسی کے پاس مسودہ کی صورت میں اور کسی کے پاس مدون صورت میں۔ کسی کے پاس ایک حدیث لکھی ہوئی تھی اور کسی کے بے شمار روایات کا مجموعہ تھا۔

یہ الگ بات ہے کہ بعض محدثین نے اپنی شاگردوں کو روایت حافظہ سے بیان کی اور بعض محدثین نے اپنی کتاب سے۔ جنہوں نے حافظہ سے بیان کیں، کتابیں ان کے پاس بھی موجود تھیں، لیکن انہوں نے اپنے حافظہ پر اعتماد کیا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا صحیفہ جو ''صحیفہ ہمام بن منبہ'' کے نام سے موسوم ہے۔ اس کی تمام روایات صحیحین میں موجود ہیں، جنہیں امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے اپنی اپنی سندوں سے ذکر کیا ہے۔ اگر صحیفہ ہمام بن منبہ اور صحیحین کی احادیث کا تقابل کریں، تو ایک حرف تو دور کی بات، ایک شوشے کا فرق بھی نظر نہیں آتا۔ یہ حدیث کی کمال حفاظت پر دلیل ہے۔ اسی طرح سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا صحیفہ ''صحیفہ صادقہ'' کے نام سے معروف ہے، یہ سارے کا سارا عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عبد اللہ بن عمرو کی سند کے ساتھ مسند احمد میں مندرج ہے، جو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی سندوں سے روایت کیا ہے۔

کتابت حدیث کے حوالے سے یہ اشکال واقع کیا جاتا ہے کہ راویوں نے روایت بالمعنی کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کو کیوں کر تبدیل کر دیا، اگر حدیث رسول وحی ہے، تو اس میں الفاظ کیوں بدلے گئے؟

روایت بالمعنی کے جواز اور عدم جواز کا مسئلہ اہل علم میں مختلف فیہ ہے، راجح یہی ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت بالمعنی جائز ہے، بشرطیکہ معانی ومطالب میں تغیر نہ ہو۔

یاد رہے کہ وحی دو طرح کی ہے، ایک قرآن کی صورت میں اور دوسری حدیث کی صورت میں۔ قرآن کے الفاظ بھی اللہ کی طرف سے ہیں اور معانی ومطالب بھی، جبکہ حدیث میں معانی ومفاہیم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں، جبکہ الفاظ نبی کریم ﷺ کے اپنے ہیں، دوسرے لفظوں میں یوں سمجھیے کہ حدیث رسول میں جو احکام وسنن بیان ہوئے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تعلیم کردہ ہیں، ان میں تغیر وتبدل کی گنجائش نہیں، جبکہ یہ احکام وسنن جن الفاظ میں بیان کیے گئے، وہ الفاظ اللہ تعالیٰ نے نازل نہیں کیے، بلکہ وہ الفاظ رسول اللہ ﷺ کے ہیں، یوں حدیث کے الفاظ وحی الٰہی نہیں، بلکہ معانی ومفاہیم وحی الٰہی ہیں۔

اب اگر راویوں نے نبی کریم ﷺ کے بیان کردہ احکامات وسنن کو اپنے الفاظ میں بیان کردیا، تو اس میں کیا غلط ہوا؟ کیا راویوں نے وحی کو تبدیل کیا؟ ہرگز نہیں، انہوں نے صرف الفاظ کو تبدیل کیا، جو کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ نہیں تھے۔ پھر سب سے پہلے روایت بالمعنی نبی کریم ﷺ نے کی ہے، کیونکہ آپ ﷺ نے اللہ کی مراد کو اپنے الفاظ میں بیان کیا ہے، اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ وغیرہم نے بھی کیا۔ لہٰذا اگر روایت بالمعنی کی وجہ سے راویوں کو مطعون کیا جائے، تو کیا نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس پر حرف گیری کی جائے گی؟ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اللہ کی مراد کو اپنے الفاظ میں بیان کیا اور راویوں نے نبی کریم ﷺ کی بیان کردہ مراد کو اپنے الفاظ میں بیان کردیا۔ اگر نبی کریم ﷺ کے لیے احادیث کو اپنے الفاظ میں بیان کرنا جائز نہ ہوتا اور یہ اللہ تعالیٰ یا وحی الٰہی میں خیانت ہوتی، تو آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا سامنا کرنا پڑتا:

﴿وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ، لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ، ثُمَّ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ﴾(الحاقّة : ٤٤_٤٦)

''وہ ہماری طرف کچھ جھوٹ منسوب کر دیتے، تو یقیناً ہم انہیں دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور ان کی رگ جاں کاٹ دیتے۔''

جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو محفوظ رکھا، تو اس کا یہی مطلب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا روایت بالمعنی کرنا صحیح اور درست ہوا۔ یہی معاملہ راویان حدیث کا ہے۔

جب روایت بالمعنی سے اللہ تعالیٰ کی مراد پوری ہو رہی ہے، تو اس سے وحی میں تغیر وتبدل کیسے آ گیا؟ اور راویان حدیث اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نافرمان کیسے ہو گئے؟ مثال کے طور پر کوئی شخص اپنے بیٹے سے کہے: ''جایئے اور ملازم سے کہیے کہ میرے ابو بلا رہے ہیں۔'' اب بچہ جا کر کہے کہ ''میرے والد یا بابا آپ کو بلا رہے ہیں یا یاد فرما رہے ہیں۔'' تو کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ بچہ اپنے والد کا نافرمان ہے، کیونکہ اس نے والد کے کہے ہوئے الفاظ بدل دیے۔ ہر کوئی یہی کہے گا کہ جب بچے نے والد کا مطلوب ومقصود پورا کر دیا ہے، تو ''میرے ابو'' کی جگہ ''میرے والد یا بابا'' کہنے سے نافرمان نہیں ٹھہرا، کیونکہ دونوں کا مطلب ایک ہی ہے۔ بالکل اسی طرح راویان حدیث نے جہاں روایت بالمعنی کیا ہے، وہاں اللہ اور اس کے رسول کی مراد کو کما حقہ ادا کیا ہے۔ اگر کسی راوی نے خطا بھی کی ہے، تو علل حدیث کے ماہرین نے اس پر نقد کر کے غلطی کو واضح کر دیا۔

قرآن کریم کی سات متواتر قرأتیں بھی روایت بالمعنی کے جواز پر دلیل ہیں، کیونکہ صحابہ کرام کے عربی لہجے مختلف تھے، تو ان کے لیے ایک ہی لہجے میں تلاوت کرنا مشکل تھا، تو اللہ تعالیٰ نے صحابہ کی سہولت کا لحاظ کرتے ہوئے قرآن کریم کو سات مختلف قرأتوں میں نازل کر دیا۔ ان قرأتوں کے بعض الفاظ میں اختلاف ہے، جبکہ ان کا معنی ومراد ایک ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، بالکل اسی طرح روایت بالمعنی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مراد ایک ہوتی ہے، صرف الفاظ مختلف ہوتے ہیں، لہٰذا روایت بالمعنی میں الفاظ کا اختلاف وحی میں تغیر و تبدل نہیں ہے۔

روایت بالمعنی کا تعلق کتابت حدیث کے دور تک ہے، تدوین حدیث کے بعد روایت بالمعنی جائز نہیں۔

یاد رہے کہ قرآن کریم کلام الٰہی ہے اور حدیث مخلوق کا کلام ہے۔ یقیناً دونوں وحی ہے، دونوں دین اور حجت ہیں، دونوں کا انکار کفر ہے، دونوں کی مخالفت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے، انکار حدیث انکار قرآن کو مستلزم ہے، اس لیے دنیا میں کوئی منکر حدیث ایسا نہیں، جو قرآن کو مکمل طور پر حق مانتا ہو، منکرین حدیث حدیث پر حملہ آور ہو کر جہاں اپنے دل کی بھڑاس نکالتے ہیں، وہاں قرآنی تعلیمات سے منحرف ہیں، پورے قرآن کو تاویل اور مجاز کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں، اس لیے کوئی منکر حدیث جنت وجہنم کا قائل نہیں، یہ لوگ جنت وجہنم کی اپنی تعبیر پیش کرتے ہیں، یہ اس چیز پر دلیل ہے کہ ان کا آخرت پر حقیقی ایمان نہیں۔

البتہ جو اعجازات اور امتیازات قرآن کریم کو حاصل ہیں، وہ کسی اور کلام کو نہیں، اسی لیے قرآن میں تدبر کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سے یہ بھی لازم نہیں آتا کہ حدیث میں تدبر نہیں کرنا، بلکہ قرآن میں اس وقت تک صحیح تدبر اور غور وخوض ممکن نہیں، جب تک حدیث کو ساتھ نہ ملایا جائے۔

جس طرح قرآن کریم کی خبریں اور پیشین گوئیاں حق اور سچ ہیں، اسی طرح حدیث کی خبریں اور پیشین گوئیاں بھی حق ہیں، کیونکہ دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔

حدیث کے حجت ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اس کے تمام اوامر ونواہی اللہ تعالیٰ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف سے نازل کردہ ہیں، ان کے حق ہونے میں ذرہ برابر بھی شبہ نہیں، جیسا کہ قرآن کریم کے حق ہونے میں ذرہ برابر شبہ نہیں۔

چونکہ قرآن کے الفاظ و معانی دونوں من جانب اللہ ہیں، اس لیے کلام الٰہی میں ''او کما قال اللہ'' نہیں کہا جاتا، جبکہ حدیث کے مفاہیم تو من جانب اللہ ہیں، مگر الفاظ نہیں، اس لیے حدیث کے بعد ''او کما قال'' کہا جا سکتا ہے۔

یہ بھی ذہن نشین کرنا چاہیے کہ نبی کریم ﷺ کے ہر قول و فعل کے وحی ہونے کا یہ مطلب ہے کہ دین کے معاملہ میں آپ کا ہر قول و فعل وحی ہے، اس کا ترک جائز نہیں۔

نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے، تو صحابہ رضی اللہ عنہم کو کھجوروں کی پیوند کاری کرتے دیکھا، آپ نے اس سے منع کر دیا، صحابہ آپ کے حکم کی تکمیل و تعمیل میں اس سے رک گئے، لیکن پھل بہت کم آئے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی، تو فرمایا:

إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهٖ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَّأْيِي، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ.

''یقیناً میں بشر ہوں، جب آپ کو کوئی دینی حکم دوں، تو اس پر (سختی سے) عمل پیرا ہو جائیں اور جب (دنیاوی امور کا) اپنی رائے سے حکم دوں، تو میں بشر ہوں۔''

(صحيح مسلم : ٢٣٦٢)

❁ نیز فرمایا:

أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ. ''دنیاوی امور کو آپ بہتر جانتے ہیں۔''

(صحيح مسلم : ٢٣٦٣)

❁ مزید فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنِّي إِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا، فَلَا تُؤَاخِذُونِي بِالظَّنِّ، وَلٰكِنْ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللّٰهِ شَيْئًا، فَخُذُوا بِهٖ، فَإِنِّي لَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

''یہ میرا گمان تھا، اس کی بنا پر میرا مواخذہ نہ کیجئے، لیکن جب اللہ کی طرف سے کوئی چیز بیان کروں، تو اسے مضبوطی سے پکڑ لینا، کیوں کہ میں اللہ پر ہرگز جھوٹ نہیں بولتا۔''

(صحیح مسلم : ۲۳۶۱)

اس سے نبی کریم ﷺ کی دو حیثیتیں واضح ہوئیں، کہ آپ بحیثیت پیغمبر کے اور بحیثیت بشر ہونے کے گفتگو فرماتے تھے، بتقاضائے بشریت غلطی کا امکان ہوتا تھا، ان معاملات میں آپ ﷺ صحابہ سے مشاورت بھی کرتے تھے، اگر غلطی ہو جاتی، تو اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے اس غلطی کی اصلاح فرما دیتے تھے، وہ بھی وحی بن جاتی تھی۔

جس طرح قرآن میں تضاد نہیں، اسی طرح حدیث میں تضاد نہیں۔ جس طرح قرآن میں ظاہری طور پر تعارض موجود ہے، اسی طرح احادیث میں ظاہری طور پر تعارض موجود ہے، جس طرح حقیقت میں قرآن میں تعارض نہیں، اسی طرح قرآن اور حدیث میں تعارض نہیں۔ کوئی حدیث قرآن کے مخالف نہیں۔

❁ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۱۱ھ) فرماتے ہیں:

مَنِ ادَّعٰى مِنَ الْجَهَلَةِ أَنَّ شَيْئًا مِنْ سُنَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ثَبَتَ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ مُخَالِفٌ لِشَيْءٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، فَأَنَا الضَّامِنُ بِتَثْبِيتِ صِحَّةِ مَذْهَبِنَا عَلٰى مَا أَبُوحُ بِهٖ مُنْذُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ سَنَةً .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو جاہل دعویٰ کرے کہ نبی کریم ﷺ سے ثابت حدیث قرآن کے مخالف ہے، تو میرا چالیس سال سے چیلنج ہے کہ اس حوالے سے ہمارا محدثین کا مذہب حق ہے (کہ کوئی صحیح حدیث قرآن کے مخالف نہیں)۔''

(کتاب التّوحید: 110/1)

قرآن کریم میں سینکڑوں آیات ظاہری طور پر باہم معارض ہیں، قرآن کریم میں ایک جگہ میراث میں بھائیوں کا چھٹا حصہ اور دوسری جگہ نصف بیان ہوا ہے۔ یہاں جمع وتوفیق یوں ہے کہ ایک جگہ اخیافی بہن بھائیوں کا تذکرہ ہے اور دوسری آیت میں عیانی اور علاتی بہن بھائیوں کا بیان ہے۔ اسی طرح حدیث کا باہم تعارض یا قرآن وحدیث کا باہم تعارض دور ہوسکتا ہے۔ قرآن اور حدیث دونوں وحی ہیں، ان میں کسی قسم کا کوئی حقیقی تعارض نہیں۔ یاد رہے کہ حدیث میں عموم وخصوص، ناسخ ومنسوخ وغیرہ کے مسائل ہوتے ہیں۔

جس طرح قرآن معجزہ ہے، اسی طرح حدیث بھی معجزہ ہے۔ قرآن وحدیث کی کوئی مثل نہیں۔ جب حدیث ضعیف یا موضوع ہوگی، تو وحی نہیں۔ یہ حدیث کے حق ہونے پر دلیل ہے کہ اس کے ضعیف یا موضوع ہونے کا علم دیا گیا۔ دنیا میں ایک بھی ضعیف حدیث نہیں ہے، جسے مسلمان دین سمجھتے ہوں، البتہ احادیث کی تحکیم کا تعلق اجتہاد سے ہے، اہل علم کے اجتہادات مختلف ہو سکتے ہیں، اس سے حجیت حدیث پر کوئی حرف نہیں آتا۔ حدیث کا معاملہ تو اپنی جگہ پر ہے، ایک واضح ضعیف راوی کو دو ائمہ نے ثقہ نہیں کہا، ایک واضح ثقہ راوی کو دو ائمہ نے ضعیف نہیں کہا، یہ حدیث کی کمال حفاظت پر بین دلیل ہے۔

کفار ومعاندین جس طرح قرآن کے مخالف تھے، اس طرح نبی کریم ﷺ کے اوامر ونواہی کے بھی مخالف تھے، نیز رسول اللہ ﷺ کی مخالفت پر اللہ تعالیٰ نے شدید وعید سنائی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾(النّور : ٦٣)

''حکم رسول کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈر جانا چاہیے کہ ان پر کوئی بڑا فتنہ یا دردناک عذاب آ جائے۔''

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (م:۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

قَوْلُهٗ : ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ﴾ أَيْ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ سَبِيْلُهٗ وَمِنْهَاجُهٗ وَطَرِيقَتُهٗ وَسُنَّتُهٗ وَشَرِيعَتُهٗ، فَتُوزَنُ الْأَقْوَالُ وَالْأَعْمَالُ بِأَقْوَالِهٖ وَأَعْمَالِهٖ، فَمَا وَافَقَ ذٰلِكَ قُبِلَ، وَمَا خَالَفَهٗ فَهُوَ مَرْدُودٌ عَلٰى قَائِلِهٖ وَفَاعِلِهٖ، كَائِنًا مَّا كَانَ .

''فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ﴾ (النّور : ٦٣) ''حکم رسول کی مخالفت کرنے والوں کو ڈرنا چاہئے۔'' یہاں مراد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ کے امر سے مراد آپ کا راستہ، منہج، طریقہ اور شریعت ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال ہی میزان ہیں، جو قول وفعل آپ کے موافق ہو، قبول کیا جائے گا اور جو خلاف ہو، وہ اس کے قائل وفاعل پر لوٹا دیا جائے گا، خواہ وہ کوئی بھی ہو۔''

(تفسیر ابن کثیر : ٩٠/٦)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾(الحشر: ۷)

''تمہیں جو چیز رسول دیں، اسے لے لو اور جس چیز سے منع کریں، اس سے رک جاؤ، اللہ سے ڈر جاؤ، یقیناً اللہ دردناک عذاب دینے والا ہے۔''

حدیث میں زندگی ہے، حدیث کے بغیر کوئی بھی زندہ نہیں رہ سکتا، حتی کہ کافر، جو رسول اللہ ﷺ پر ایمان نہیں لاتے، وہ بھی کسی نہ کسی حوالے سے حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

❁ سیدنا ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ، فَدَعَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي، فَقَالَ : أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ : ﴿اسْتَجِيبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾(الأنفال: 24)

''میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ نبی کریم ﷺ نے آواز دی، میں جواب نہ دے سکا، نماز کے بعد عرض کیا: اللہ کے رسول! نماز پڑھ رہا تھا۔ فرمایا: کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں سنا؟ ''جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول تمہیں اس کام کی طرف بلائیں، جس میں تمہارے لیے زندگی ہے، تو ان کی آواز پر لبیک کہیں۔''

(صحيح البخاري: 4474)

❁ مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ، وَمِثْلَهُ مَعَهُ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”خبردار! مجھے کتاب (قرآن) دی گئی اور ساتھ اس کی مثل (حدیث) بھی دی گئی۔“

(سنن أبي داود: 4604، وسندہٗ حسنٌ)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الرَّسُولُ الْخَاتَمُ لِلرِّسَالَةِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّمَا كَانَ مُعْظَمُ مَا آتَاهُ اللّٰهُ وَحيًا مِنْهُ إِلَيْهِ مَنْقُولًا إِلَى النَّاسِ بِالتَّوَاتُرِ، فَفِي كُلِّ حِينٍ هُوَ كَمَا أَنْزَلَ.

”خاتم المرسلین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑی نعمت وحی کی صورت میں عطا کی، جو لوگوں تک تواتر کے ساتھ پہنچی اور تمام زمانوں میں اسی طرح موجود ہے، جس طرح نازل ہوئی تھی۔“

(تفسير ابن كثير: 20/1، سلامة)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خبرِ واحد

خبر واحد کی حجیت اور عدم حجیت کا مسئلہ اہل السنہ اور فرق ضالہ کے یہاں مختلف فیہ مسئلہ رہا ہے، اہل السنہ کے نزدیک خبر واحد حجت ہے، اسی لئے امام اہل سنت احمد بن حنبل رحمہ اللہ (۲۴۱ھ) فرمایا کرتے تھے:

مَنْ رَدَّ حَدِيثَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ عَلٰى شَفَا هَلَكَةٍ .

''جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بھی حدیث رد کی، وہ تباہی و بربادی کے دھانے پر کھڑا ہے۔''

(الفقيه والمتّفقه للخطيب البغدادي :289/1، وسندهٗ حسنٌ)

اسی طرح علامہ ابوالعباس احمد بن ابی احمد ابن القاص رحمہ اللہ (۳۳۵ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ أَنْكَرَ خَبْرَ الْآحَادِ أَنْكَرَ الشَّرِيعَةَ .

''اخبار احاد کا انکار کرنے والے لوگ، درحقیقت شریعت کا انکار کر رہے ہوتے ہیں۔''

(الفقيه والمتّفقة للخطيب : 37/2، وسندهٗ حسنٌ)

خبر واحد ایک ایسی حقیقت ہے، جس سے انکار تو ممکن ہے، اس سے مفر مگر ممکن نہیں، جو لوگ اور جو فرق خبر واحد کی حجیت کا انکار کرتے ہیں، ان میں سے اکثر خبر واحد سے دلیل و استنباط لیتے پائے گئے ہیں، حتی انہوں نے اپنے اعمال و عقائد کی بنیاد بھی خبر واحد پر رکھ چھوڑی ہیں، خبر واحد کیا انہوں نے کئی دفعہ اخبار ضعیفہ و موضوعہ کو بھی اپنے لئے حجت بنایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے،اس کی تفصیل کسی دوسرے وقت پہ اٹھاتے ہیں۔

بعض لوگ مطلق خبر واحد کوٹھکراتے ہیں،بعض کے یہاں خبر واحد میں تفصیل پائی گئی ہے، کہ عام احوال میں حجت ہے عقائد وغیرہ میں حجت نہیں، اجماع کے مخالف ہوتو حجت نہیں یااس قسم کی دیگر شرائط، اہل سنت خبر واحد کو مطلق طور پر حجت مانتے ہیں، جب کہ وہ صحیح سند سے ثابت ہو جائے۔

ہمارا ماننا ہے کہ خبر واحد کی وہ صورت جو علم حدیث اور علل کی چھنی سے صحیح سلامت گزر آتی ہے اور امت کے محدثین اس کو صحیح قرار دیتے ہیں، اس کے بعد خبر واحد نہ تو عقل کے خلاف رہ جاتی، نہ اجماع کے مخالف ہوتی اور نہ قطعی الثبوت معاملات کی مخالفت کرتی، اگر کسی کو لگے کہ یہ خبر ان میں سے کسی چیز کی مخالفت کر رہی ہے، تو اس کو مزید غور وفکر کرنا چاہیے، تا آنکہ اس پر حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے۔

ذیل میں قرآن وسنت سے خبر واحد کی حجیت کے دلائل ذکر کیے جاتے ہیں، تدبر کیجیے:

خبر واحد کی حجیت اور قرآنی نصوص:

قرآن مجید نے بہت سارے مقامات پر خبر واحد کی حجیت کو بیان کیا ہے، جن میں چند ایک احباب کی خدمت میں پیش کیے جاتے ہیں۔

① فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا﴾(البقرة: 142)

”عنقریب کچھ بیوقوف کہیں گے کہ مسلمانوں کو ان کے قبلہ اول سے کس نے پھیر دیا؟“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

استدلال:

علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

فِيهَا دَلِيلٌ عَلٰى جَوَازِ الْقَطْعِ بِخَبَرِ الْوَاحِدِ، وَذٰلِكَ أَنَّ اسْتِقْبَالَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ كَانَ مَقْطُوعًا بِهٖ مِنَ الشَّرِيعَةِ عِنْدَهُمْ.

''اس آیت میں خبر واحد کو قطعی الثبوت ماننے کی دلیل ہے، وہ اس طرح کہ مسلمان بیت المقدس کی طرف منہ کرنے کو قطعی الثبوت شرعی مسئلہ سمجھتے تھے۔''

(تفسير القرطبي : 151/2)

نیز فرماتے ہیں:

فِيهَا دَلِيلٌ عَلٰى قَبُولِ خَبَرِ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مُجْمَعٌ عَلَيْهِ مِنَ السَّلَفِ مَعْلُومٌ بِالتَّوَاتُرِ مِنْ عَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَوْجِيهِهٖ وَلِأَنَّهٗ وَرُسُلَهٗ آحَادٌ لِلْآفَاقِ، لِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ فَيُبَلِّغُوهُمْ سُنَّةَ رَسُولِهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَوَامِرِ وَالنَّوَاهِي.

''یہ آیت میں خبر واحد کی قبولیت کی دلیل ہے۔ اس پر سلف کا اجماع ہے، نبی کریم ﷺ کی متواتر سنت مبارکہ سے بھی یہی ثابت ہے، نیز آپ ﷺ اور آپ کے قاصدین اپنے علاقے والوں کے لیے ''آحاد'' ہی تھے، ان کا مقصد لوگوں کو دین کی تعلیم دینا اور سنت نبوی کی تبلیغ کرنا تھا۔''

(تفسير القرطبي : 152/2)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَقَدْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا﴾(المائدة : 12)

''البتہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا۔ ہم (یعنی اللہ تعالیٰ) نے ان میں بارہ نقیب (سردار) مقرر کیے۔''

استدلال:

❀ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

فِي الْآيَةِ دَلِيلٌ عَلٰى قَبُولِ خَبَرِ الْوَاحِدِ فِيمَا يَفْتَقِرُ إِلَيْهِ الْمَرْءُ، وَيَحْتَاجُ إِلٰى اطِّلَاعِهِ مِنْ حَاجَاتِهِ الدِّينِيَّةِ وَالدُّنْيَوِيَّةِ، فَتُرَكَّبُ عَلَيْهِ الْأَحْكَامُ، وَيَرْتَبِطُ بِهِ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ.

''یہ آیت دلیل ہے کہ انسان کے دینی و دنیاوی مسائل کے حل میں خبر واحد کو دلیل بنایا جا سکتا ہے، ان پر احکامات، حلال و حرام کو مرتب کیا جا سکتا ہے۔''

(أحكام القرآن : 82/2)

③ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ﴾(التّوبة : 122)

''تمام مومنین کو (جہاد کے لیے) نہیں جانا چاہیے، بلکہ ان کی ہر جماعت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے کچھ لوگ نکلیں اور دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں، پھر اپنی قوم میں واپس آ کرانہیں ڈرائیں، تاکہ وہ باز رہیں۔''

استدلال:

❁ امیر المومنین فی الحدیث، امام بخاری رحمہ اللہ (۲۵۶ھ) فرماتے ہیں:

يُسَمَّى الرَّجُلُ طَائِفَةً لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى : ﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا﴾(الحجرات : 9)، فَلَوِ اقْتَتَلَ رَجُلَانِ دَخَلَ فِي مَعْنَى الْآيَةِ .

''ایک شخص پر بھی ''طائفہ'' کا لفظ بولا جا سکتا ہے، جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ''اگر مومنوں کے دو گروہ باہم جھگڑ پڑیں۔'' (الحجرات:۹) لہٰذا اگر دو شخص بھی لڑیں، تو وہ اس آیت کے معنی میں داخل ہوں گے۔''

(صحيح البخاري، قبل الحديث : 7246)

❁ علامہ ابن الاثیر رحمہ اللہ (۶۰۶ھ) لکھتے ہیں:

اَلطَّائِفَةُ؛ الْجَمَاعَةُ مِنَ النَّاسِ، وَتَقَعُ عَلَى الْوَاحِدِ .

''طائفہ ایک جماعت کو کہتے ہیں، یہ لفظ فرد واحد پر بھی بولا جاتا ہے۔''

(النِّهاية في غريب الحديث والأثر : 153/3)

❁ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) لکھتے ہیں:

فِيهِ بِالدَّلِيلِ عَلٰى وُجُوبِ الْعَمَلِ بِخَبَرِ الْوَاحِدِ، وَهُوَ صَحِيحٌ لَا مِنْ جِهَةِ أَنَّ الطَّائِفَةَ تَنْطَلِقُ عَلَى الْوَاحِدِ وَلٰكِنْ مِنْ جِهَةِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنَّ خَبَرَ الشَّخْصِ الْوَاحِدِ أَوِ الْأَشْخَاصِ خَبَرٌ وَاحِدٌ، وَأَنَّ مُقَابِلَهُ وَهُوَ التَّوَاتُرُ لَا يَنْحَصِرُ، قُلْتُ : أَنَصُّ مَا يُسْتَدَلُّ بِهِ عَلَى أَنَّ الْوَاحِدَ يُقَالُ لَهُ طَائِفَةٌ، قَوْلُهُ تَعَالَى : ﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا﴾(الحُجرات : 9) يَعْنِي نَفْسَيْنِ، دَلِيلُهُ قَوْلُهُ تَعَالَى : ﴿فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ﴾(الحجرات : 10)، فَجَاءَ بِلَفْظِ التَّثْنِيَةِ، وَالضَّمِيرُ فِي ﴿اقْتَتَلُوا﴾ وَإِنْ كَانَ ضَمِيرَ جَمَاعَةٍ فَأَقَلُّ الْجَمَاعَةِ اثْنَانِ فِي أَحَدِ الْقَوْلَيْنِ لِلْعُلَمَاءِ .

’’اس میں خبر واحد پر عمل کے واجب ہونے کی دلیل موجود ہے، یہ بات صحیح ہے، لیکن اس جہت سے صحیح نہیں ہے کہ طائفہ کا لفظ ایک شخص پر بھی بولا جاتا ہے، بلکہ اس جہت سے کہ ایک آدمی کی دی ہوئی خبر ہو یا کئی آدمیوں کی دی ہوئی خبر ہو، ہے تو وہ خبر واحد ہی۔ اس کے مقابل تواتر آتا ہے، جو کہ کسی چیز پر منحصر ہی نہیں۔ میں یہاں ایک نص پیش کرتا ہوں جس کے مطابق طائفہ کا لفظ ایک شخص پر بولا جاتا ہے، قرآن مجید میں ہے: ’’اگر مسلمانوں کے دو گروہ جھگڑ پڑیں تو......‘‘ اس سے مراد دو آدمی ہیں، جیسا کہ قرآن میں ہے: ﴿فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ﴾ ’’دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایئے۔‘‘ یہاں لفظ تثنیہ مستعمل ہوا ہے، لفظ اقتتلوا میں اگرچہ ایک جماعت کی ضمیر بیان ہوئی ہے، سب سے چھوٹی جماعت دو نفوس پر مشتمل ہوتی ہے، جیسا کہ علما بتاتے ہیں۔‘‘

(تفسير القرطبي : 294/8)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

④ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا﴾(الأحزاب : 34)

''(نبی کی بیویو!) اس نعمت کو یاد کرو کہ جو آیات الٰہیہ اور حکمت کی باتیں تمہارے گھر میں تلاوت ہوتی ہے، بلاشبہ اللہ بڑا باریک بین اور باخبر ہے۔''

استدلال:

❁ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) لکھتے ہیں:

هٰذَا يَدُلُّ عَلٰى جَوَازِ قَبُولِ خَبَرِ الْوَاحِدِ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي الدِّينِ .

''یہ آیت اس بات پر دلالت کناں ہے کہ دین کے مسئلہ میں مرد وعورت ہر دو کی خبر واحد قبول کرنا جائز ہے۔''

(تفسير القرطبي : 184/14)

⑤ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ﴾(الحُجُرات : 6)

''مومنو! اگر فاسق تمہیں کوئی خبر دے، تو اس کی تحقیق کرلو، کہ تم انجانے میں کسی قوم پر حملہ کردو اور بعد میں تمہیں اپنے کیے پر ندامت اٹھانی پڑے۔''

استدلال:

❁ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) لکھتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فِي هٰذِهِ الْآيَةِ دَلِيلٌ عَلٰى قَبُولِ خَبَرِ الْوَاحِدِ إِذَا كَانَ عَدْلًا، لِأَنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَ فِيهَا بِالتَّثَبُّتِ عِنْدَ نَقْلِ خَبَرِ الْفَاسِقِ، وَمَنْ ثَبَتَ فِسْقُهُ بَطَلَ قَوْلُهُ فِي الْأَخْبَارِ إِجْمَاعًا، لِأَنَّ الْخَبَرَ أَمَانَةٌ وَّالْفِسْقُ قَرِينَةٌ يُبْطِلُهَا.

''اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ناقل اگر عادل ہو، تو خبر واحد مقبول ہے، کیونکہ آیت میں تحقیق کا حکم اس وقت دیا گیا ہے، جب خبر دینے والا فاسق ہو، جس کا فسق ثابت ہو جائے، تو حدیث میں اس کی بات معتبر نہ ہوگی، اس پر اجماع ہے، کیونکہ خبر امانت ہے اور فسق اس امانت کو باطل کر دیتا ہے۔''

(تفسير القرطبي : 184/14)

⑥، ⑦ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِنْكُمْ﴾(الطّلاق : 2)

''اپنے میں سے کوئی دو عادل لوگوں کو گواہ بناؤ۔''

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ﴾

(البقرة : 159)

''بلاشبہ جو لوگ ہماری نازل کردہ نشانیوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں، بعد اس کے کہ ہم نے اسے کتاب میں لوگوں کے لیے واضح کر دیا ہے، ان لوگوں پر اللہ کی بھی لعنت ہے اور تمام لعنت کرنے والوں کی بھی لعنت ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استدلال:

✿ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) لکھتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى وُجُوبِ الْعَمَلِ بِقَوْلِ الْوَاحِدِ، لِأَنَّهٗ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْبَيَانُ إِلَّا وَقَدْ وَجَبَ قَبُولُ قَوْلِهٖ.

”اس آیت میں دلیل ہے کہ ایک (راوی) کی روایت پر عمل کرنا واجب ہے، کیونکہ راوی پر (دین کو) بیان کرنا واجب ہی اس لیے ہے، کیونکہ اس کی بات کو قبول کرنا واجب ہے۔“ (تفسير القرطبي : 185/3)

احادیث رسول سے خبر واحد کا ثبوت:

صحابہ کا مجموعی عمل خبر واحد پر عمل کا رہا ہے، وہ چاہے عام معاملات ہوں یا خاص، خود رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایسی کئی امثلہ پیش آئیں، جہاں صحابہ نے خبر واحد سے حجت پکڑی اور اس کے مطابق عمل سرانجام دیا۔ رسول اللہ ﷺ صحابہ کو کسی علاقے میں دعوت کی غرض سے بھیجتے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص بھی بیان دین میں معتبر ہو سکتا ہے۔

① سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا، تو فرمایا:

إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلٰى قَوْمٍ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلٰى أَنْ يُوَحِّدُوا اللّٰهَ تَعَالٰى.

”آپ اہل کتاب کے پاس جا رہے ہیں، انہیں سب سے پہلی دعوت توحید باری تعالیٰ کی دیجئے۔“

(صحيح البخاري : 7372، صحيح مسلم : 19)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

② سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل یمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے:

اِبْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا يُعَلِّمْنَا السُّنَّةَ وَالْإِسْلَامَ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَقَالَ : هٰذَا أَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ .

”ہمارے ساتھ کسی (عالم) آدمی کو بھیج دیں، جو ہمیں سنت اور اسلام کی تعلیم دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوعبیدہ ابن الجراح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: یہ بندہ امت محمدیہ کا امین ہے۔“

(صحیح مسلم : 2419)

③ سعید بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ : إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَيْسَ هُوَ مُوسٰى صَاحِبَ الْخَضِرِ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ : كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ، سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : قَامَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ …… .

”میں سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: نوف بکالی کہتا ہے کہ بنی اسرائیل والے موسیٰ اور خضر علیہ السلام والے موسیٰ الگ الگ ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کے دشمن نے غلط کہا۔ میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے مابین

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے......۔“

(صحيح البخاري : 122، صحيح مسلم : 2380)

④ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا، فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ، وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَّالِ، حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ، مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِّنْ لَخْمٍ وَّجُذَامَ ....

”تمیم داری عیسائی تھے، وہ میرے پاس آئیں ہیں اور بیعت کر کے مسلمان ہو گئے ہیں۔ انہوں نے مجھے ایک بات بیان کی ہے، جو میری اسی بات کے موافق ہے، جو میں نے تمہیں پہلے سے ہی دجال کے بارے میں بتا دی ہے۔ تمیم نے مجھے بیان کیا کہ وہ لخم اور جذام قبیلوں کے تیس افراد کے ہمراہ ایک بحری بیڑے پر سوار تھے......۔“(صحيح مسلم : 2262)

⑤ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً .

”مجھ سے (سن کر آگے) پہنچا دو، گو ایک آیت ہی ہو۔“

(صحيح البخاري :3461)

⑥ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”اللہ تعالیٰ اسے تر و تازہ رکھے، جو مجھ سے کوئی حدیث سنے، پھر اسے یاد رکھ کر دوسروں کو پہنچا دے، بہت سے شریعت کا علم رکھنے والے اپنے سے زیادہ بہتر سمجھنے والوں کو پہنچا دیتے ہیں اور بہت سے لوگ علم کو حاصل کرتے ہیں، لیکن اس کی (کما حقہ) فقہ نہیں رکھتے۔“

(سنن التّرمذي : 2656، وسندہٗ صحیحٌ)

⑦ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا:

لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسٰى أَنْ يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعٰى لَهٗ مِنْهُ .

”حاضر شخص، غائب کو پہنچا دے، کیونکہ ممکن ہے کہ حاضر آدمی کسی ایسے شخص کو علم پہنچا دے، جو اس سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو۔“

(صحیح البخاري : 67)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ بْنُ جَرِيرٍ : فِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى جَوَازِ قَبُولِ خَبَرِ الْوَاحِدِ لِأَنَّهٗ مَعْلُومٌ أَنَّ كُلَّ مَنْ شَهِدَ الْخُطْبَةَ قَدْ لَزِمَهُ الْإِبْلَاغُ وَأَنَّهٗ لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِإِبْلَاغِ الْغَائِبِ عَنْهُمْ إِلَّا وَهُوَ لَازِمٌ لَهٗ فَرْضُ الْعَمَلِ بِمَا أَبْلَغَهٗ كَالَّذِي لَزِمَ السَّامِعَ سَوَاءٌ وَإِلَّا لَمْ يَكُنْ لِلْأَمْرِ بِالتَّبْلِيغِ .

”امام محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث دلیل ہے کہ خبر واحد کو قبول کرنا جائز ہے، کیونکہ یہ تو معلوم بات ہے کہ خطبہ حجۃ الوداع کے تمام حاضرین

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پر ابلاغ کی ذمہ داری تھی، نیز نبی کریم ﷺ نے حاضرین کو غائبین تک علم پہنچانے حکم اس لیے دیا کہ ہر شخص پر اس علم پر عمل کرنا اتنا ہی ضروری تھا، جتنا کہ براہ راست سننے والے پر۔ ورنہ آپ ﷺ ابلاغ علم کا حکم نہ فرماتے۔''

(فتح الباري: 4/44)

⑧ مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ، وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ، وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ، أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ، وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ، وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ.

''خبردار! مجھے قرآن دیا گیا ہے، ساتھ میں اس کی مثل (حدیث) بھی دی گئی ہے۔ خبردار! عنقریب ایک پیٹ بھرا آدمی تکیے پر ٹیک لگائے کہے گا: ''اس قرآن کو لازم پکڑ لو، تم اس میں جسے حلال پاؤ، اسے حلال سمجھو اور جسے حرام پاؤ، اسے حرام سمجھو۔'' خبردار! تمہارے لیے گھریلو گدھے کا گوشت اور کچلی والے درندے حلال نہیں ہیں اور نہ معاہد کی گری ہوئی چیز کو استعمال کرنا جائز ہے۔''

(سنن أبي داود: 4604، وسندهٗ صحيحٌ، وأخرجه الإمام أحمد: 4/132 والتّرمذي: 2664، وقال: حسنٌ غريب، وابن ماجه: 12، وسندهٗ صحيحٌ)

امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۱۰۹) نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔

❁ قوام السنہ امام ابوالقاسم اصبہانی رحمہ اللہ (۵۳۵ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِي هٰذَا دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ أَمْرَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخْبَرَ بِهٖ وَاحِدٌ ثِقَةٌ، لَزِمَ اتِّبَاعُهٗ، وَوَقَعَ الْعِلْمُ بِهٖ، وَإِن لَّمْ يُوجَدْ لَهٗ فِي كِتَابِ اللّٰهِ نَصٌّ حُكْمٍ.

''اس حدیث میں دلیل ہے کہ جب کوئی ایک ثقہ راوی نبی کریم ﷺ کے کسی حکم کی خبر دے، تو اس کا اتباع کرنا واجب ہے، اسے علم (ضروری) کہا جائے گا، اگرچہ کسی کو اس کی کتاب اللہ میں کوئی نص بھی نہ ملے۔''

(الحُجّة في بيان المَحَجّة :1/375-376)

⑧ سیدنا یزید بن شیبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَنَحْنُ بِعَرَفَةَ فِي مَكَانٍ يُبَاعِدُهٗ عَمْرٌو مِنْ مَوْقِفِ الْإِمَامِ قَالَ : فَقَالَ : إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ يَقُولُ : كُونُوا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ هٰذِهٖ فَإِنَّكُمْ عَلٰى إِرْثٍ مِّنْ إِرْثِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

''ابن مربع انصاری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے، ہم عرفہ میں ایک ایسی جگہ موجود تھا، جو امام سے کافی دور واقع ہوا تھا، ابن مربع کہنے لگے کہ مجھے آپ کی طرف رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے، آپ فرما رہے ہیں کہ انہی قربان گاہوں پر قائم رہیں، کیونکہ آپ اس وقت ابراہیم علیہ السلام کی میراث پر موجود ہیں۔''

(سنن أبي داود : 1921، سنن النّسائي : 3014، سنن التّرمذي : 883، سنن ابن ماجه : 311، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن'' امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۸۱۹) نے ''صحیح''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۶۳۳) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔

⑨ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تحویل قبلہ کا حکم آیا تو صحابہ کی ایک جماعت بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کر رہی تھی:

مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَقَدْ صَلَّوْا رَكْعَةً، فَنَادٰى : أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ، فَمَالُوا كَمَا هُمْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ .

''بنو سلمہ کا ایک شخص لوگوں کے پاس سے گزرا، جو نماز فجر پڑھتے ہوئے رکوع کر رہے تھے، پہلی رکعت پڑھ چکے تھے، اس شخص نے آواز دی: خبردار! بلاشبہ قبلہ تبدیل ہو گیا ہے، تو ان لوگوں نے اسی حالت میں اپنا منہ قبلہ (بیت اللہ) کی جانب پھیر لیا۔'' (صحيح مسلم : 527)

⑩ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، إِذْ جَاءَ هُمْ آتٍ، فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ، فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّأْمِ، فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ .

''کچھ لوگ قبا بستی میں نماز فجر ادا کر رہے تھے کہ ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا: بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رات قرآن نازل ہوا ہے، جس میں تحویل قبلہ کا حکم دیا گیا ہے، لہٰذا آپ بھی قبلہ رو ہو جائیں۔ اس وقت ان کے منہ شام کی جانب

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تھے، (یہ سن کر) وہ کعبہ کی طرف پھر گئے۔‘‘

(صحیح البخاري : 403، صحیح مسلم : 526)

✿ امام ابو عوانہ رحمہ اللہ (۳۱۶ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ مِمَّا يُحْتَجُّ بِهٖ فِي إِثْبَاتِ الْخَبَرِ الْوَاحِدِ.

’’یہ حدیث خبر واحد کی حجیت کی دلیل ہے۔‘‘

(مستخرج أبي عوانة، تحت الحديث : 1168)

⑪ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ أَبُو طَلْحَةَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَسُهَيْلُ بْنُ بَيْضَاءَ عِنْدَ أَبِي طَلْحَةَ يَشْرَبُونَ مِنْ شَرَابِ تَمْرٍ وَّبُسْرٍ، أَوْ قَالَ : رُطَبٍ وَأَنَا أَسْقِيهِمْ مِنَ الشَّرَابِ حَتّٰى كَادَ يَأْخُذُ مِنْهُمْ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ : أَلَا هَلْ عَلِمْتُمْ أَنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ؟ فَقَالُوا : يَا أَنَسُ اكْفِ مَا فِي إِنَائِكَ، وَمَا قَالُوا : حَتّٰى نَتَبَيَّنَ، قَالَ : فَكَفَأْتُهُ.

’’ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس ابی بن کعب اور سہل بن بیضاء رضی اللہ عنہما تر اور خشک کھجور کی بنی شراب پی رہے تھے۔ میں ان کا ساقی تھا، ابھی وہ پینے ہی والے تھے کہ ایک مسلمان آدمی آیا اور کہا: خبردار! کیا تم جانتے ہو کہ شراب حرام ہو چکی ہے؟ تو انہوں نے کہا: انس! برتن میں موجود شراب انڈیل دو۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ پہلے ہم تحقیق کریں گے۔ پھر میں نے وہ شراب انڈیل دی۔‘‘

(سنن الدّارقطني : 4305، وسندهٗ حسنٌ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

✿ ابو عبداللہ عبیداللہ بن عبدالصمد ابن مہتدی رحمہ اللہ (۴۲۳ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ خَبَرَ الْوَاحِدِ يُوجِبُ الْعَمَلَ .

''یہ روایت دلیل ہے کہ خبر واحد پر عمل کرنا واجب ہے۔''

(سنن الدّارقطني، تحت الحديث : 4305)

⑫ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

تَرَائِي النَّاسُ الْهِلَالَ، فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَهُ، وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ .

''لوگوں نے ہلال دیکھا، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (رمضان کا) روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی حکم دیا۔''

(سنن أبي داود : 2342، سنن الدارقطني : 2156، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۴۴۷) نے ''صحیح'' امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۴۲۳) نے امام مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے موافقت کی ہے۔

✿ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

قُبُولُهُ فِي ذٰلِكَ قَوْلَهُ وَحْدَهُ دَلِيلٌ عَلٰى وُجُوبِ قُبُولِ أَخْبَارِ الْآحَادِ وَأَنَّهُ لَا فَرْقَ بَيْنَ أَنْ يَّكُونَ الْمُخْبِرُ بِذٰلِكَ مُنْفَرِدًا عَنِ النَّاسِ وَحْدَهُ وَبَيْنَ أَنْ يَّكُونَ مَعَ جَمَاعَةٍ مِّنَ النَّاسِ فَلَا يُشَارِكُهُ أَصْحَابُهُ فِي ذٰلِكَ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزے کے معاملہ میں صرف ایک شخص کی بات کو قبول کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اخبار آحاد پر عمل کرنا واجب ہے، نیز خبر دینے والا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف ایک ہی شخص ہو یا لوگوں کی ایک جماعت خبر دے، کوئی فرق نہیں پڑتا۔“

(معالم السّنن : 102/2)

خبر واحد عقیدہ میں بھی حجت ہے:

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) لکھتے ہیں:

لَيْسَ فِي الْاعْتِقَادِ كُلِّهٖ فِي صِفَاتِ اللّٰهِ وَأَسْمَائِهٖ إِلَّا مَا جَاءَ مَنْصُوصًا فِي كِتَابِ اللّٰهِ أَوْ صَحَّ عَنْ رَسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَجْمَعَتْ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ وَمَا جَاءَ مِنْ أَخْبَارِ الْآحَادِ فِي ذٰلِكَ كُلِّهٖ أَوْ نَحْوِهٖ يَسْلَمُ لَهٗ وَلَا يُنَاظَرُ فِيهِ .

”اللہ تعالیٰ کے اسما وصفات کے سمیت عقیدہ میں صرف وہی حجت ہے، جس کی وضاحت کتاب اللہ میں موجود ہو یا رسول اللہ ﷺ سے صحیح سند سے ثابت ہو یا اجماع امت سے ثابت ہو۔ عقیدے کی تمام یا کچھ مباحث میں اگر اخبار آحاد وارد ہوں، تو اسے قبول کیا جائے گا، اس (کے قبول وعدم قبول) میں بحث ومباحثہ نہیں ہوگا۔“

(جامع بیان العلم وفضلہ : 942/2)

نیز فرماتے ہیں:

الَّذِي نَقُولُ بِهٖ إِنَّهٗ يُوجِبُ الْعَمَلَ دُونَ الْعِلْمِ كَشَهَادَةِ الشَّاهِدَيْنِ وَالْأَرْبَعَةِ سَوَاءٌ وَعَلٰى ذٰلِكَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْفِقْهِ وَالْأَثَرِ وَكُلُّهُمْ يَدِينُ بِخَبَرِ الْوَاحِدِ الْعَدْلِ فِي الْاعْتِقَادَاتِ وَيُعَادٰى وَيُوَالٰى

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهَا وَيَجْعَلُهَا شَرْعًا وَدِينًا فِي مُعْتَقَدِهٖ عَلٰى ذٰلِكَ جَمَاعَةُ أَهْلِ السُّنَّةِ ....

”(خبر واحد کے بارے میں) ہمارا مؤقف یہ ہے کہ اس پر عمل کرنا واجب ہے، لیکن یہ علم (یقینی) کا فائدہ نہیں دیتی۔ جیسے گواہی دو کی ہو یا چار کی، ہوتی تو برابر ہی ہے۔ اکثر فقہا اور محدثین کا یہی موقف ہے۔ سب اہل علم عادل راوی کی خبر واحد کو عقیدہ میں حجت مانتے ہیں، اس کی وجہ سے عداوت اور محبت کرتے ہیں۔ اہل سنت کی ایک بڑی جماعت نے خبر واحد کو عقیدہ میں دین اور شریعت مانا ہے......۔“

(التّمهيد لما في الموطأ من المَعاني والأسانيد :8/1)

❁ اس پر تعلیق لگاتے ہوئے عبدالسلام بن تیمیہ رحمہ اللہ (۶۵۲ھ) لکھتے ہیں:

هٰذَا الْإِجْمَاعُ الَّذِي ذَكَرَهٗ فِي خَبَرِ الْوَاحِدِ الْعَدْلِ فِي الْإِعْتِقَادَاتِ يُؤَيِّدُ قَوْلَ مَنْ يَقُولُ : إِنَّهٗ يُوجِبُ الْعِلْمَ وَإِلَّا فَمَا لَا يُفِيدُ عِلْمًا وَّلَا عَمَلًا كَيْفَ يُجْعَلُ شَرْعًا وَّدِينًا يُّوَالٰى عَلَيْهِ وَيُعَادٰى .

”علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے جو ذکر کیا ہے کہ عادل راوی کی خبر واحد کے عقائد میں حجت ہونے پر اجماع ہے، اس کی تائید اس قول سے بھی ہوتی ہے: یہ علم (یقینی) کا فائدہ بھی دیتی ہے، کیونکہ جو علم اور عمل کا فائدہ نہ دیتی ہو، اسے شرع یا دین کیسے کہا جا سکتا ہے کہ اسے محبت اور عداوت کا معیار بنایا جا سکے؟“

(المُسوّدة في أصول الفقه، ص 245)

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لَمْ يُفَرِّقْ هُوَ وَلَا أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ الْبَتَّةَ بَيْنَ أَحَادِيثِ الْأَحْكَامِ وَأَحَادِيثِ الصِّفَاتِ، وَلَا يُعْرَفُ هٰذَا الْفَرْقُ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَلَا عَنْ أَحَدٍ مِنَ التَّابِعِينَ، وَلَا مَنْ تَابَعَهُمْ وَلَا عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَئِمَّةِ الْإِسْلَامِ، وَإِنَّمَا يُعْرَفُ عَنْ رُؤُوسِ أَهْلِ الْبِدَعِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ.

''احادیث احکام اور احادیث صفات میں نہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کوئی فرق کیا اور نہ کسی اور محدث نے اور نہ ہی یہ فرق کسی صحابی، تابعی، تبع تابعی یا امام سے ثابت ہے، بلکہ یہ تقسیم سرخیلِ اہل بدعت اور ان کے متبعین سے ہی ملتی ہے۔''

(مختصر الصّواعق المرسلة، ص 606-607)

اہل علم کے اقوال:

❀ امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ (۲۰۴ھ) فرماتے ہیں:

إِذَا حَدَّثَ الثِّقَةُ عَنِ الثِّقَةِ حَتّٰى يَنْتَهِيَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهُوَ ثَابِتٌ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''جب رسول اللہ ﷺ تک سند کے تمام راوی ثقہ ہوں، تو یہ حدیث نبوی ثابت ہوگی۔''(کتاب الأمّ: 201/7)

❀ نیز فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ قَدِيمًا وَّحَدِيثًا عَلٰى تَثْبِيتِ خَبَرِ الْوَاحِدِ.

''پہلے اور موجودہ تمام مسلمانوں کا خبر واحد کے حجیت ہونے پر اجماع ہے۔''

(کتاب الرّسالة، ص 457)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ نیز فرماتے ہیں:

لَمْ يَزَلْ سَبِيلُ سَلَفِنَا وَالْقُرُونِ بَعْدَهُمْ إِلٰى مَنْ شَاهَدْنَا هٰذَا السَّبِيلَ .

’’سلف امت اور قرون اُولیٰ سے اب تک تمام مسلمانوں کا یہی مؤقف ہے۔‘‘

(کتاب الرّسالة، ص 453)

❁ امام ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ (۳۲۴ھ) فرماتے ہیں:

جُمْلَةُ مَا عَلَيْهِ أَهْلُ الْحَدِيثِ وَالسُّنَّةِ الْإِقْرَارُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا رَوَاهُ الثِّقَاتُ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّونَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا .

’’مختصر یہ کہ اہل حدیث وسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ اللہ، فرشتوں، کتابوں اور رسولوں کا اقرار کرتے ہیں، جو اللہ کی جانب سے یا ثقہ رواۃ کے ذریعے رسول اللہ ﷺ سے منقول ہو، اس کا بھی اقرار کرتے ہیں، ان میں سے کسی بات کا انکار نہیں کرتے۔‘‘ (مقالات الإسلاميين، ص 290)

❁ علامہ ابوالعباس احمد بن ابی احمد طبری رحمہ اللہ (۳۳۵ھ) فرماتے ہیں:

لَا خِلَافَ بَيْنَ أَهْلِ الْفِقْهِ فِي قَبُولِ خَبَرِ الْآحَادِ إِذَا عُدِّلَتْ نَقَلَتُهٗ وَسَلِمَ مِنَ النَّسْخِ حُكْمُهٗ، وَإِنْ كَانُوا مُتَنَازِعِينَ فِي شَرْطِ ذٰلِكَ، وَإِنَّمَا دَفَعَ خَبَرَ الْآحَادِ بَعْضُ أَهْلِ الْكَلَامِ لِعَجْزِهٖ ـوَاللّٰهُ أَعْلَمُـ عَنْ عِلْمِ السُّنَنِ زَعَمَ أَنَّهٗ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَوَاتَرَتْ بِهٖ أَخْبَارُ مَنْ لَا يَجُوزُ عَلَيْهِ الْغَلَطُ وَالنِّسْيَانُ، وَهٰذَا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عِنْدَنَا مِنْهُ ذَرِيعَةٌ إِلٰى إِبْطَالِ سُنَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَجْهَيْنِ؛ أَحَدُهُمَا : أَنَّ مَا شَرَطَ مِنْ ذٰلِكَ صِفَةُ الْأُمَّةِ الْمَعْصُومَةِ، وَالْأُمَّةُ إِذَا تَطَابَقَتْ عَلٰى شَيْءٍ وَجَبَ الْقَوْلُ بِهٖ وَإِنْ لَمْ يَأْتِ خَبَرٌ وَالثَّانِي : أَنَّهٗ لَوْ طُولِبَ بِسُنَّةٍ يَتَحَاكَمُ إِلَيْهَا الْمُتَنَازِعَانِ تَوَاتَرَتْ عَلَيْهَا أَخْبَارُ نَقَلَتِهَا وَسَلِمَتْ مِنْ خَوْفِ النِّسْيَانِ طُرُقُهَا لَمْ يَجِدْ إِلَيْهَا سَبِيلًا .

”فقہا کا خبر واحد کی قبولیت میں کوئی اختلاف نہیں، جب اس کے ناقلین عادل ہوں اور اس کا حکم منسوخ نہ ہو، اگرچہ فقہا کا اس کی شرائط کے بارے اختلاف ہے۔ خبر آحاد کو بعض اہل کلام نے رد کیا ہے، واللہ اعلم وہ اس لیے کہ وہ سنن کو علم سے قاصر رہے ہیں، اس کا خیال ہے کہ احادیث میں سے صرف متواتر ہی کو قبول کیا جائے گا، کہ جس میں غلطی یا بھول کا اندیشہ نہ رہے۔ ہمارے مطابق یہ دو وجہ سے سنن نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو رد کرنے کا ذریعہ ہے: ① جو شرط بیان کی گئی ہے، وہ معصوم امت کی صفت ہے، جبکہ امت اگر کسی چیز پر متفق ہو جائے، تو اس پر عمل کرنا واجب ہو جاتا ہے، اگرچہ اس بارے کوئی حدیث نہ بھی ہو۔ ② اگر ایسی سنت ڈھونڈی جائے، جس کے ناقلین متواتر ہوں، تو دنیا میں سنت کا وجود ہی نہیں ملے گا۔“ (الفقیہ والمتّفقة للخطیب: 281/1، وسندہٗ حسنٌ)

✿ علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (۴۴۹ھ) لکھتے ہیں:

هٰذَا الْبَابُ يُرَدُّ بِهٖ عَلَى الرَّافِضَةِ وَقَوْمٍ مِّنَ الْخَوَارِجِ زَعَمُوا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بِأَنَّ أَحْكَامَ النَّبِيِّ وَسُنَنَهُ مَنْقُولَةٌ عَنْهُ نَقْلَ تَوَاتُرٍ، وَأَنَّهُ لَا سَبِيلَ إِلَى الْعَمَلِ بِمَا لَمْ يُنْقَلْ نَقْلَ تَوَاتُرٍ، وَقَوْلُهُمْ فِي غَايَةِ الْجَهْلِ بِالسُّنَنِ وَطُرُقِهَا، فَقَدْ صَحَّتِ الْآثَارُ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بَعْضُهُمُ السُّنَنَ مِنْ بَعْضٍ وَّرَجَعَ بَعْضُهُمْ إِلٰى مَا رَوَاهُ غَيْرُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْعَقَدَ الْإِجْمَاعُ عَلَى الْقَوْلِ بِالْعَمَلِ بِأَخْبَارِ الْآحَادِ.

”اس باب سے روافض اور خوارج کے ایک گروہ کا رد کیا جاتا ہے کہ جن کا کہنا کہ نبی کریم ﷺ کے احکام وسنن آپ سے تواتر کے ساتھ منقول ہیں، لہٰذا جو حدیث تواتر سے منقول نہ ہو، اس پر عمل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ان کی یہ بات سنن اور ان کی اسناد سے بے خبری کا نتیجہ ہے۔ صحیح روایات میں ثابت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک دوسرے سے سنن کو حاصل کیا اور ایک دوسرے کی حدیث کی طرف رجوع کیا۔ یوں اخبار آحاد پر عمل کرنے پر اجماع ہو گیا۔“

(شرح صحيح البخاري : 10/384-385)

❁ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ أَبُو سُلَيْمَانَ وَالْحُسَيْنُ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْكَرَابِيسِيِّ وَالْحَارِثِ بْنِ أَسَدٍ الْمَحَاسِبِيِّ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ خَبَرَ الْوَاحِدِ الْعَدْلِ عَنْ مِثْلِهِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوجِبُ الْعِلْمَ وَالْعَمَلَ مَعًا وَّبِهٰذَا نَقُولُ.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

”ابوسلیمان اور حسین رحمہ اللہ نے امام ابوعلی کرابیسی اور حارث بن اسد محاسبی وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ جو سند عادل راویوں پر مشتمل ہو اور نبی کریم ﷺ تک پہنچے، وہ علم (یقینی) اور عمل کا فائدہ دیتی ہے۔ ہمارا بھی یہی مؤقف ہے۔“

(الإحكام في أصول الأحكام: 1/119)

❁ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) لکھتے ہیں:

أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْفِقْهِ وَالْأَثَرِ فِي جَمِيعِ الْأَمْصَارِ فِيمَا عَلِمْتُ عَلٰى قَبُولِ خَبَرِ الْوَاحِدِ الْعَدْلِ وَإِيجَابِ الْعَمَلِ بِهٖ إِذَا ثَبَتَ وَلَمْ يَنْسَخْهُ غَيْرُهٗ مِنْ أَثَرٍ أَوْ إِجْمَاعٍ، عَلٰى هٰذَا جَمِيعُ الْفُقَهَاءِ فِي كُلِّ عَصْرٍ مِنْ لَدُنِ الصَّحَابَةِ إِلٰى يَوْمِنَا هٰذَا إِلَّا الْخَوَارِجَ وَطَوَائِفَ مِنْ أَهْلِ الْبِدَعِ شِرْذِمَةٌ لَا تُعَدُّ خِلَافًا.

”ہمارے علم کے مطابق ہر علاقے کے فقہا اور محدثین کا اجماع و اتفاق ہے کہ عادل راوی کی خبر واحد مقبول ہے اور اس پر عمل کرنا واجب ہے، جب وہ روایت ثابت ہو اور کسی اور حدیث یا اجماع کی وجہ سے منسوخ بھی نہ ہو۔ یہ مؤقف صحابہ سے آج تک کے ہر زمانہ میں ہر علاقے کے تمام فقہا کا ہے، سوائے خوارج اور اہل بدعت کے بعض گروہوں کے۔ یہ چھوٹا سا طبقہ ہے، ان کے اختلاف کی کوئی حیثیت نہیں۔“

(التّمهيد لما في المؤطأ من المَعاني والأسانيد: 1/2)

❁ ابومظفر سمعانی رحمہ اللہ (۴۸۹ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْخَبَرَ إِذَا صَحَّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَرَوَاهُ الثِّقَاتُ وَالْأَئِمَّةُ وَأَسْنَدَهُ خَلَفُهُمْ عَنْ سَلَفِهِمْ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَلَقَّتْهُ الْأُمَّةُ بِالْقُبُولِ فَإِنَّهُ يُوجِبُ الْعِلْمَ فِيمَا سَبِيلُهُ الْعِلْمُ.

هٰذَا قَوْلُ عَامَّةِ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَالْمُتَقِنِينَ مِنَ الْقَائِمِينَ عَلَى السُّنَّةِ، وَإِنَّمَا هٰذَا الْقَوْلُ الَّذِي يُذْكَرُ ؛ أَنَّ خَبَرَ الْوَاحِدِ لَا يُفِيدُ الْعِلْمَ بِحَالٍ وَلَا بُدَّ مِنْ نَقْلِهٖ بِطَرِيقِ التَّوَاتُرِ لِوُقُوعِ الْعِلْمِ بِهٖ، شَيْءٌ اخْتَرَعَتْهُ الْقَدَرِيَّةُ وَالْمُعْتَزِلَةُ وَكَانَ قَصْدُهُمْ مِنْهُ رَدَّ الْأَخْبَارِ وَتَلَقَّفَهُ مِنْهُمْ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ الَّذِينَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِي الْعِلْمِ قَدَمٌ ثَابِتٌ وَلَمْ يَقِفُوا عَلٰى مَقْصُودِهِمْ مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ.

”ایک حدیث اگر رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو، اسے ثقہ راویوں اور ائمہ نے روایت کیا ہو، بعد والوں نے پہلوں سے رسول اللہ ﷺ تک سند بیان کی ہو اور اسے امت نے ہاتھوں ہاتھ لیا ہو، تو وہ علم (یقینی) کا فائدہ دیتی ہے۔ یہ سنت پر قائم اہل السنہ کا نظریہ ہے۔ اور وہ جو قول ذکر کیا جاتا ہے کہ خبر واحد اس وقت تک علم کا فائدہ نہیں دیتی، جب تک کہ اس کے ناقلین متواتر کی حد تک نہ پہنچ نہ جائیں، یہ نظریہ قدریہ اور معتزلہ نے اختراع کیا ہے، وہ لوگ اس کے ذریعے احادیث کو ٹھکرانے کا کام لیتے ہیں، ان سے یہ نظریہ بعض فقہاء نے اخذ کر لیا ہے، جن کے علم میں پختگی نہیں آئی ہے، اور وہ اس نظریے کے مقصود معنی تک کو نہیں جانتے۔“

(الإنتصار لأصحاب الحديث، ص 34-35، صَون المَنطق للسّيوطي، ص

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(213-212)

✿ امام قوام السنہ ابو القاسم اصبہانی رحمہ اللہ (۵۳۵ھ) فرماتے ہیں:

اَلْخَبَرُ إِذَا صَحَّ كَانَ كَالْمُشَاهَدَةِ، فَإِنْ قِيلَ : أَخْبَارُ الْآحَادِ كَالشَّهَادَاتِ، وَالشَّهَادَةُ لَا يَجُوزُ أَنْ يَقْطَعَ عَلٰى مُغِيبِهَا بِالْإِجْمَاعِ، قِيلَ : الشَّهَادَةُ تُخَالِفُ أَدَاءَ الْحَدِيثِ فِي مَوَاضِعَ، مِنْهَا أَنَّهَا لَا تُقْبَلُ لِابْنِ الشَّاهِدِ، وَلَا لِأَبِيهِ وَأُمِّهٖ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ الْحَدِيثُ؛ لِأَنَّهٗ إِذَا حَدَّثَ عَنِ ابْنِهٖ أَوْ أَبِيهِ أَوْ أُمِّهٖ يُقْبَلُ حَدِيثُهٗ.

”جب روایت کی سند صحیح ہو، تو وہ مشاہدہ کی طرح ہوتی ہے۔ اگر کوئی کہے کہ اخبار آحاد گواہیوں کی طرح ہے اور اس پر اجماع ہے کہ گواہی قطعی نہیں ہوتی۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ گواہی اور بیان حدیث میں بہت فرق موجود ہیں، ایک تو یہ کہ گواہی بیٹے اور باپ اور ماں کی قبول نہیں کی جاتی، حدیث کا معاملہ مگر ایسا نہیں ہے، کیونکہ یہاں تو بیٹا باپ سے ماں سے بھی بیان کرے، تو قبول کی جائے گی۔“

(الحُجّة في بيان المَحجّة :379/1)

✿ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

خَبَرُ الْوَاحِدِ أَصْلٌ عَظِيمٌ لَّا يُنْكِرُهٗ إِلَّا زَائِغٌ، وَقَدْ أَجْمَعَتِ الصَّحَابَةُ عَلَى الرُّجُوعِ إِلَيْهِ، وَقَدْ جَمَعْنَاهُ فِي جُزْءٍ .

”خبر واحد (دین کی) بہت بڑی بنیاد ہے، جس کا انکار صرف ٹیڑھے دل والا ہی کرسکتا ہے۔ تمام صحابہ بالا جماع خبر واحد کی طرف رجوع کرتے تھے، اس پر ہم نے ایک جزو (کتابچہ) مرتب کیا ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(أحكام القرآن: 73/2)

❁ نیز لکھتے ہیں:

قَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسِلُ كُتُبَهٗ مَعَ الْوَاحِدِ، وَيَأْمُرُ الْوَاحِدَ أَيْضًا بِتَبْلِيغِ كَلَامِهٖ، وَيَبْعَثُ الْأُمَرَاءَ إِلَى الْبِلَادِ وَعَلَى السَّرَايَا؛ وَذٰلِكَ لِأَنَّ الْأَمْرَ لَوْ وَقَفَ فِيهَا عَلَى التَّوَاتُرِ لَمَا حَصَلَ عِلْمٌ، وَلَا تَمَّ حُكْمٌ.

''نبی کریم ﷺ اپنے خطوط ایک شخص کو دے کر ہی بھیجتے تھے اور ایک شخص ہی اپنے کلام کی تبلیغ کا حکم فرماتے۔ امرا کو علاقے کی طرف اور جنگی مہم پر مقرر کرتے۔ وہ اس لیے کہ اگر اس مسئلہ میں متواتر پر ہی اعتماد کیا جاتا، تو علم کا حصول ممکن نہ تھا اور نہ ہی احکام کی تکمیل ہو پاتی۔''

(أحكام القرآن: 607/2)

❁ علامہ ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ (۶۲۰ھ) لکھتے ہیں:

اَلْإِيمَانُ بِكُلِّ مَا أَخْبَرَ بِهِ الرَّسُولُ وَيَجِبُ الْإِيمَانُ بِكُلِّ مَا أَخْبَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَحَّ بِهِ النَّقْلُ عَنْهُ فِيمَا شَاهَدْنَاهُ، أَوْ غَابَ عَنَّا، نَعْلَمُ أَنَّهٗ حَقٌّ، وَصِدْقٌ، وَسَوَاءٌ فِي ذٰلِكَ مَا عَقَلْنَاهُ وَجَهِلْنَاهُ، وَلَمْ نَطَّلِعْ عَلٰى حَقِيقَةِ مَعْنَاهُ، مِثْلُ حَدِيثِ الْإِسْرَاءِ وَالْمِعْرَاجِ وَكَانَ يَقْظَةً لَّا مَنَامًا فَإِنَّ قُرَيْشًا أَنْكَرَتْهُ وَأَكْبَرَتْهُ، وَلَمْ تُنْكِرِ الْمَنَامَاتِ، وَمِنْ ذٰلِكَ أَنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَمَّا جَاءَ إِلٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَقْبِضَ رُوحَهٗ لَطَمَهٗ فَفَقَأَ عَيْنَهٗ فَرَجَعَ إِلٰى رَبِّهٖ فَرَدَّ عَلَيْهِ عَيْنَهٗ، وَمِنْ ذٰلِكَ أَشْرَاطُ السَّاعَةِ، مِثْلُ خُرُوجِ الدَّجَّالِ وَنُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقْتُلُهٗ، وَخُرُوجُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ، وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَأَشْبَاهُ ذٰلِكَ مِمَّا صَحَّ بِهِ النَّقْلُ.

”رسول اللہ ﷺ نے جس چیز کی بھی خبر دی ہے، اس پر ایمان لانا واجب ہے، (اگر) اس روایت کی نقل صحیح ہو۔ ہم نے اس کا آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہو یا وہ چیز ہم سے اوجھل ہو۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ حق اور سچ ہے۔ وہ بات ہماری عقل میں آئے یا نہ آئے یا ہم اس کے حقیقی معنی سے آشنا نہ ہو سکیں۔ مثلاً اسرا اور معراج کی حدیث۔ معراج جاگتے ہوئے ہوئی، نہ کہ خواب میں، کیونکہ قریش نے اس واقعہ معراج کا انکار کیا اور اسے بہت بڑی بات خیال کیا، جبکہ قریش خوابوں کے منکر نہیں تھے۔ اسی طرح (اس حدیث کا بھی انکار کیا کہ) جب ملک الموت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے پاس روح قبض کرنے آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اسے تھپڑ مارا اور آنکھ پھوڑ دی۔ فرشتہ اللہ تعالیٰ کے پاس آیا تو اللہ نے آنکھ کو صحیح کر دیا۔ اسی طرح قیامت کی نشانیاں مثلاً؛ دجال کا خروج اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا نزول اور ان کا دجال کو قتل کرنا، یاجوج وماجوج اور دابۃ الارض کا خروج، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور اسی طرح کی دیگر صحیح احادیث۔“

(لِمعة الاعتقاد، ص 28)

✿ حافظ مزی رحمہ اللہ (۷۴۲ھ) لکھتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نَقْبَلُ خَبَرَ الْوَاحِدِ وَنَسْتَعْمِلُهُ، تَلَقَّاهُ الْعَمَلُ أَوْ لَمْ يَتَلَقَّهُ، وَهُوَ مَذْهَبُ أَهْلِ الْحَدِيثِ .

''ہم خبر واحد کو قبول کرتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں، اس پر عملی تواتر ہو یا نہ ہو۔ محدثین کا مذہب یہی ہے۔''(تهذيب الكمال :37/1)

❀ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

نَحْنُ نَشْهَدُ بِاللّٰهِ وَلِلّٰهِ شَهَادَةً عَلَى الْبَتِّ وَالْقَطْعِ ...... وَمِنْ هٰذَا إِخْبَارُ الصَّحَابَةِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا فَإِنَّهُمْ كَانُوا يَجْزِمُونَ بِمَا يُحَدِّثُ بِهِ أَحَدُهُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ لِمَنْ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرُكَ خَبَرُ وَاحِدٍ لَا يُفِيدُ الْعِلْمَ حَتّٰى يَتَوَافَرَ، وَتَوَقَّفَ مَنْ تَوَقَّفَ مِنْهُمْ حَتّٰى عَضَّدَهُ آخَرُ مِنْهُمْ لَا يَدُلُّ عَلٰى رَدِّ خَبَرِ الْوَاحِدِ عَنْ كَوْنِهِ خَبَرَ وَاحِدٍ، وَإِنَّمَا كَانَ يَسْتَثْبِتُ أَحْيَانًا نَادِرَةً جِدًّا إِذَا اسْتَخْبَرَ .وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ وَلَا أَهْلِ الْإِسْلَامِ بَعْدَهُمْ يَشُكُّونَ فِيمَا يُخْبِرُ بِهِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عُمَرُ وَلَا عُثْمَانُ وَلَا عَلِيٌّ وَلَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَأَبُو ذَرٍّ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَأَمْثَالُهُمْ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الصَّحَابَةِ، بَلْ كَانُوا لَا يَشُكُّونَ فِي خَبَرِ أَبِي هُرَيْرَةَ مَعَ تَفَرُّدِهٖ بِكَثِيرٍ مِّنَ الْحَدِيثِ، وَلَمْ يَقُلْ لَهٗ أَحَدٌ مِّنْهُمْ يَوْمًا وَاحِدًا مِنَ الدَّهْرِ : خَبَرُكَ خَبَرٌ وَاحِدٌ لَا يُفِيدُ الْعِلْمَ.

''ہم اللہ کی پختہ قسم کے ساتھ گواہی دیتے ہیں:......اسی طرح صحابہ کرام کا ایک دوسرے کو (حدیث کی) خبر دینا کہ کوئی صحابی اگر حدیث بیان کرتا، تو صحابہ کرام اسے بالجزم قبول کرتے تھے اور کوئی صحابی حدیث بیان کرنے والے صحابی سے یہ نہیں کہتا تھا کہ تمہاری حدیث خبر واحد ہے، یہ تب تک علم (یقینی) کا فائدہ نہیں دی گی، جب تک یہ متواتر نہ ہو جائے۔ صحابہ کرام میں سے جس نے اکیلے صحابی روایت میں توقف کیا، وہ صرف اس لیے کیا تا کہ اس کو کسی اور صحابی کی تائید بھی ہو جائے۔ ان کا توقف خبر واحد کو رد کرنے پر دلالت نہیں کرتا، یہ تو بسا اوقات صرف انتہائی احتیاط کی وجہ سے تھا۔ کسی صحابی یا بعد کے مسلمان نے کبھی میں اس حدیث میں شک نہیں کیا، جس کی خبر انہیں ابو بکر صدیق، عمر، عثمان، علی، عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب، ابو ذر، معاذ بن جبل، عبادہ بن صامت، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم یا دیگر صحابہ نے دی ہو۔ بلکہ وہ تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی شک نہیں کرتے تھے، باوجود اس کے کہ وہ بہت سے روایات میں متفرد تھے، انہیں کسی صحابی نے کبھی بھی یہ نہیں کہا کہ آپ کی حدیث خبر واحد ہے، علم (یقینی) کا فائدہ نہیں دیتی۔''

(مختصر الصّواعق المُرسلة، ص 552)

❀ نیز فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا الَّذِي اعْتَمَدَهٗ نُفَاةُ الْعِلْمِ عَنْ أَخْبَارِ رَسُولِ اللّٰهِ خَرَقُوا بِهٖ إِجْمَاعَ الصَّحَابَةِ الْمَعْلُومَ بِالضَّرُورَةِ بِإِجْمَاعِ التَّابِعِينَ وَإِجْمَاعِ أَئِمَّةِ الْإِسْلَامِ، وَوَافَقُوا بِهِ الْمُعْتَزِلَةَ وَالْجَهْمِيَّةَ وَالرَّافِضَةَ وَالْخَوَارِجَ الَّذِينَ انْتَهَكُوا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ، وَتَبِعَهُمْ بَعْضُ الْأُصُولِيِّينَ وَالْفُقَهَاءِ، وَإِلَّا فَلَا يُعْرَفُ لَهُمْ سَلَفٌ مِّنَ الْأَئِمَّةِ بِذٰلِكَ بَلْ صَرَّحَ الْأَئِمَّةُ بِخِلَافِ قَوْلِهِمْ .

''وہ لوگ جن کا نظریہ ہے کہ اخبار رسول علم کا فائدہ نہیں دیتی ہیں، انہوں نے یہ نظریہ صحابہ کے اجماع، تابعین اور ائمہ اسلام کے اجماع کے مقابلے میں گھڑ لیا ہے، یہ لوگ اس سلسلے میں معتزلہ، جہمیہ، روافض اور خوارج کے ہمنوا ہوئے ہیں، جنہوں نے اس حرمت کی پامالی کی ہے، پھر بعض اصولیوں اور فقہاء نے ان سے یہ نظریہ اخذ کر لیا ہے، سلف میں مگر ان کا کوئی ہمنوا نہیں ملتا، اس کے مخالف اقوال البتہ موجود ہیں۔'' (مختصر الصّواعق المُرسلة، ص 553)

✿ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) لکھتے ہیں:

خَبَرُ الْوَاحِدِ إِذَا تَلَقَّتْهُ الْأُمَّةُ بِالْقَبُولِ، عَمَلًا بِهٖ وَتَصْدِيقًا لَهٗ : يُفِيدُ الْعِلْمَ الْيَقِينِيَّ عِنْدَ جَمَاهِيرِ الْأُمَّةِ، وَهُوَ أَحَدُ قِسْمَيِ الْمُتَوَاتِرِ، وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ سَلَفِ الْأُمَّةِ فِي ذٰلِكَ نِزَاعٌ .

''خبر واحد کو امت کی طرف عملی اور تصدیقی طور پر تلقی بالقبول حاصل ہو تو جمہور اہل علم کے نزدیک وہ علم یقینی کا فائدہ دیتی ہے۔ یہ بھی متواتر کی دو قسموں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ایک ہے۔سلف امت میں اس بارے کوئی اختلاف نہیں۔‘‘

(شرح العقيدة الطّحاوية، ص 355)

تنبیہ: خطیب ابوبکر بغدادی رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) لکھتے ہیں:

لَا يُقْبَلُ خَبَرُ الْوَاحِدِ فِي مُنَافَاةِ حُكْمِ الْعَقْلِ وَحُكْمِ الْقُرْآنِ الثَّابِتِ الْمُحْكَمِ، وَالسُّنَّةِ الْمَعْلُومَةِ، وَالْفِعْلِ الْجَارِي مَجْرَى السُّنَّةِ، وَكُلِّ دَلِيلٍ مَقْطُوعٍ بِهِ، وَإِنَّمَا يُقْبَلُ بِهِ فِيمَا لَا يُقْطَعُ بِهِ .

’’خبر واحد اگر عقل، قرآن کی محکم آیت، سنت معلومہ، عمل متواتر اور کسی بھی قطعی دلیل کے معارض ہو تو اسے قبول نہیں کیا جائے گا، بلکہ صرف اس وقت قبول کیا جائے گا، جب وہ قطعی الثبوت (عقائد وغیرہ) کے بارے نہ ہو۔‘‘

(الكِفاية في علم الرِّواية، ص 432)

❀ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) لکھتے ہیں:

أَلَا تَرٰى أَنَّهٗ لَوِ اجْتَمَعَ خَلْقٌ مِّنَ الثِّقَاتِ فَأَخْبَرُوا أَنَّ الْجَمَلَ قَدْ دَخَلَ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ لَمَا نَفَعَنَا ثِقَتُهُمْ وَلَا أَثَّرَتْ فِي خَبَرِهِمْ، لِأَنَّهُمْ أَخْبَرُوا بِمُسْتَحِيلٍ، فَكُلُّ حَدِيثٍ رَأَيْتَهٗ يُخَالِفُ الْمَعْقُولَ، أَوْ يُنَاقِضُ الْأُصُولَ، فَاعْلَمْ أَنَّهٗ مَوْضُوعٌ فَلَا تَتَكَلَّفْ اعْتِبَارَهٗ .

’’کیا آپ دیکھتے نہیں کہ اگر ثقہ راویوں کی ایک بڑی جماعت یہ خبر دے کہ اونٹ سوئی کے سوراخ میں داخل ہو گیا، تو ان راویوں کا ثقہ ہونا مفید نہ ہوگا اور نہ ہی اس خبر (کے رد کرنے) میں مانع ہوگا، کیونکہ ان رواۃ نے ایک محال چیز کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خبر دی ہے، لہٰذا ہر وہ حدیث، جو آپ کی نظر میں عقل یا اصول کے مخالف ہے، تو جان لیجئے کہ وہ موضوع ہے، اس کے شواہد تلاش کرنے کا تکلف نہ کیجئے۔‘‘

(الموضوعات: 106/1)

❁ علامہ عبدالقاہر بغدادی رحمہ اللہ (۴۲۹ھ) لکھتے ہیں:

أَمَّا أَخْبَارُ الْآحَادِ فَمَتٰى صَحَّ إِسْنَادُهَا وَكَانَتْ مَتُونُهَا غَيْرَ مُسْتَحِيلَةٍ فِي الْعَقْلِ كَانَتْ مُوجِبَةً لِّلْعَمَلِ بِهَا دُونَ الْعِلْمِ وَكَانَتْ بِمَنْزِلَةِ شَهَادَةِ الْعُدُولِ عِنْدَ الْحَاكِمِ فِي أَنَّهُ يَلْزَمُهُ الْحُكْمُ بِهَا فِي الظَّاهِرِ وَإِنْ لَّمْ يَعْلَمْ صِدْقَهُمْ فِي الشَّهَادَةِ، وَبِهٰذَا النَّوْعِ مِنَ الْخَبَرِ أَثْبَتَ الْفُقَهَاءُ أَكْثَرَ فُرُوعِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ فِي الْعِبَادَاتِ وَالْمُعَامَلَاتِ وَسَائِرِ أَبْوَابِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَضَلَّلُوا مَنْ أَسْقَطَ وُجُوبَ الْعَمَلِ بِأَخْبَارِ الْآحَادِ فِي الْجُمْلَةِ مِنَ الرَّافِضَةِ وَالْخَوَارِجِ وَسَائِرِ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ.

’’اخبار آحاد کی جب سندیں صحیح ہوں اور ان کے متون کو عقل محال نہ سمجھے، تو ان پر عمل کرنا واجب ہے، لیکن یہ علم (یقینی) کا فائدہ نہیں دیتی۔ یہ گواہی کی طرح ہو گئیں، جو گواہی حاکم کے سامنے کوئی عادل آدمی دیتا ہے کہ حاکم کے لیے ظاہر کے دیکھتے ہوئے اس کے مطابق فیصلہ دینا ضروری ہو جاتا ہے، اگرچہ وہ اسے گواہی میں سچا نہ سمجھے۔ فقہا نے عبادات، معاملات اور حلال و حرام کے شرعی احکام کے اکثر فروعی مسائل حدیث کی اسی قسم سے ثابت کیے ہیں۔ روافض، خوارج اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تمام اہل بدعت اخبار آحاد کو کلی طور پر نا قابل عمل قرار دے کر گمراہ ہو گئے ہیں۔‘‘

(الفَرق بین الفِرَق، ص 312-313)

خطیب بغدادی رحمہ اللہ اور حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ کی بات ذرا تفصیل طلب ہے، کیونکہ اس سے آگے سوال اور بھی ہیں، مثلاً: یہ سوال کہ کیا ہر وہ بات جو عقل کے خلاف نظر آئے ٹھکرا دی جائے گی؟ یا جو مجھے لگے کہ قرآن کے خلاف ہے، رد ہو گی؟ بھلے اس کو صحابہ و تابعین و ائمہ محدثین قرآن کے خلاف نہ سمجھتے ہوں؟

کیا سلف میں خارق عادت امور کو ٹھکرانے کی روش رہی تھی؟ تو جواب یہ ہے کہ ہرگز نہیں، بلکہ خود مذکورہ دو بزرگوں نے کرامات نقل کی ہیں، ان پر اعتماد کیا ہے، معجزوں کو تسلیم کیا ہے، حالاں کہ معجزے اور کرامات عقل سے ماورا چیزیں ہوتی ہیں۔

زمانہ موجود کی بہت ساری عقول اور سائنس دان تک جادو کا انکار کرتے ہیں، ان کا ماننا ہے کہ جن وغیرہ کا وجود بالکل بھی نہیں ہوتا، نہ جادو کی کوئی حقیقت ہے، قرآن مگر جنوں کے نام پر ایک سورت لاتا ہے، جادو کا اقرار کرتا ہے، وہ بتاتا ہے کہ خدا کے پیمبروں کو بھی جادوگروں سے سامنا ہوتا رہا۔

تو اب کیا کیجئے؟ کیا مان لیجئے کہ ہزاروں لوگ بھی معقول کے خلاف بات بیان کر رہے، لہٰذا قرآن کے اس حصے کو محرف تسلیم کیا جائے یا ٹھکرا دیا جائے؟

✿ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ وُجُوبَ تَصْدِيقِ كُلِّ مُسْلِمٍ بِمَا أَخْبَرَ اللّٰهُ بِهٖ وَرَسُولُهٗ مِنْ صِفَاتِهٖ لَيْسَ مَوْقُوفًا عَلٰى أَنْ يَّقُومَ عَلَيْهِ دَلِيلٌ عَقْلِيٌّ عَلٰى تِلْكَ الصِّفَةِ بِعَيْنِهَا فَإِنَّهٗ مِمَّا يُعْلَمُ بِالْاِضْطِرَارِ مِنْ دِيْنِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْإِسْلَامِ أَنَّ الرَّسُولَ إِذَا أَخْبَرَنَا بِشَيْءٍ مِّنْ صِفَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَجَبَ عَلَيْنَا التَّصْدِيقُ بِهٖ وَإِنْ لَّمْ نَعْلَمْ ثُبُوتَهٗ بِعُقُولِنَا وَمَنْ لَّمْ يُقِرَّ بِمَا جَاءَ بِهِ الرَّسُولُ حَتّٰى يَعْلَمَهٗ بِعَقْلِهٖ فَقَدْ أَشْبَهَ الَّذِينَ قَالَ اللّٰهُ عَنْهُمْ: ﴿قَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ، اللّٰهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ﴾ وَمَنْ سَلَكَ هٰذَا السَّبِيلَ فَهُوَ فِي الْحَقِيقَةِ لَيْسَ مُؤْمِنًا بِالرَّسُولِ وَلَا مُتَلَقِّيًا عَنْهُ الْأَخْبَارَ بِشَأْنِ الرُّبُوبِيَّةِ وَلَا فَرْقَ عِنْدَهٗ بَيْنَ أَنْ يُخْبِرَ الرَّسُولَ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ أَوْ لَمْ يُخْبِرْ بِهٖ فَإِنَّ مَا أَخْبَرَ بِهٖ إِذَا لَمْ يَعْلَمْهُ بِعَقْلِهٖ لَا يُصَدِّقُ بِهٖ بَلْ يَتَأَوَّلُهٗ أَوْ يُفَوِّضُهٗ وَمَا لَمْ يُخْبِرْ بِهٖ إِنْ عَلِمَهٗ بِعَقْلِهٖ آمَنَ بِهٖ، وَإِلَّا فَلَا فَرْقَ عِنْدَ مَنْ سَلَكَ هٰذَا السَّبِيلَ بَيْنَ وُجُودِ الرَّسُولِ وَإِخْبَارِهٖ وَبَيْنَ عَدَمِ الرَّسُولِ وَعَدَمِ إِخْبَارِهٖ، وَكَانَ مَا يَذْكُرُهٗ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْحَدِيثِ وَالْإِجْمَاعِ فِي هٰذَا الْبَابِ عَدِيمَ الْأَثَرِ عِنْدَهٗ وَهٰذَا قَدْ صَرَّحَ بِهٖ أَئِمَّةُ هٰذَا الطَّرِيقِ.

”صفات باری تعالیٰ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی خبر پر مسلمان کی تصدیق کرنے کا وجوب عقل پر موقوف نہیں ہے کہ عقل اس صفت کی حقیقت پر دلالت کرے۔ کیونکہ یہ دین کا بنیادی اصول ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب ہمیں اللہ کی کسی صفت کے متعلق خبر دیں تو ہمارے لیے اس پر ایمان لانا واجب ہے، اگرچہ ہماری عقل اسے قبول نہ کرے۔ جو عقل کے قبول کرنے تک رسول

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ کی بات کی تصدیق نہ کرے، وہ ان لوگوں جیسا ہے، جن کے بارے اللہ کا فرمان ہے: ﴿قَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ، اللّٰهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ﴾ ''کفار نے کہا: ہم تب تک ایمان نہیں لائیں گے، جب تک ہمیں بھی وہ کچھ دے دیا جائے، جو رسولوں کو دیا گیا ہے۔ (حالانکہ) اللہ ہی جانتا ہے کہ اس نے رسالت کسے سونپنی ہے۔'' جو اس ڈگر پر چلتا، وہ درحقیقت نہ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لاتا ہے اور نہ ہی آپ ﷺ کی رب تعالیٰ کے بارے بیان کردہ احادیث کو لیتا ہے۔ اس کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کسی بات کی خبر دیں یا نہ دیں، کوئی فرق نہیں پڑتا، کیونکہ نبی کریم ﷺ کی بتائی ہوئی بات اگر اس کی عقل میں نہ آئے، تو وہ اس کی تصدیق نہیں کرتا، بلکہ اس کی تاویل کرتا ہے یا تفویض سے کام لیتا ہے اور جس چیز کی خبر رسول اللہ ﷺ نے نہ دی ہو، لیکن اس کی عقل میں آ گئی ہو، تو اس پر ایمان لاتا ہے۔ ایسے شخص کے نزدیک رسول اللہ ﷺ اور آپ کی احایدث کا ہونا یا نہ ہونا برابر ہے، اس بارے میں قرآن، حدیث یا اجماع کے دلائل کوئی اثر نہیں رکھتے۔ اس رستے کے راہبروں نے اس بات کی صراحت بھی کر رکھی ہے۔'' (شرح العقيدة الأصفهانية، ص 44)

تو ظاہر ہے کہ ان بزرگوں نے عقل انفرادی کو ہرگز مراد نہیں لیا، بلکہ اجتماعی شعور مراد لیا ہے، اور اس چیز کو ایک قرینہ کے طور پر بیان کیا ہے کہ صحیح روایت عقل کے اجتماعی اصولوں پر پوری اترتی ہے، اس کے خلاف ہو ہی نہیں سکتی، وہ حدیث جس کی سند صحیح ہو، ائمہ علل کی چھلنی سے صحیح سلامت گزر کر آ جائے، وہ نہ تو قرآن کے مخالف ہوتی ہے، نہ حدیث کے اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نہ عقل صحیح کے مخالف ہوتی ہے۔

یا پھر نقل کے باب میں عقل کا استعمال، یعنی اگر ایک راوی کسی ایسے شخص سے بیان کر رہا ہو، جس سے اس کی ملاقات ہی نہیں، یا ایسے راوی سے بیان کر رہا ہے، جس سے ملاقات محال ہے تو عقل کا کلی اصول ہے کہ وہ روایت قبول نہیں کی جائے گی، بیان کرنے والا بھلے ثقہ ہی کیوں نہ ہو، لیکن جب ثقہ راوی ثقہ سے بیان کر رہا ہو، ان میں کوئی مخفی علت بھی نہ ہو، تدلیس نہ ہو، ائمہ علل نے اس کو قبول کیا ہو، تو پھر ایسی روایت کو عقل کے ترازو پر تول کر یا قرآن واجماع وغیرہ کے مخالف کہہ کر ٹھکرایا نہیں جا سکتا۔

چلتے چلتے ایک اور بات بھی بیان کرتا چلوں کہ بعض فقہاء کے نزدیک خبر واحد گو کہ علم کا فائدہ نہیں دیتی، اس پر عمل مگر فرض ہے، لیکن ان کے قول کا ابتدائی حصہ کہ خبر واحد علم کا فائدہ نہیں دیتی، قابل مواخذہ ہے۔

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

إِنْ قِيلَ : أَمَّا الْجَزْمُ بِصِدْقِهِ فَلَا يُمْكِنُ مِنْهُمْ، وَأَمَّا الْعَمَلُ بِهِ وَهُوَ الْوَاجِبُ عَلَيْهِمْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ صَحِيحًا فِي الْبَاطِنِ، وَهٰذَا سُؤَالُ ابْنِ الْبَاقِلَّانِيِّ .

قُلْنَا : أَمَّا الْجَزْمُ بِصِدْقِهِ فَإِنَّهُ قَدْ يَحْتَفِي بِهِ مِنَ الْقَرَائِنِ مَا يُوجِبُ الْعِلْمَ، إِذِ الْقَرَائِنُ الْمُجَرَّدَةُ قَدْ تُفِيدُ الْعِلْمَ بِمَضْمُونِهَا، فَكَيْفَ إِذَا احْتَفَتْ بِالْخَبَرِ، وَالْمُنَازِعُ بَنٰى عَلٰى هٰذَا أَصْلَهُ الْوَاهِي أَنَّ الْعِلْمَ بِمُجَرَّدِ الْأَخْبَارِ لَا يَحْصُلُ إِلَّا مِنْ جِهَةِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْعَدَدِ، فَلَزِمَهُ أَنْ يَقُولَ مَا دُونَ الْعَدَدِ لَا يُفِيدُ أَصْلًا، وَهٰذَا غَلَطٌ خَالَفَهُ فِيهِ حُذَّاقُ أَتْبَاعِهِ، وَأَمَّا الْعَمَلُ بِهِ فَلَوْ جَازَ أَنْ يَكُونَ فِي الْبَاطِنِ كَذِبًا وَقَدْ وَجَبَ عَلَيْنَا الْعَمَلُ بِهِ لَانْعَقَدَ الْإِجْمَاعُ عَلٰى مَا هُوَ كَذِبٌ وَخَطَأٌ فِي نَفْسِ الْأَمْرِ، وَهٰذَا بَاطِلٌ، فَإِذَا كَانَ تَلَقِّي الْأُمَّةِ لَهُ يَدُلُّ عَلٰى صِدْقِهِ لِأَنَّهُ إِجْمَاعٌ مِّنْهُمْ عَلٰى أَنَّهُ صِدْقٌ مَّقْبُولٌ فَإِجْمَاعُ السَّلَفِ وَالصَّحَابَةِ أَوْلٰى أَنْ يَدُلَّ عَلٰى صِدْقِهِ، فَإِنَّهُ لَا يُمْكِنُ أَحَدٌ أَنْ يَدَّعِيَ إِجْمَاعَ الْأُمَّةِ إِلَّا فِيمَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ سَلَفُهَا مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ، وَأَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَدِ انْتَشَرَتِ انْتِشَارًا لَا تُضْبَطُ أَقْوَالُ جَمِيعِهَا.

”علامہ باقلانی کہتے ہیں کہ خبر واحد کی تصدیق بالجزم ممکن نہیں، لیکن اس پر عمل کرنا واجب ہے، بھلے وہ حقیقت میں صحیح نہ بھی ہو۔

اس کا جواب یہ ہیکہ خبر کے ساتھ جب قرائن کی تائید ہو جائے، تو وہ علم کا فائدہ دیتی ہے، کیونکہ بسا اوقات اگر خبر نہ بھی ہو، تب بھی صرف قرائن ہی علم کا فائدہ دے جاتے ہیں، تو جب وہ خبر سے مل جائیں گے، یقیناً علم کا فائدہ دیں گے، اصل میں خرابی ایک واہیات قاعدے سے پیدا ہوئی ہے اور وہ یہ کہ لوگوں نے سمجھ لیا کہ جب بہت سارے لوگ بیان کریں، بات تب ہی معتبر ہوگی، حالانکہ یہ غلط بات ہے، اہل فہم اس کا انکار کرتے ہیں۔ دیکھئے ایک چیز کو باطن میں اگر غلط مان لیجئے تو ماننا پڑے گا کہ اس کذب اور خطا پر اجماع ہو گیا ہے،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور یہ بات نفس الامر میں غلط ہے۔ جب امت ایک خبر کو تلقی بالقبول کا درجہ دے دیتی ہے تو وہ اس کی سچائی پر دلالت ہوتی ہے، کیوں کہ امت کا اجماع جھوٹ پر نہیں ہو سکتا، اور یہ سلف صحابہ کا اجماع تو اس باب میں اولی ہے کہ اس کو سچ سمجھا جائے۔ کیوں کہ ایسا تو ممکن نہیں ہے کہ صحابہ اور سلف کے سوا کسی بات پر اجماع کا دعوی کیا جا سکے، کیوں کہ ان کے بعد تو امت میں اتنا انتشار پیدا ہو گیا تھا کہ اقوال کو منضبط کرنا ممکن ہی نہ رہا تھا۔"

(مختصر الصّواعق المُرسلة لابن القيم، ص 560)

تنبیہ بلیغ:

❀ سیدنا ابو موسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ کے متعلق ہے:

اسْتَأْذَنَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ، وَكَأَنَّهٗ كَانَ مَشْغُولًا، فَرَجَعَ أَبُو مُوسٰى، فَفَرَغَ عُمَرُ، فَقَالَ : أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوا لَهٗ، قِيلَ : قَدْ رَجَعَ، فَدَعَاهُ فَقَالَ : كُنَّا نُؤْمَرُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ : تَأْتِينِي عَلٰى ذٰلِكَ بِالْبَيِّنَةِ، فَانْطَلَقَ إِلٰى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ، فَسَأَلَهُمْ، فَقَالُوا : لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، فَذَهَبَ بِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، فَقَالَ عُمَرُ : أَخَفِيَ هٰذَا عَلَيَّ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ يَعْنِي الْخُرُوجَ إِلٰى تِجَارَةٍ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”انہوں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے (سلام کہہ کر) اجازت مانگی، لیکن (سلام کے جواب کی صورت میں) اجازت نہ ملی، شاید عمر رضی اللہ عنہ مصروف ہوں، پھر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ واپس آ گئے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ غصہ ہوئے اور کہا: کیا میں نے عبد اللہ بن قیس کو اجازت مانگتے ہوئے نہیں سنا، کہا گیا: وہ واپس چلے گئے ہیں، تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا، تو انہوں نے جواب دیا: ہمیں (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) یہی حکم دیا جاتا تھا۔

(صحيح البخاري : 2062، صحيح مسلم : 2154)

اس روایت سے یہ شبہ ہوسکتا ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خبر واحد کو حجت نہیں مانتے تھے، یہ بات مگر درست نہیں ہے، کیونکہ سیدنا عمر کا مقصد احتیاط اور تثبت تھا، جیسا کہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بھی یہ حدیث سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کی اور کہا: ابن خطاب! آپ اصحاب رسول کے لیے عذاب نہ بنیں۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ، إِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَثَبَّتَ .

”سبحان اللہ! میں نے حدیث سن کر صرف اس کی مزید تائید حاصل کرنا چاہی ہے۔“

(صحيح مسلم : 2154)

یہ اسی قبیل سے ہے، جس قبیل سے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا بیان کہ اللہ کریم میں صرف مزید اطمینان چاہتا ہوں، مانتا تو ہوں ہی۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کوئی صحیح حدیث قرآن کے مخالف نہیں (قسط ①)

انکارِ حدیث دراصل انکارِ قرآن ہے، قرآن کی آڑ میں احادیث کو ٹھکرایا جاتا ہے۔

❀ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ ـأَوْ حَنَاجِرَهُمْ- يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ .

”وہ قرآن پڑھیں گے، لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے یوں نکل جائیں گے، جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔“

(صحيح البخاري : ٦٩٣١)

یہ حدیث خوارج کا حال بتاتی ہے کہ وہ فہمِ دین سے نا آشنا ہوں گے، اسی وجہ سے خوارج قرآن وحدیث کی توہین اور مسلمانوں کی تکفیر کے مرتکب ہوئے۔

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

رَدُّ الرِّوَايَاتِ الصَّحِيحَةِ وَالطَّعْنُ فِي أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ الضَّابِطِينَ مَعَ إِمْكَانِ تَوْجِيهِ مَا رَوَوْا مِنَ الْأُمُورِ الَّتِي أَقْدَمَ عَلَيْهَا كَثِيرٌ مِنْ غَيْرِ أَهْلِ الْحَدِيث وَقد يَقْضِي قُصُورَ فَهْمِ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ وَمِنْ ثَمَّ قَالَ الْكِرْمَانِيُّ : لَا حَاجَةَ لِتَخْطِئَةِ الرُّوَاةِ الثِّقَاةِ .

”بہت سے غیر اہلِ حدیث لوگوں نے احادیثِ صحیحہ اور روایاتِ ثابتہ کا انکار

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے، ائمہ حدیث پر طعن کیا ہے، یہ اقدام ان کے ناقص العقل وقاصر الفہم ہونے پر دلیل ہے، اسی وجہ سے علامہ کرمانی (شارحِ بخاری) نے کہا ہے کہ ثقہ راویوں کی طرف خوامخواہ غلطی کی نسبت کرنے کی ضرورت نہیں (بلکہ ان کی روایتوں میں جمع وتوفیق اور تطبیق دینا ضروری ہے)۔“

(فتح الباري : ٤٠١/١٣)

صحیح حدیث قرآن کے موافق ہے، مخالف نہیں، قرآن اور حدیث دونوں وحی ہیں، وحی حق ہے، حق حق کے معارض نہیں ہوسکتا، ایک حق کو دوسرے حق پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔ مسلمانوں کا شیوہ یہ ہے جو بھی قرآن و حدیث کی صورت میں محمد ﷺ نے انہیں دیا ہے، اسے دل وجان سے حق تسلیم کرتے اور اس پر ایمان لاتے ہیں۔

❀ زہری رحمہ اللہ (۱۲۵ھ) فرماتے ہیں:

عَلَى اللّٰهِ الْبَيَانُ وَعَلَى الرَّسُولِ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا التَّسْلِيمُ .

”اللہ نے بیان کیا، رسول ﷺ نے پہنچایا، ہم پر لازم ہے کہ ہم سر تسلیم خم کریں۔“

(الزُّهد لابن أبي عاصم : ٧١، حِلية الأولياء لأبي نُعيم : ٣٦٩/٣، عقيدة السّلف أصحاب الحديث لأبي إسماعيل الصّابوني، واللّفظ لهٗ، تغليق التّعليق لابن حجر : ٣٦٥/٥، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

يُحَذِّرُ بِذٰلِكَ مُخَالَفَةَ السُّنَنِ الَّتِي سَنَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَيْسَ لَهٗ فِي الْقُرْآنِ ذِكْرٌ عَلٰى مَا ذَهَبَتْ إِلَيْهِ الْخَوَارِجُ وَالرَّوَافِضُ فَإِنَّهُمْ تَعَلَّقُوا بِظَاهِرِ الْقُرْآنِ وَتَرَكُوا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

السُّنَنَ الَّتِي قَدْ ضَمِنَتْ بَيَانَ الْكِتَابِ فَتَحَيَّرُوا وَضَلُّوا .

”جن سنتوں کا ذکر قرآن کریم میں نہیں، ان کی مخالفت سے بھی اجتناب کیا جائے، خوارج اور روافض نے صرف قرآن کے ظاہر کو لیا ہے اور ان احادیث کو چھوڑ دیا ہے، جو قرآن کی توضیح وتشریح پر مشتمل ہیں، اس لیے وہ پریشان اور گمراہ ہو گئے۔“

(مَعالم السّنن : ٢٩٨/٤)

❁ اوزاعی رحمہ اللہ نے بقیہ بن ولید رحمہ اللہ سے پوچھا: جو لوگ حدیث سے بغض رکھتے ہیں، ان کے متعلق کیا خیال ہے؟ کہا: وہ برے لوگ ہیں، تو اوزاعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

لَيْسَ مِنْ صَاحِبِ بِدْعَةٍ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِلَافِ بِدْعَتِهِ بِحَدِيثٍ إِلَّا أَبْغَضَ الْحَدِيثَ .

”جس بدعتی کو بھی آپ اس کی بدعت کے خلاف حدیث سنائیں گے، تو وہ اس حدیث کو ہی برا سمجھے گا۔“

(شرف أصحاب الحديث للخطيب : ١٥٠، الحُجّة لأبي القاسم الأصبهاني : ٢٠٧/١، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام آجری رحمہ اللہ (٣٦٠) فرماتے ہیں:

يَنْبَغِي لِأَهْلِ الْعِلْمِ وَالْعَقْلِ إِذَا سَمِعُوا قَائِلًا يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ قَدْ ثَبَتَ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ، فَعَارَضَ إِنْسَانٌ جَاهِلٌ فَقَالَ : لَا أَقْبَلُ إِلَّا مَا كَانَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى، قِيلَ لَهٗ : أَنْتَ رَجُلُ سُوءٍ، وَأَنْتَ مِمَّنْ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

يُحَذِّرُنَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَذَّرَ مِنْكَ الْعُلَمَاءُ .

”کسی سے حدیث بیان کی جائے اور وہ کہے کہ میں صرف قرآن کو مانتا ہوں، تو اسے برا کہنا چاہیے، یہ اہل علم وعقل کی ذمہ داری ہے۔ اسے کہیں کہ تیرے جیسے جاہلوں سے ہمیں رسول اللہ ﷺ اور علما نے خبردار کیا ہے۔“

(الشّريعة : ٤١٠/١)

❁ امام شافعی رحمہ اللہ (۲۰۴ھ) فرماتے ہیں:

لَا تُخَالِفُ سَنَّةٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ كِتَابَ اللّٰهِ بِحَالٍ .

”کسی بھی صورت میں رسول ﷺ کی سنت قرآن کے مخالف نہیں ہو سکتی۔“

(الرّسالة، ص ٥٤٦)

❁ علامہ شاطبی رحمہ اللہ (۷۹۰ھ) فرماتے ہیں:

التَّعَارُضُ إِمَّا أَنْ يُعْتَبَرَ مِنْ جِهَةِ مَا فِي نَفْسِ الْأَمْرِ، وَإِمَّا مِنْ جِهَةِ نَظَرِ الْمُجْتَهِدِ، أَمَّا مِنْ جِهَةِ مَا فِي نَفْسِ الْأَمْرِ؛ فَغَيْرُ مُمْكِنٍ بِإِطْلَاقٍ .

”تعارض کی دو قسمیں ہیں، حقیقت میں ہو گا یا صرف مجتہد کی نظر میں ہو گا، (قرآن اور صحیح حدیث میں) حقیقی تعارض ناممکن ہے۔“

(المُوافقات : ٢٩٤/٤)

یہ قاعدہ کہ حدیث کو قرآن پر پیش کیا جائے گا، اگر قرآن کے موافق ہو، تو درست، ورنہ اسے چھوڑ دیا جائے گا، ایک مفروضہ تو ہو سکتا ہے، حقیقت میں صحیح حدیث کا قرآن کے مخالف ہونا ممکن نہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ حافظ بیہقی رحمہ اللہ (۴۵۸ھ) فرماتے ہیں:

لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ دَلَالَةٌ عَلٰى عَرْضِ الْحَدِيثِ عَلَى الْقُرْآنِ .

”قرآن میں ایسی کوئی دلیل نہیں، جس سے ثابت ہوتا ہو کہ حدیث کو قرآن پر پیش کیا جائے گا۔“

(دلائل النّبوة : ۱/۲۷)

اگر بات کسی ایک انسان یا بعض انسانوں کی عقل کو معیار ماننے کی ہے، تو گزارش ہے کہ قرآن کی بعض آیات دوسری آیات سے ٹکراتی نظر آئیں، تو کیا کیا جائے؟ کیا یہاں بھی عقل کو حاکم مان لیا جائے؟ اگر ہاں تو کس آیت کو لیا جائے گا اور کس کو چھوڑا جائے گا۔ اگر نہیں تو جو اصول قرآن کے بارے میں اپنایا جائے گا اسے حدیث پر بھی لاگو کر لیجئے گا۔

❁ سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى أَرِيكَتِهٖ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهٖ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ : لَا نَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ .

”میں کسی کو اس طرح نہ دیکھوں کہ وہ تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے ہو اور اسے میری حدیث پہنچے، تو وہ کہے کہ ہم نہیں جانتے، ہم تو صرف قرآن کا اتباع کریں گے۔“

(سنن أبي داود : ٤٦٠٥، سنن التّرمذي : ٢٦٦٣، سنن ابن ماجه : ١٣، مسند الحُميدي : ٥٥١، دَلائل النُّبُوة للبيهقي : ٦/٥٤٩، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی نے ”حسن صحیح“، نیز امام ابن حبان (۱۳) اور امام حاکم رحمہما اللہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(۱/۱۰۸، ۱۰۹) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، حافظ بغوی نے ''حسن'' قرار دیا ہے۔ (شرح السنۃ: ۱/۲۰۱)

❁ حافظ بغوی رحمہ اللہ (۵۱۶ھ) فرماتے ہیں:

فِي الْحَدِيثِ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّهٗ لَا حَاجَةَ بِالْحَدِيثِ إِلٰى أَنْ يُّعْرَضَ عَلَى الْكِتَابِ، وَأَنَّهٗ مَهْمَا ثَبَتَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ حُجَّةً بِنَفْسِهٖ .

''یہ حدیث دلالت کناں ہے کہ حدیث کو قرآن پر پیش کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں، وہ حدیث ثابت ہے، تو بذاتِ خود حجت ہے۔''

(شرح السّنّة : ۲۰۱/۱)

❁ علامہ شاطبی رحمہ اللہ (۷۹۰ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ السُّنَّةَ جَاءَ تْ مُفَسِّرَةً لِلْكِتَابِ، فَمَنْ أَخَذَ بِالْكِتَابِ مِنْ غَيْرِ مَعْرِفَةٍ بِالسُّنَّةِ زَلَّ عَنِ الْكِتَابِ كَمَا زَلَّ عَنِ السُّنَّةِ .

''حدیث قرآن کریم کی تفسیر ہے، لہٰذا جس نے حدیث کی معرفت کے بغیر قرآن کریم کو سمجھا، وہ قرآن میں بھی غلطی کھائے گا، جیسے اس نے حدیث میں غلطی کھائی ہے۔''

(الاعتصام : ۱۰۷/۱)

قرآن اور حدیث کے مابین تعارض کی مثال ملاحظہ فرمائیں۔

❁ متواتر حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُونَ فِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رُؤْيَتِهٖ ....

”آپ اپنے رب کو دیکھیں گے، جس طرح بھیڑ کے بغیر چاند دیکھتے ہیں۔“

(صحیح البخاري : ٧٤٣٤، صحیح مسلم : ٦٣٣)

❁ جب موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دیدار کی درخواست کی، تو اللہ نے فرمایا:

﴿لَنْ تَرَانِي﴾(الأعراف : ١٤٣)

”موسیٰ! تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔“

حدیث میں دیدارِ الٰہی کا ثبوت ہے اور قرآن کے ظاہر سے اس کی نفی ہو رہی ہے، اس تعارض کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ یہ حدیث ”صحیح“ نہیں، بالفرض اس کو ”صحیح“ مان لیا جائے، تو اس سے مراد ”علم“ ہے، نہ کہ دیدارِ الٰہی۔

❁ اللہ کا فرمان ہے:

﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾(النّور : ٤١)

”آپ کو علم نہیں کہ آسمان و زمین کی ہر چیز اس کی تسبیح کرتی ہے؟“

یہ حدیث متواتر ہے، اس کی صحت میں شبہ نہیں، قرآن نے جس دیدارِ الٰہی کی نفی کی ہے، اس کا تعلق دنیا سے ہے، حدیث نے جس کا اثبات کیا ہے، اس کا تعلق آخرت سے ہے، دنیا میں کوئی آنکھ اللہ کو نہیں دیکھ سکتی، البتہ آخرت میں وہ مومنوں کو اپنا دیدار کرائے گا، لہٰذا تعارض ختم ہوا، یہاں رؤیت کی تعبیر علم سے کرنا قرآن و حدیث اور صحابہ و سلف صالحین کے متفقہ فہم کے خلاف ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ❁ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾(القيامة : ٢٢۔٢٣)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''اس دن چہرے شگفتہ اور بارونق ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔''

نظر کی نسبت چہرے کی طرف ہے، جو آنکھوں کا محل ہے، اس کو ''الٰی'' کے ساتھ متعدی کیا گیا ہے، معلوم ہوا کہ یہ رؤیت بصری ہوگی نہ کہ قلبی، یہ اہل جنت پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہوگا اور منکر اس سے محروم رہے گا۔

اسی حدیث میں ہے کہ جب صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے دیدارِ الٰہی کے بارے میں پوچھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ؟ وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ؟ قَالُوا : لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ : مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا .

''جب سورج نصف النہار پر ہو اور بادل بھی نہ ہو، تو کیا سورج دیکھنے میں دقت یا دشواری ہوتی ہے؟ اور جب چودھویں کا چاند جلوہ آرا ہو اور بادل بھی نہ ہو، تو کیا چاند دیکھنے میں دقت ہوتی ہے؟ عرض کیا: نہیں، اللہ کے رسول! فرمایا: آپ جس طرح دنیا میں سورج یا چاند کو دیکھتے ہیں، اسی طرح روز قیامت اللہ کا دیدار لیں گے۔''

(صحيح مسلم : ۱۸۳)

واضح ہوا کہ دیدار بصری ہوگا نہ کہ قلبی۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

✿ امام ابن قتیبہ رحمہ اللہ (۲۷۶ھ) فرماتے ہیں:

لَوْ كَانَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا يُرٰى فِي حَالٍ مِنَ الْأَحْوَالِ، وَلَا يَجُوزُ عَلَيْهِ النَّظَرُ، لَكَانَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ خَفِيَ عَلَيْهِ مِنْ وَصْفِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَا عَلِمُوهُ.

''اگر کسی صورت بھی اللہ تعالیٰ کا دیدار ناممکن ہوتو یہ لازم آئے گا کہ اللہ کے جس وصف کو موسیٰ علیہ السلام نہ جان سکے، اسے منکرین حدیث جان گئے۔''

(تاویل مختلف الحدیث، ص ۲۹۹)

حدیث کو قرآن پر پیش کرنے والا اصول غلط ہوا، یاد رہے کہ کوئی صحیح حدیث قرآن کے مخالف نہیں ہوتی، ظاہری مخالفت ہوسکتی ہے، حقیقت میں مخالفت نہیں ہوسکتی، لہٰذا ایک صحیح، مرفوع اور متصل حدیث پیش کی جائے، جو قرآن کے خلاف ہو، اللہ کی توفیق سے ہم اس تعارض کو رفع کر دیں گے، اگر قرآن کا قرآن سے ظاہری تعارض رفع ہوسکتا ہے، تو قرآن اور حدیث کا ظاہری تعارض بھی رفع ہوسکتا ہے۔ صحابہ کرام اور ائمہ عظام نے احادیث کو قرآن پیش کر کے یہ بتایا ہے کہ کوئی صحیح حدیث درحقیقت قرآن کے مخالف نہیں۔

✿ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۱۱ھ) فرماتے ہیں:

مَنِ ادَّعٰى مِنَ الْجَهَلَةِ أَنَّ شَيْئًا مِّنْ سُنَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ثَبَتَ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ مُخَالِفٌ لِشَيْءٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، فَأَنَا الضَّامِنُ بِتَثْبِيتِ صِحَّةِ مَذْهَبِنَا عَلٰى مَا أَبُوحُ بِهٖ مُنْذُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ سَنَةً.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جو جاہل دعویٰ کرے کہ نبی کریم ﷺ کی ثابت حدیث کسی قرآنی آیت کے مخالف ہے، تو میں نے چالیس برس سے یہ چیلنج کیا ہے کہ اس بارے میں ہم محدثین کا مذہب صحیح ہے (کہ کوئی صحیح حدیث قرآن کے مخالف نہیں ہے)۔“

(کتاب التّوحید : 110/1)

انکار حدیث ایک مرض ہے، یہ عقل کو شیطان کے تابع کر دیتا ہے، شیطان اس کی طرف باطل القا کرتا ہے، شبہات و وساوس کے اندھیروں سے اسے بھر دیتا ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ﴾

(الحجّ : ١٨)

”اللہ تعالیٰ جسے ذلیل کر دے، اسے کوئی عزت دینے والا نہیں، اللہ جو چاہتا ہے، کرتا ہے۔“

❁ نیز فرمایا:

﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ﴾

(محمّد : ٢٣)

”یہ وہ لوگ ہیں، جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے، پھر انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔“

حدیث حق ہے، یہ لوگ اسے نہ سن سکتے ہیں، نہ دیکھ سکتے ہیں، نہ سمجھ سکتے ہیں۔

❁ قوام السنہ اسماعیل بن محمد اصبہانی رحمہ اللہ (٥٣٥ھ) فرماتے ہیں:

قَوْلُ مَنْ قَالَ : تُعْرَضُ السُّنَّةُ عَلَى الْقُرْآنِ فَإِنْ وَافَقَتْ ظَاهِرَهٗ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَإِلَّا اسْتَعْمَلْنَا ظَاهِرَ الْقُرْآنِ وَتَرَكْنَا الْحَدِيثَ، فَهٰذَا جَهْلٌ لِأَنَّ سُنَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تُقَامُ مَقَامَ الْبَيَانِ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلَيْسَ شَيْءٌ مِنْ سُنَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِفُ كِتَابَ اللّٰهِ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْلَمَ خَلْقَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِي إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ فَقَالَ : ﴿وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ﴾ وَلَيْسَ لَنَا مَعَ سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَّا الْاِتِّبَاعِ وَالتَّسْلِيمِ وَلَا يُعْرَضُ عَلٰى قِيَاسٍ وَلَا غَيْرِهٖ، وَكُلُّ مَا سِوَاهَا مِنْ قَوْلِ الْآدَمِيِّينَ تَبَعٌ لَهَا، وَلَا عُذْرًا لِأَحَدٍ يَتَعَمَّدُ تَرْكَ السُّنَّةِ، وَيَذْهَبُ إِلٰى غَيْرِهَا، لِأَنَّهٗ لَا حُجَّةَ لِقَوْلِ أَحَدٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَحَّ .

”منکرین حدیث کا یہ کہنا کہ سنت کو قرآن پر پیش کیا جائے گا، اگر وہ قرآن کے موافق ہوئی، تو درست، ورنہ ہم قرآن کے ظاہر پر عمل کریں گے اور حدیث کو چھوڑ دیں گے، سراسر جہالت ہے، سنتِ رسول ﷺ قرآن کے موافق ہے، بلکہ اللہ کی طرف سے قرآن کی تفسیر وتشریح ہے، کوئی سنت قرآن کے مخالف و معارض نہیں ہے ، اللہ نے اپنی مخلوق کو بتلایا ہے کہ محمد ﷺ سیدھی راہ کی راہنمائی فرماتے ہیں، فرمایا: ﴿وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ (الشوریٰ : ۵۲) ”آپ ضرور صراطِ مستقیم کی ارشاد و راہنمائی فرماتے ہیں۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہمارے لیے رسول کریم ﷺ کے اتباع کے بغیر چارہ نہیں، حدیث کو عقل پر بھی پیش نہیں کیا جائے گا، امتیوں کے اقوال وافعال تو حدیث کے تابع ہیں، جان بوجھ کر سنت کو چھوڑ کر کسی دوسری طرف جانے کی گنجائش نہیں ہے، جب رسول اللہ ﷺ کا قول صحیح ثابت ہو جائے، تو اس کے خلاف کسی کا قول حجت نہیں ہے۔‘‘

(الحُجّة في بَيان المَحجّة : ٢/٤٢٥_٤٢٦)

۞ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (۲۴۱ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ رَدَّ حَدِيثَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ عَلٰى شَفَا هَلَكَةٍ .

’’جس نے حدیث رسول ﷺ کو رد کیا، وہ تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے۔‘‘

(الحُجّة في بَيان المَحجّة للأصبهاني : ١/٢٠٧، منا قب الإمام أحمد لابن الجوزي : ١٨٢، وسندهٗ حسنٌ)

۞ قوام السنۃ ابو اسماعیل اصبہانی رحمہ اللہ (۵۳۵ھ) فرماتے ہیں:

’’اہل بدعت سے بغض لازم ہے، وہ جہاں بھی ہوں، تاکہ آپ اللہ کی خاطر محبت اور اللہ کی خاطر نفرت کرنے والوں سے ہو جائیں، اہل سنت سے محبت اور اہل بدعت سے بغض کی چند علامات ہیں، کسی کو مالک بن انس، سفیان ثوری، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک، محمد بن ادریس شافعی اور دیگر صحیح العقیدہ ائمہ کا ذکرِ خیر کرتے دیکھیں، تو جان لیں کہ وہ اہل سنت سے ہے اور جب کسی کو دیکھیں کہ وہ اللہ کے دین اور اس کی کتاب میں جھگڑا کر رہا ہے، اسے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے یوں فرمایا ہے، وہ کہتا ہے کہ ہمیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی کتاب کافی ہے، جان لیں کہ وہ بدعتی ہے، جب کسی سے کہا جائے کہ آپ حدیث کیوں نہیں لکھتے ؟ وہ کہتا ہے کہ عقل بہتر ہے، جان لیں کہ وہ بھی بدعتی ہے، جب آپ دیکھیں کہ کوئی اہل فلسفہ و ہندسہ کی مدح سرائی کر رہا ہے، تو جان لیں کہ وہ گمراہ ہے، جب کسی کو دیکھیں کہ وہ اہل حدیث کو حشویہ، مشبہہ اور ناصبہ کہہ رہا ہو، تو جان لیں کہ وہ بدعتی ہے، جب کوئی صفاتِ الٰہی کی نفی یا انہیں مخلوق سے تشبیہ دے رہا ہو، تو جان لیں کہ وہ گمراہ ہے۔''

(الحُجّة في بَيان المَحَجّة : ٢/٥٣٩ـ٥٤٠)

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَا عَ اللّٰهَ﴾(النّساء : ٨٠)

''جس نے رسول کی اطاعت کی، درحقیقت اس نے اللہ کی اطاعت کی۔''

یہ آیت نص ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اقوال وافعال واحوال اللہ کی وحی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کے اقوال وافعال اللہ کی وحی کے تابع ہیں، تو انہیں قرآن کریم پر پیش کرنے کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟

❁ حافظ ابن حزم ؒ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

صَحَّ أَنَّ كَلَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهٗ فِي الدِّينِ وَحْيٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا شَكَّ فِي ذٰلِكَ وَلَا خِلَافَ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ أَهْلِ اللُّغَةِ وَالشَّرِيعَةِ فِي أَنَّ كُلَّ وَحْيٍ نَزَلَ مِنَ عِنْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَهُوَ ذِكْرٌ مُنَزَّلٌ .

''یہ لاریب حقیقت ہے کہ دین کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تمام باتیں وحی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الٰہی ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی وحی کے منزل من اللہ ہونے میں اہل لغت وشرع میں کوئی اختلاف نہیں۔‘‘

(الإحكام في أصول الأحكام : ١/١٣٥)

✿ حسان بن عطیہ رحمہ اللہ (۱۲۰ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ جِبْرِيلُ يَنْزِلُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسُّنَّةِ كَمَا يَنْزِلُ عَلَيْهِ بِالْقُرْآنِ وَيُعَلِّمُهٗ إِيَّاهَا كَمَا يُعَلِّمُهُ الْقُرْآنَ .

’’جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سنت لے کر بھی نازل ہوتے تھے، جس طرح قرآن لے کر نازل ہوتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنت کی ویسے ہی تعلیم دیتے تھے، جیسے قرآن کی تعلیم دیتے تھے۔‘‘

(السنّة للمَروزي : ٢٨، ١١٦، وسندهٗ صحيحٌ)

✿ علامہ ابوالبقاء حسینی حنفی رحمہ اللہ (۱۰۹۴ھ) کہتے ہیں:

اَلْحَاصِلُ أَنَّ الْقُرْآنَ وَالْحَدِيثَ يَتَّحِدَانِ فِي كَوْنِهِمَا وَحْيًا مُّنَزَّلًا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ بِدَلِيلِ : ﴿إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى﴾ .

’’الحاصل فرمان الٰہی: ﴿اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى﴾ (النجم:۵) کے مطابق قرآن وحدیث دونوں وحی ہیں۔‘‘

(الكُليّات، ص ٧٢٢)

✿ علامہ شوکانی رحمہ اللہ (۱۲۵۰ھ) فرماتے ہیں:

قَدِ اتَّفَقَ مَنْ يُعْتَدُّ بِهٖ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى أَنَّ السُّنَّةَ الْمُطَهَّرَةَ مُسْتَقِلَّةٌ بِتَشْرِيعِ الْأَحْكَامِ وَأَنَّهَا كَالْقُرْآنِ فِي تَحْلِيلِ الْحَلَالِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَتَحْرِيمِ الْحَرَامِ .

”معتبر علمائے اسلام سنتِ مطہرہ کی مستقل تشریعی حیثیت پر متفق ہیں، یہ حلال و حرام میں قرآن کی طرح ہے۔“

(إرشاد الفَحول : ٩٦/١)

❀ نیز فرماتے ہیں:

إِنَّ ثُبُوتَ حُجِّيَّةِ السُّنَّةِ الْمُطَهَّرَةِ وَاسْتِقْلَالَهَا بِتَشْرِيعِ الْأَحْكَامِ ضَرُورَةٌ دِينِيَّةٌ وَلَا يُخَالِفُ فِي ذٰلِكَ إِلَّا مَنْ لَا حَظَّ لَهٗ فِي دِينِ الْإِسْلَامِ .

”سنتِ مطہرہ کی حجیت اور اس کا احکام شرعیہ کا مستقل مصدر ہونے کا ثبوت ضروریات دین میں سے ہے، اس میں اختلاف وہی کرتا ہے، جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔“

(إرشاد الفَحول : ٩٧/١)

❀ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾

(النّساء : ٥٩)

”اہل ایمان! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے ولی الامر کی اطاعت کرو۔“

اللہ نے اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کا حکم دیا تو ”اطیعوا“ کا صیغہ امر الگ الگ ذکر فرمایا، جب اولی الامر کی اطاعت کا حکم دیا، تو صیغہ امر نہیں دہرایا، بلکہ عطف پر اکتفا کیا، ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث مستقل بالذات دلیل ہیں، لہٰذا آپ کی احادیث کو کتاب اللہ پر پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

أَمَرَ تَعَالٰى بِطَاعَتِهٖ وَطَاعَةِ رَسُولِهٖ، وَأَعَادَ الْفِعْلَ إِعْلَامًا بِأَنَّ طَاعَةَ الرَّسُولِ تَجِبُ اسْتِقْلَالًا مِنْ غَيْرِ عَرْضِ مَا أَمَرَ بِهٖ عَلَى الْكِتَابِ، بَلْ إِذَا أَمَرَ وَجَبَتْ طَاعَتُهٗ مُطْلَقًا، سَوَاءٌ كَانَ مَا أَمَرَ بِهٖ فِي الْكِتَابِ أَوْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ، فَإِنَّهٗ أُوتِيَ الْكِتَابَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ.

''اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت اور رسول کی اطاعت کا حکم دیا ہے ''اطیعوا'' کو دو بار ذکر کر کے یہ باور کروایا کہ حدیث کو قرآن پر پیش کیے بغیر اطاعت رسول مستقل شرعی مصدر و ماخذ ہونے کی حیثیت سے واجب ہے، بلکہ جب حکم دیا، تو مطلق طور پر اطاعت رسول واجب ہو گئی، خواہ اس بات کا حکم کتاب اللہ میں ہو یا نہ ہو۔ نبی کریم ﷺ کو قرآن عطا کیا گیا ہے اور قرآن کے ساتھ اس کی مثل حدیث بھی دی گئی ہے۔''

(إعلام الموقعين : ۳۸/۱)

❁ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ (۱۱۴ھ) فرماتے ہیں:

أُولُو الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ، وَطَاعَةُ الرَّسُولِ اتِّبَاعُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ.

''اولی الامر سے مراد علماء و فقہاء ہیں اور اطاعتِ رسول کتاب و سنت کی پیروی کا نام ہے۔''

(سنن الدّارمي : ۲۲۵، تفسير ابن جرير : ۱۷۵/۷، وسندهٗ صحيحٌ)

قرآن و حدیث اور اجماعِ امت سے ثابت ہوا کہ حدیث وحی ہے، اسے قرآن پر پیش کرنا ضلالت ہے، حدیث کا انکار کفر ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

✿ حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۹۱۱ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ مَنْ أَنْكَرَ كَوْنَ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا كَانَ أَوْ فِعْلًا بِشَرْطِهِ الْمَعْرُوفِ فِي الْأُصُولِ حُجَّةً، كَفَرَ وَخَرَجَ عَنْ دَائِرَةِ الْإِسْلَامِ وَحَشَرَ مَعَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى، أَوْ مَعَ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ فِرَقِ الْكَفَرَةِ.

''قولی حدیث ہو یا اصول کی معروف شرائط کے مطابق فعلی حدیث ہو، جس نے بھی اس کے حجت ہونے کا انکار کیا، وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے، اس کا حشر یہود و نصاریٰ کے ساتھ ہو گا یا ان کافر فرقوں کے ساتھ، جن کے ساتھ اللہ چاہے گا۔''

(مِفتاح الجنّة : ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی صحیح حدیث قرآن کے خلاف نہیں (قسط ۲)

دین کی اساس اور بنیاد دو وحی پر ہے، وحی قرآن و حدیث کا نام ہے۔

❀ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى، إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى﴾ (النّجم: ۳۔٤)

''وہ (نبی کریم ﷺ اپنی) خواہش سے نہیں بولتے، بلکہ وہی بات کرتے ہیں، جو انہیں وحی کی جاتی ہے۔''

اس آیت کریمہ کے عموم سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی دین کے بارے ساری کی ساری باتیں اللہ کی وحی ہیں۔

❀ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

''یقیناً وہ وحی ہے، جو اس کی طرف کی جاتی ہے۔'' اس سے ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر دو قسم کی وحی ہوتی ہے۔ ایک وحی وہ ہے، جس کی تلاوت کی جاتی ہے، جو کہ تالیف کی گئی ہے اور اس کا نظم معجزاتی ہے، یہ قرآنی وحی ہے۔ دوسری وحی روایت ہوئی ہے، تالیف نہیں ہوئی، اس کا نظم معجزاتی ہے، نہ وہ تلاوت کی جاتی ہے، لیکن اس کو پڑھا جاتا ہے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے وارد ہونے والی خبر ہے اور وہ اللہ کی مراد بیان کرنے والی وحی ہے۔''

(الإحكام في أصول الأحكام: 97/1)

❀ علامہ رازی رحمہ اللہ (۶۰۶ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلنُّطْقُ وهُوَ كَلَامٌ وَقَوْلٌ فَكَأَنَّهٗ تَعَالٰی يَقُولُ : وَمَا كَلَامُهٗ وَهُوَ نُطْقُهٗ إِلَّا وَحْيٌ .

''(آیت میں) نطق سے مراد کلام اور قول ہے، گویا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا کلام و نطق صرف اور صرف وحی ہے۔''

(تفسير الرازي : ٢٨/٢٣٥)

❁ علامہ ابو عبد اللہ قرطبی رحمہ اللہ (٦٧١ھ) فرماتے ہیں:

فِيهَا أَيْضًا دَلَالَةٌ عَلٰی أَنَّ السُّنَّةَ كَالْوَحْيِ الْمُنَزَّلِ فِي الْعَمَلِ .

''اس آیت میں دلیل ہے کہ عمل کرنے میں حدیث وحی منزل (قرآن) کی طرح ہے۔''

(تفسير القرطبي : ١٧/٨٥)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (٧٧٤ھ) فرماتے ہیں:

مَا يَقُولُ قَوْلًا عَنْ هَوًی وَغَرَضٍ، ﴿إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰی﴾ أَيْ إِنَّمَا يَقُولُ مَا أُمِرَ بِهٖ، يُبَلِّغُهٗ إِلَی النَّاسِ كَامِلًا مُوَفَّرًا مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ وَّلَا نُقْصَانٍ .

''نبی کریم ﷺ خواہش یا لالچ سے نہیں بولتے۔'' بلکہ وہ تو وحی ہوتی ہے، جو آپ کی طرف کی جاتی ہے۔'' یعنی نبی کریم ﷺ وہی بات کرتے ہیں، جو آپ کو حکم دیا جاتا ہے، اسے اُمت تک کما حقہ پہنچاتے ہیں، اس میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں کرتے۔''

(تفسير ابن كثير : ٧/٤٤٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ﴾(یونس: ۱۵)

''کہہ دیجئے کہ میں اپنی طرف سے قرآن کریم بدلنے کا اختیار نہیں رکھتا، میں اپنی طرف کی گئی وحی کا اتباع کرتا ہوں۔''

❁ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

لَوْ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَّعَ شَيْئًا لَمْ يُوحَ إِلَيْهِ بِهٖ لَكَانَ مُبَدِّلًا لِلدِّيْنِ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهٖ وَكُلُّ مَنْ أَجَازَ هٰذَا فَقَدْ كَفَرَ وَخَرَجَ عَنِ الْإِسْلَامِ وَبِاللّٰهِ تَعَالٰى نَعُوذُ مِنَ الْخُذْلَانِ .

''اگر نبی کریم ﷺ کسی ایسی چیز کو شریعت بنا دیتے، جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طرف وحی نہیں کی، تو آپ ﷺ اپنی طرف سے دین کو تبدیل کرنے والے قرار پاتے۔ جس نے ایسا ہونے کو درست سمجھا، اس نے کفر کیا اور وہ اسلام سے خارج ہو گیا، ہم ایسی رسوائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔''

(الإحکام: ۱۳۷/۵)

❁ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ﴾(البقرۃ: ۲۳۱)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

”اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو اور جو کتاب وسنت تم پر نازل کی گئی ہے (اسے بھی یاد کرو) جس کے ساتھ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔“

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو بطورِ خاص یاد کرو کہ اس نے تمہاری طرف ہدایت اور روشن نشانیوں کے ساتھ رسول بھیجا اور اس نے تمہاری طرف کتاب وسنت کی صورت میں وحی اتاری ہے، وہ اس وحی کے ذریعہ اچھائی اور بھلائی کا حکم دیتا ہے، حرام اور ناجائز کاموں سے منع کرتا ہے اور حرام کاموں کے ارتکاب پر وعید سنا کر وعظ کرتا ہے۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے یہاں حکمت سے مراد سنت لی ہے۔

(تفسیر ابن کثیر : ٥٦٤/١)

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ﴾

(الأحزاب : ٣٤)

”(ازواج نبی!) اللہ کے اس انعام کو یاد کرو، کہ تمہارے گھروں میں آیات وحکمت کی تلاوت کی جاتی ہیں۔“

❁ امام شافعی رحمہ اللہ (۲۰۴ھ) فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ مَنْ أَرْضٰى مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْقُرْآنِ يَقُولُ : اَلْحِكْمَةُ سُنَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهٰذَا يُشْبِهُ مَا قَالَ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، لِأَنَّ الْقُرْآنَ ذِكْرٌ وَأُتْبِعَتْهُ الْحِكْمَةُ، وَذَكَرَ اللّٰهُ مَنَّهُ عَلٰى خَلْقِهِ بِتَعْلِيمِهِمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ، فَلَمْ يَجُزْ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنْ يُّقَالَ : اَلْحِكْمَةُ هَاهُنَا إِلَّا سُنَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

”میں نے اس شخص کو سنا جو میرے نزدیک قرآنِ کریم کا عالم ہے، وہ فرمارہے تھے کہ حکمت سے مراد رسول ﷺ کی سنت ہے، ان کی یہ بات درست ہے، واللہ اعلم! کیونکہ قرآن کا ذکر کر کے بعد میں حکمت کا تذکرہ کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اس احسان کا ذکر کیا ہے کہ اس نے کتاب وحکمت کے ساتھ ان کو تعلیم دی ہے، لہٰذا یہاں حکمت سے مراد رسول اللہ ﷺ کی سنت کے علاوہ کچھ اور لینا درست نہیں، واللہ اعلم!“

(الرّسالة، ص ۷۸)

❁ امام محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ (۲۹۴ھ) فرماتے ہیں:

تَأَوَّلَتِ الْعُلَمَاءُ أَنَّ الْحِكْمَةَ هَا هُنَا هِيَ السُّنَّةُ؛ لِأَنَّهُ قَدْ ذَكَرَ الْكِتَابَ، ثُمَّ قَالَ : ﴿وَالْحِكْمَةِ﴾ فَفَصَلَ بَيْنَهُمَا بِالْوَاوِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْحِكْمَةَ غَيْرُ الْكِتَابِ، وَهِيَ مَا سَنَّ الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ فِي الْكِتَابِ؛ لِأَنَّ التَّأْوِيلَ إِنْ لَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ فَيَكُونُ كَأَنَّهُ قَالَ : وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْكِتَابَ، وَهٰذَا يَبْعُدُ .

”اہل علم کی تفسیر کے مطابق یہاں حکمت سے مراد سنت ہی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کتاب کو ذکر کیا، پھر حکمت کا ذکر کیا۔ چنانچہ دونوں کے درمیان واؤ سے فاصلہ کیا، اس سے معلوم ہوا کہ حکمت کتاب کے علاوہ اور چیز ہے، وہ رسولِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کریم ﷺ کا وہ بیان ہے، جو قرآنِ کریم میں موجود نہیں، (یہی تفسیر درست ہے)، کیونکہ اگر اس طرح نہ ہو، تو پھر مطلب یوں ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب اور کتاب نازل کی اور یہ بات (فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے اللہ کے حق میں) بعید ہے۔"

(السّنة، ص ۱۰۹)

✿ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

اَلْكِتَابُ هُوَ الْقُرْآنُ وَالْحِكْمَةُ هِيَ السُّنَّةُ بِاتِّفَاقِ السَّلَفِ وَمَا أَخْبَرَ بِهِ الرَّسُولُ عَنِ اللّٰهِ فَهُوَ فِي وُجُوبِ تَصْدِيقِهٖ وَالْإِيمَانِ بِهٖ كَمَا أَخْبَرَ بِهِ الرَّبُّ تَعَالٰى عَلٰى لِسَانِ رَسُولِهٖ، هٰذَا أَصْلٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَيْنَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا يُنْكِرُهُ إِلَّا مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ.

"سلف کا اتفاق ہے کہ (یہاں) کتاب سے مراد قرآن اور حکمت سے مراد حدیث ہے۔ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے جو بھی خبر دیں، اس کی تصدیق کرنا اور اس پر ایمان لانا واجب ہے، بالکل اسی طرح جس کی خبر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبانی دی ہے۔ اس بات پر تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے، اس کا انکار وہی کر سکتا ہے، جو مسلمانوں میں سے نہ ہو۔"

(کتاب الرّوح، ص ۷۵)

ان آیات میں حکمت سے مراد سنت ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے کتاب یعنی قرآن کے ساتھ نازل فرمایا ہے، معلوم ہوا کہ حدیث بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہے۔

✿ فرمان باری تعالیٰ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحٰى إِلَيَّ﴾(الأنعام: ٥٠)

”میں صرف اللہ کی وحی کی پیروی کرتا ہوں۔“

یہاں بھی وحی سے مراد قرآن وحدیث ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾(البقرة: ١٢٩، آل عمران: ١٦٤، الجمعة: ٢)

”وہ لوگوں کو کتاب وسنت کی تعلیم دیتے ہیں۔“

معلوم ہوا کہ وضو سے لے کر جہاد تک ہر عبادت کا طریقہ اور اس کے احکام ومسائل اللہ تعالیٰ کی وحی سے ہیں، بلکہ یوں کہہ دیں کہ نبی کریم ﷺ کے دین کے متعلق تمام اقوال وافعال واحوال وحی سے ہیں۔

حدیث وحی ہے:

وحی اللہ تعالیٰ کی خاص حفاظت کے ساتھ محفوظ ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾(الحجر: ٩)

”بے شک ہم نے ذکر کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرتے ہیں۔“

❀ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

صَحَّ بِذٰلِكَ أَنَّ كَلَامَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهُ مَحْفُوظٌ بِحِفْظِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَضْمُونٌ لَنَا أَنَّهُ لَا يَضِيعُ مِنْهُ شَيْءٌ إِذْ مَا حَفِظَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَهُوَ بِالْيَقِينِ لَا سَبِيلَ إِلٰى أَنْ يَضِيعَ مِنْهُ شَيْءٌ فَهُوَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مَنْقُولٌ إِلَيْنَا كُلُّهٗ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ عَلَيْنَا أَبَدًا .

”اس سے ثابت ہوگیا کہ نبی کریم ﷺ کے تمام فرامین اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے محفوظ ہیں، ہمیں ضمانت دے دی گئی ہے کہ اس میں سے کوئی چیز ضائع نہیں ہوگی، کیونکہ جس کی حفاظت اللہ تعالیٰ کرے، تو یقینی طور پر اس میں سے کچھ بھی ضائع نہیں ہوسکتا، لہٰذا سنت پوری کی پوری ہم تک پہنچ گئی ہے اور ہمیشہ کے لیے ہم پر اللہ تعالیٰ کی حجت قائم ہوگئی ہے۔“

(الإحكام : ١/١١٠)

قرآن وحدیث دونوں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہیں، قرآنِ مجید میں خطبۂ جمعہ کو بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کہا گیا ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ (الجمعة : ٩)

”ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے، تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف لپکو۔“

نبی کریم ﷺ کا خطبہ جمعہ بھی حدیث تھا۔ حدیث رسول ﷺ بھی ذکر ہے، ذکر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔

اُ ہُ ر ل ﷺ حدیث ہے:

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيرًا﴾(الأحزاب : ٢١)

”تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات بہترین نمونہ ہے، ان کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرتے ہیں۔“

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ رسول کا اسوۂ حسنہ آپ کی سنت اور طریقہ کا نام ہے، جو رب تعالیٰ کی مراد کے موافق ہے، آپ ﷺ کا ہر نمونہ تا قیامت محفوظ ہے، یہ دلیل ہے کہ قرآن اور حدیث میں کوئی اختلاف نہیں۔

جب قرآن وحدیث وحی ہیں اور قیامت تک وحی ہیں، تو ان کے حق ہونے میں کوئی شبہ نہ رہا، حق حق کے ساتھ کس طرح ٹکرا سکتا ہے، وحی سے دو ثابت شدہ دلیلیں ایک دوسرے کی نقیض کیسے ہوسکتی ہیں؟ خوب یاد رہے کہ قرآن وحدیث کی بعض نصوص میں ظاہری تعارض ہے، حقیقت میں کوئی تعارض نہیں، جس طرح قرآنِ کریم کی بعض آیات بینات ظاہری طور پر باہم متعارض ہیں، جبکہ حقیقت میں ان میں کوئی تعارض نہیں، جب قرآن کا ظاہری تعارض رفع ہوسکتا ہے، ان باہم متعارض نصوص کے درمیان جمع وتطبیق ممکن ہے، تو احادیث کا باہم تعارض کیوں رفع نہیں ہوسکتا، ان کے درمیان جمع وتطبیق ممکن کیوں نہیں؟

قرآن وحدیث کی نصوص میں تعارض کے اسباب:

۱۔ قرآن وحدیث کی نصوص میں عام وخاص، مطلق ومقید اور استثناء کا مسئلہ ہوتا ہے، دیکھنے والے کے ذہن میں یہ بات آجاتی ہے کہ یہ تعارض اور ٹکراؤ ہے، جبکہ درحقیقت یہ تعارض نہیں ہوتا۔

۲۔ قرآن کا حکم عام ہوتا ہے، حدیث اس میں تخصیص کر رہی ہوتی ہے یا قرآن کے عام حکم سے حدیث ایک چیز کو مستثنیٰ قرار دے رہی ہوتی ہے، اسی طرح قرآن

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے اطلاق کی حدیث تقیید بھی کر دیتی ہے۔

۳۔ قرآن و حدیث کی نصوص کے درمیان ظاہری تعارض کا ایک سبب لغت عرب سے ناواقفیت ہے، قرآن و حدیث عربی زبان میں نازل ہوئے ہیں، جو عربی زبان سے ناواقف ہوگا، وہ قرآن وحدیث میں اختلاف کر لے گا۔

۴۔ ایک روایت کو ایک راوی پورا بیان کر دیتا ہے، دوسرا مختصر بیان کرتا ہے، تیسرا راوی روایت کا بعض حصہ بیان کرتا ہے، بعض بیان نہیں کرتا، دیکھنے والا کسی ایک راوی کے الفاظ کو قرآن کے مخالف کہہ دیتا ہے، حالانکہ جب یہ معلوم ہو جائے، تو قرآن وحدیث کی نصوص کا اختلاف وتعارض رفع ہو جاتا ہے۔

۵۔ ایک سبب یہ بھی ہے کہ ایک راوی نبی کریم ﷺ سے کسی چیز کے متعلق سوال کا جواب نقل کرتا ہے، لیکن سوال ذکر نہیں کرتا، جبکہ اس سوال سے ہی اس جواب کی حقیقت واضح ہوتی ہے، اس سے بھی قرآن وحدیث کا ظاہری تعارض دور ہو جاتا ہے۔

۶۔ ناسخ ومنسوخ سے عدمِ واقفیت بھی قرآن وحدیث میں تعارض کا باعث ہے، آیت ناسخ اور حدیث منسوخ یا بسا اوقات حدیث ناسخ اور آیت منسوخ ہوتی ہے، جب یہ معلوم ہو جائے، تو قرآن وحدیث میں ظاہری تعارض رفع ہو جاتا ہے۔

تفصیل کے لیے امام شافعی رحمہ اللہ کی کتاب الرسالہ (ص ۵۲، ۵۳، ۲۱۳، ۲۱۵) ملاحظہ فرمائیں۔

❀ امام شافعی رحمہ اللہ (۲۰۴ھ) فرماتے ہیں:

لَمْ نَجِدْ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مُّخْتَلِفًا فَكَشَفْنَاهُ إِلَّا وَجَدْنَا لَهٗ وَجْهًا يُحْتَمَلُ بِهٖ أَلَّا يَكُونَ مُخْتَلِفًا.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''ہم نے نبی کریم ﷺ سے کوئی متعارض ومختلف چیز نہیں دیکھی، کہ ہم اسے کھول کر بیان کریں، مگر ہر تعارض کو ختم ہونے کی کوئی صورت مل ہی جاتی ہے۔''

(الرّسالة، ص ٢١٦)

❁ نیز فرماتے ہیں:

أَنْ يُعْلَمَ أَنَّ أَحْكَامَ اللّٰهِ ثُمَّ أَحْكَامَ رَسُولِهٖ لَا تَخْتَلِفُ، وَأَنَّهَا تَجْرِي عَلٰى مِثَالٍ وَّاحِدٍ.

''یہ بھی جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام مختلف ومتعارض نہیں ہوتے، بلکہ ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں۔''

(الرّسالة، ص ١٧٣)

❁ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

يُبَيِّنُ صِحَّةَ مَا قُلْنَا مِنْ أَنَّهٗ لَا تُعَارُضَ بَيْنَ شَيْءٍ مِنْ نُصُوصِ الْقُرْآنِ وَنُصُوصِ كَلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا نُقِلَ مِنْ أَفْعَالِهٖ، قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مُخْبِرًا عَنْ رَسُولِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۞ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى﴾ (النّجم: ٣-٤)

''ہم نے جو کہا ہے کہ قرآنِ کریم اور نبیٔ اکرم ﷺ کے اقوال وافعال میں کوئی تعارض نہیں، اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى﴾ (النجم: ۳-۴) ''وہ اپنی خواہش سے نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بولتے، بلکہ وہ تو وحی ہوتی ہے، جو ان کی طرف کی جاتی ہے۔‘‘

(الإحكام : ٢٠٤/٢)

قرآن وحدیث کے مابین تعارض کی مثال:

❁ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ﴾(المائدة : ٣)

’’تم پر مردار حرام کر دیا گیا ہے۔‘‘

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

مَاتَتْ شَاةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِهَا : أَلَا نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا، ثُمَّ دَبَغْتُمُوهُ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ .

’’ایک بکری مرگئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مالکان سے فرمایا: آپ نے اس کی کھال کیوں نہ اتاری، کہ اسے دباغت دے کر اس سے فائدہ اٹھاتے۔‘‘

(سنن التّرمذي : ١٧٢٧، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ’’حسن صحیح‘‘ اور امام ابوعوانہ رحمہ اللہ (٤٢٣) نے ’’صحیح‘‘ قرار دیا ہے۔

قرآن کا حکم مردار کے تمام اعضا کو شامل ہے، حدیث نے اسے کھانے کے ساتھ خاص کر دیا ہے، مطلب کہ حلال جانور جو مردار ہو جائے، کھایا نہیں جا سکتا، لیکن اس کے چمڑے کو رنگ کر اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

❁ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيٓ أَوْلَادِكُمْ﴾(النّساء : ١١)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے۔“

یہ آیت عام ہے۔ جبکہ حدیث میں اس کی تخصیص ہوگئی۔

❀ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ.

”مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا۔“

(صحيح البخاري : ٦٧٦٤، صحيح مسلم : ١٦١٤)

ثابت ہوا کہ قرآن اور صحیح حدیث باہم مخالف نہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكُمْ﴾ (النّساء : ٢٤)

”ان کے علاوہ رشتے تمہارے لیے حلال ہیں۔“

اس آیت کریمہ سے پہلے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے چودہ حرام رشتوں کا ذکر کیا، کہ جن سے نکاح جائز نہیں۔ پھر فرمایا کہ ان کے علاوہ تمام عورتوں سے تم نکاح کر سکتے ہو، جبکہ حدیث نے دو زائد رشتوں کو بھی حرام کیا ہے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”لڑکی اور اس کی پھوپھی کو ایک عقد میں جمع نہیں کیا جائے گا، نیز لڑکی اور اس کی خالہ کو بھی ایک عقد میں جمع نہیں کیا جائے گا۔“

(صحيح البخاري : 5109، صحيح مسلم : 1408)

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی (سے نکاح) کی موجودگی میں بھتیجی کے ساتھ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نکاح کرنے سے منع کیا ہے اور بھتیجی کی موجودگی میں پھوپھی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا ہے۔ خالہ (سے نکاح) کی موجودگی میں بھانجی کے ساتھ نکاح سے منع کیا ہے اور بھانجی کی موجودگی میں خالہ کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا ہے۔ بڑے رشتے والی کی موجودگی میں چھوٹے رشتے والی سے اور چھوٹے رشتے والی کی موجودگی میں بڑے رشتے والی سے نکاح نہیں کرنا چاہیے۔“

(مسند الإمام أحمد : 426/2، سنن أبي داوٗد : 2065، سنن النّسائي : 3298، سنن التّرمذي : 1126، وسندہٗ صحیحٌ)

جو لوگ حدیث کو دین نہیں مانتے، ان کے مطابق ان دو رشتوں سے نکاح جائز ہونا چاہیے، کیونکہ قرآن کے عموم سے ان کی حلت ثابت ہوتی ہے۔

اگر وہ کہیں کہ ان دو رشتوں کی حرمت عقل سے ثابت ہوتی ہے، تو عرض ہے کہ کیا قرآن کے عموم کو عقل سے خاص کیا جا سکتا ہے؟ جس کی عقل ان دو رشتوں کو حلال سمجھتی ہے، اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟

نیز کتنا ظلم ہے کہ قرآن کے عموم کو اپنی عقل سے تو خاص کیا جا سکتا ہے، مگر نبی کریم ﷺ کے ثابت فرامین سے خاص نہیں کیا جا سکتا؟ کیا ان کے نزدیک نبی کریم ﷺ کی حیثیت ان کی عقلوں سے بھی کم ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کوئی صحیح حدیث قرآن کے مخالف نہیں (قسط ③)

حدیث دین ہے۔

❁ امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ (۱۱۰ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ دِينٌ، فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُوهُ.

''یہ حدیث دین ہے، لہٰذا دیکھ بھال لیں کہ کس سے دین لے رہے ہیں۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : ۱۵/۲، وسندهٗ صحيحٌ)

حدیث قرآن کا بیان ہے، کوئی صحیح حدیث قرآن کے مخالف نہیں، کیونکہ یہ دونوں اللہ کی طرف سے ہیں، اس لیے ان میں حقیقی تعارض نہیں۔

❁ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا﴾ (النّساء : ۸۲)

''کیا وہ قرآن کریم پر غور نہیں کرتے اور اگر یہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بڑا اختلاف دیکھتے۔''

❁ امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ (۳۱۰ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الَّذِي أَتَيْتَهُمْ بِهٖ مِنَ التَّنْزِيلِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِمْ لِاتِّسَاقِ مَعَانِيهِ وَائْتِلَافِ أَحْكَامِهٖ وَتَأْيِيدِ بَعْضِهٖ بَعْضًا بِالتَّصْدِيقِ وَشَهَادَةِ بَعْضِهٖ لِبَعْضٍ بِالتَّحْقِيقِ؛ فَإِنَّ ذٰلِكَ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَاخْتَلَفَتْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

أَحْكَامُهُ وَتَنَاقَضَتْ مَعَانِيهِ وَأَبَانَ بَعْضُهُ عَنْ فَسَادِ بَعْضٍ .

”جو وحی آپ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے لائے ہیں، تا کہ اس کے معانی کو بیان کریں، اس کے احکام کو جوڑیں، بعض آیات بعض کی تصدیق کریں اور بعض بعض کے حق ہونے کی گواہی دیں، اگر یہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہوتی، تو اس کے احکام مختلف ہو جاتے، اس کے معانی متناقض ہو جاتے اور ایک دوسرے کی خرابی واضح کرتے۔“

(تفسير الطّبري : ٢٥١/٧)

قرآنِ مجید میں حقیقی اختلاف وتعارض اس لیے نہیں ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے، اس بات کی تصدیق حدیث کرتی ہے

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

لَقَدْ جَلَسْتُ أَنَا وَأَخِي مَجْلِسًا مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهٖ حُمْرَ النَّعَمِ أَقْبَلْتُ أَنَا وَأَخِي وَإِذَا مَشْيَخَةٌ مِّنْ صَحَابَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ عِنْدَ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِهٖ، فَكَرِهْنَا أَنْ نُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ، فَجَلَسْنَا حَجْرَةً، إِذْ ذَكَرُوا آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ، فَتَمَارَوْا فِيهَا، حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمْ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا، قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ يَرْمِيهِمْ بِالتُّرَابِ، وَيَقُولُ : مَهْلًا يَا قَوْمِ، بِهٰذَا أُهْلِكَتِ الْأُمَمُ مِنْ قَبْلِكُمْ، بِاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ، وَضَرْبِهِمُ الْكُتُبَ بَعْضَهَا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بِبَعْضٍ، إِنَّ الْقُرْآنَ لَمْ يَنْزِلْ يُكَذِّبُ بَعْضُهُ بَعْضًا، بَلْ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا، فَمَا عَرَفْتُمْ مِنْهُ، فَاعْمَلُوا بِهٖ، وَمَا جَهِلْتُمْ مِنْهُ، فَرُدُّوهُ إِلٰى عَالِمِهٖ.

''میں اور میرا بھائی ایک مجلس میں بیٹھے، میرے لیے اگر اس کے بدلے میں سرخ اونٹ بھی ہوں، تو میں پسند نہ کروں، میں اور میرا بھائی آئے، تو اچانک رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کئی ایک مشائخ مسجد کے ایک دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے ان کے درمیان فاصلہ کرنا مناسب نہ سمجھا، ہم ایک حجرہ میں بیٹھ گئے، انہوں نے قرآنِ کریم کی ایک آیت پڑھی، پھر اس کے بارے میں اختلاف کرنے لگے، یہاں تک کہ ان کی آوازیں بلند ہو گئیں، رسولِ کریم ﷺ باہر تشریف لائے، آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو چکا تھا، آپ ان پر مٹی پھینک رہے تھے اور فرما رہے تھے، اے قوم! آپ سے پہلی امتیں اپنے انبیاء پر اختلاف کرنے اور اپنی کتابوں کے بعض حصے کو بعض کے ساتھ ٹکرانے کی وجہ سے ہی ہلاک ہوئی تھیں، قرآن اس طرح نازل نہیں ہوا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو جھٹلائے، بلکہ اس کا بعض حصہ دوسرے حصہ کی تصدیق کرتا ہے، آپ اس میں سے جو سمجھ لیں، اس پر عمل کریں اور جسے نہ سمجھ پائیں، اسے اس کے عالم کی طرف لوٹا دیں۔''

(مسند أحمد : ۱۸۱/۲، ح : ۶۷۰۲، وسندہٗ صحیحٌ، صحیح مسلم : ۲۶۶۶، مختصراً)

جب حدیث قرآنِ مجید کی تصدیق کرتی ہے اور اس کے تعارض کی نفی کرتی ہے، تو خود اس کے معارض ومخالف کیسے ہو سکتی ہے؟ بلکہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حدیث حق ہے، حق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمیشہ حق کی تصدیق کرتا ہے، حق کبھی حق کے مخالف و معارض نہیں ہوسکتا، اس پر سہاگہ یہ کہ قرآن نے حدیث کی حقانیت وحجیت کی نفی نہیں کی، نہ ہی حدیث کے وحی ہونے یا منزل من اللہ ہونے کی نفی کی ہے، حدیث نے قرآنِ مجید کو وحی تسلیم کیا ہے، نیز یہ بھی بتایا ہے کہ اگر قرآنِ کریم کے مفہوم میں کوئی اشکال واشتباہ واقع ہوتو قرآن کے عالم سے پوچھ لو، علمائے حق تو قرآن وحدیث کے بارے میں کہتے ہیں:

﴿اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا﴾(آل عمران: ۷)

''ہم اس پر ایمان لائے، یہ سب ہمارے رب کی طرف نازل کردہ ہے۔''

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ وَنَحْوُهُ مِمَّا يُنْهٰى فِيهِ عَنْ مُعَارَضَةِ حَقٍّ بِحَقٍّ، فَإِنَّ ذٰلِكَ يَقْتَضِي التَّكْذِيبَ بِأَحَدِ الْحَقَّيْنِ، أَوِ الْاِشْتِبَاهِ وَالْحَيْرَةِ، وَالْوَاجِبُ التَّصْدِيقُ بِهٰذَا الْحَقِّ وَهٰذَا الْحَقِّ، فَعَلَى الْإِنْسَانِ أَنْ يُصَدِّقَ بِالْحَقِّ الَّذِي يَقُولُهُ غَيْرُهُ، كَمَا يُصَدِّقُ بِالْحَقِّ الَّذِي يَقُولُهُ هُوَ، لَيْسَ لَهُ أَنْ يُؤْمِنَ بِمَعْنٰى آيَةٍ اسْتَدَلَّ بِهَا، وَيَرُدَّ مَعْنٰى آيَةٍ اسْتَدَلَّ بِهَا مُنَاظِرُهُ، وَلَا أَنْ يَقْبَلَ الْحَقَّ مِنْ طَائِفَةٍ، وَيَرُدُّهُ مِنْ طَائِفَةٍ أُخْرٰى.

''یہ اور اس طرح کی دوسری احادیث حق کو حق کے ساتھ معارض قرار دینے سے منع کرتی ہیں، کیونکہ اس معارضے سے دو حقوں میں سے ایک حق کی تکذیب یا اشتباہ کا یا پریشانی لازم آئے گی۔ بلکہ دونوں حقوں کی تصدیق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واجب ہے، لہٰذا انسان پر لازم ہے کہ وہ دوسرے کے کہے گئے حق کی بھی اسی طرح تصدیق کرے، جس طرح کہ اپنے کہے گئے حق کی تصدیق کرتا ہے، اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ جس آیت کے معنی سے خود استدلال کرے، اس کی تو تصدیق کرے، جبکہ اس آیت کے معنی کو رد کر دے، جس سے اس کا مقابل استدلال کرے، یہ بھی جائز نہیں کہ ایک گروہ سے حق کو قبول کرے اور دوسرے گروہ کی طرف سے آنے والے حق کو رد کر دے۔''

(درء تعارُض العَقل والنّقل : ٤٠٤/٨)

❁ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

صَحَّ بِمَا ذَكَرْنَا بُطْلَانُ قَوْلُ مَنْ ضَرَبَ الْقُرْآنَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ أَوْ ضَرَبَ الْحَدِيثَ الصَّحِيحَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ أَوْ ضَرَبَ الْقُرْآنَ بِالْحَدِيثِ بَعْضَهُمَا بِبَعْضٍ .

''ہم نے جو دلائل ذکر کیے ہیں، ان سے ثابت ہو گیا ہے کہ جو شخص قرآن کی آیات کا آپس میں، یا صحیح احادیث کا آپس میں یا قرآنِ کریم اور حدیث کا آپس میں تعارض پیدا کرتا ہے، اس کا قول باطل ہے۔''

(الإحكام : ١٠٠/١)

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

أُصُولُ الشَّرْعِ لَا يُضْرَبُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ، كَمَا نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَنْ يُضْرَبَ كِتَابُ اللّٰهِ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ، بَلْ يَجِبُ اتِّبَاعُهَا كُلِّهَا، وَيُقَرُّ كُلٌّ مِنْهَا عَلٰى أَصْلِهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَوْضِعِهٖ، فَإِنَّهَا كُلُّهَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الَّذِي أَتْقَنَ شَرْعَهٗ وَخَلْقَهٗ، وَمَا عَدَا هٰذَا فَهُوَ الْخَطَأُ الصَّرِيحُ.

''شریعت کے اصولوں کو ایک دوسرے سے متعارض قرار نہیں دینا چاہیے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کو قرآن سے متعارض قرار دینے سے منع فرما ہے، بلکہ سب کا اثبات واجب ہے، ہر ایک اپنی جگہ ثابت ہے، کیونکہ سب کچھ اس اللہ کی طرف سے ہے، جس نے اپنی شریعت وتخلیق بہت پختہ کی ہوئی ہے، اس کے علاوہ جو بھی (نظریہ) ہے، وہ واضح غلطی ہے۔''

(إعلام الموقعين : ٢/٣٨)

قرآن کو حجت ماننا اور حدیث کو نہ ماننا اللہ اور اس کے رسول کے درمیان تفریق ہے، بعض پر ایمان اور بعض کے ساتھ کفر کا ہے، نیز یہ ایمان کے تقاضوں کے خلاف ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ﴾

(النّساء : ١٥٢)

''وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان کے درمیان تفریق نہیں ڈالی۔''

❀ علامہ عبدالرحمن بن ناصر سعدی رحمہ اللہ (١٣٧٦ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا يَقْتَضِي الْإِيمَانَ بِكُلِّ مَا أَخْبَرَ اللّٰهُ بِهٖ عَنْ نَفْسِهٖ وَ بِكُلِّ مَا جَاءَ تْ بِهِ الرُّسُلُ مِنَ الْأَخْبَارِ وَالْأَحْكَامِ.

''یہ فرمانِ الٰہی تقاضا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی خبر خود اپنے بارے میں دی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اور جو اخبار و احکام رسول لے کر آئے ہیں، ان سب پر ایمان لایا جائے۔“

(تفسیر السّعدي : ٢/٢١٠)

❀ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾

(النّحل : ٤٤)

”ہم نے آپ کی طرف ذکر اس لیے نازل کیا کہ آپ لوگوں کے لیے اللہ کی نازل کردہ وحی کی وضاحت کر دیں، تا کہ وہ غور و فکر کریں۔“

❀ امام شافعی رحمہ اللہ (۲۰۴ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَضَعَ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِتَابِهٖ وَدِينِهٖ بِالْمَوْضِعِ الَّذِي أَبَانَ فِي كِتَابِهٖ، فَالْفَرْضُ عَلٰى خَلْقِهٖ أَنْ يَكُونُوا عَالِمِينَ بِأَنَّهٗ لَا يَقُولُ فِيمَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ إِلَّا بِمَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ، وَأَنَّهٗ لَا يُخَالِفُ كِتَابَ اللّٰهِ، وَأَنَّهٗ بَيَّنَ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَعَلَا مَعْنٰى مَا أَرَادَ اللّٰهُ .

”اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب اور دین میں اپنے نبی ﷺ کو وہ مرتبہ دیا ہے، جو خود قرآن میں بیان کر دیا ہے، لہٰذا مخلوق پر یہ جان لینا فرض ہے کہ رسول ﷺ نازل شدہ وحی (قرآن) کے بارے میں نازل شدہ وحی (حدیث) سے ہی بولتے ہیں، نیز آپ کتاب اللہ کی مخالفت نہیں فرماتے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی مراد کو واضح کرتے ہیں۔“

(جُمّاع العلم، ص ٥٥)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❀ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

فِيهَا بَيَانٌ جَلِيٌّ وَنَصٌّ ظَاهِرٌ أَنَّهُ أَنْزَلَ تَعَالٰى عَلَيْهِ الذِّكْرَ لِيُبَيِّنَهُ لِلنَّاسِ وَالْبَيَانُ هُوَ بِالْكَلَامِ فَإِذَا تَلَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ بَيَّنَهُ ثُمَّ إِنْ كَانَ مُجْمَلًا لَا يُفْهَمُ مَعْنَاهُ مِنْ لَفْظِهٖ بَيَّنَهُ حِينَئِذٍ بِوَحْيٍ يُوحٰى إِلَيْهِ إِمَّا مَتْلُوًّا أَوْ غَيْرَ مَتْلُوٍّ .

”اس آیت کریمہ میں صریح بیان اور واضح نص ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر ذکر کو نازل کیا، تا کہ آپ ﷺ لوگوں کے لیے اس کا بیان کریں۔ یہ بیان کلام کے ساتھ ہوا، لہٰذا جب نبی کریم ﷺ آیت تلاوت کرتے تھے، تو اس کی وضاحت کرتے تھے۔ اگر کوئی آیت مجمل تھی کہ جس کے الفاظ سے معنی واضح نہیں ہوتا، تو اس وقت نبی کریم ﷺ اس کی وضاحت متلو یا غیر متلو وحی سے کرتے تھے۔“

(الإحکام: ۸۱/۱)

معلوم ہوا کہ کوئی صحیح حدیث قرآن کے مخالف نہیں، کیونکہ قرآن کی تفسیر وتبیین اور تشریح وتوضیح نبی اکرم ﷺ کے ذمہ ہے، حدیثِ رسول ﷺ قرآن کی مراد ہے، نیز رسولِ کریم ﷺ کا فرمان قرآن کا بیان ہے۔

ہم پہلے بھی کئی بار عرض کر چکے ہیں کہ قرآن وحدیث میں ظاہری تعارض ومخالفت موجود ہے، حقیقت میں کوئی تعارض نہیں، کیونکہ حقیقت میں تعارض، تناقض ہوتا ہے، اس سے دو باتوں میں سے ایک کا جھوٹا ہونا لازم آتا ہے، جو لوگ صحیح حدیث کو حقیقت میں قرآن کے مخالف ومعارض سمجھتے ہیں، ان سے پوچھا جائے کہ وہ حدیث کو کیا حیثیت دیتے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہیں؟ اگر وہ حدیث کو حق کہیں، تو سوال یہ ہوگا کہ حق حق کے ساتھ حقیقت میں متعارض ہو سکتا ہے؟ نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ صحیح حدیث کو حقیقت میں قرآن کے مخالف تسلیم کر کے درحقیقت رسولِ کریم ﷺ کی تکذیب کر رہے ہیں۔

❁ علامہ شاطبی رحمہ اللہ (۷۹۰ھ) فرماتے ہیں:

أَدِلَّةُ الشَّرْعِ لَا تَتَعَارَضُ فِي نَفْسِ الْأَمْرِ، وَلِذٰلِكَ لَا تَجِدُ الْبَتَّةَ دَلِيلَيْنِ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَنْ تَعَارُضِهِمَا، بِحَيْثُ وَجَبَ عَلَيْهِمُ الْوَقُوفُ، لٰكِنْ قَدْ يَقَعُ التَّعَارُضُ فِي فَهْمِ النَّاظِرِينَ.

”شریعت کے دلائل حقیقت میں باہم متعارض نہیں ہوتے، اسی لیے آپ کوئی ایسی دو دلیلیں نہیں پائیں گے، جن کے متعارض ہونے پر مسلمانوں کا اس طرح اجماع ہو گیا ہو کہ ان پر توقف واجب ہو جائے، البتہ بسا اوقات دیکھنے والوں کے فہم میں تعارض واقع ہو جاتا ہے۔“

(المُوافقات: ٤/٢٩٤)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کوئی صحیح حدیث قرآن کے مخالف نہیں (قسط ④)

حدیث وحی ہے، یہ مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے۔

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

اَلسُّنَّةُ أَيْضًا تَنْزِلُ عَلَيْهِ بِالْوَحْيِ، كَمَا يَنْزِلُ الْقُرْآنُ.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حدیث بھی اسی طرح وحی کے ذریعے نازل ہوتی تھی، جس طرح کہ قرآنِ کریم نازل ہوتا تھا۔''

(مَجموع الفتاویٰ: ۱۳/۳۶٤)

❀ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى أَنْزَلَ عَلٰى رَسُولِهٖ وَحْيَيْنِ، وَأَوْجَبَ عَلٰى عِبَادِهِ الْإِيمَانَ بِهِمَا، وَالْعَمَلَ بِمَا فِيهِمَا، وَهُمَا الْكِتَابُ وَالْحِكْمَةُ، وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾(النساء : ١١٣)، وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾(الجمعة : ٢) وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ﴾(الأحزاب : ٣٤) وَالْكِتَابُ هُوَ الْقُرْآنُ وَالْحِكْمَةُ هِيَ السُّنَّةُ بِاتِّفَاقِ السَّلَفِ وَمَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَخْبَرَ بِهِ الرَّسُولُ عَنِ اللّٰهِ فَهُوَ فِي وُجُوبِ تَصْدِيقِهٖ وَالْإِيمَانِ بِهٖ كَمَا أَخْبَرَ بِهِ الرَّبُّ تَعَالٰى عَلٰى لِسَانِ رَسُولِهٖ، هٰذَا أَصْلٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَيْنَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا يُنْكِرُهُ إِلَّا مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ.

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر دو قسم کی وحی نازل کی ہے اور ان دونوں پر ایمان لانا اور دونوں پر عمل کرنا واجب قرار دیا ہے، وہ دونوں قسم کی وحی کتاب وحکمت ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾ (النساء:۱۱۳) ''اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے۔'' اور فرمایا: ﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾ (الجمعۃ:۲) ''وہی ذات ہے، جس نے اُمّی لوگوں میں اپنی طرف سے رسول بھیجا، جو ان پر اس کی آیات تلاوت کرتا ہے اور ان کا تزکیہ نفس کرتا ہے اور ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔'' نیز فرمایا: ﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ﴾ (الاحزاب:۳۴) ''اے نبی کی بیویو! تم اپنے گھروں میں تلاوت کی جانے والی آیات وحکمت کو یاد کرو۔'' سلف کا اتفاق ہے کہ (یہاں) کتاب سے مراد قرآن اور حکمت سے مراد حدیث ہے۔ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے جو بھی خبر دیں، اس کی تصدیق کرنا اور اس پر ایمان لانا واجب ہے، بالکل اسی طرح جس کی خبر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبانی دی ہے۔ اس بات پر تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے، اس کا انکار وہی کرسکتا ہے، جو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں میں سے نہ ہو۔‘‘۔

(كتاب الرّوح، ص ٧٥)

❁

❁ مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَلَا! إِنِّي أُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ .

’’خبردار! مجھے قرآن بھی دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اسی طرح کی ایک اور چیز بھی دی گئی ہے۔‘‘

(مسند الإمام أحمد : ١٣١/٤، سنن أبي داوٗد : ٤٦٠٤، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ حافظ خطابی رحمہ اللہ (٣٨٨ھ) فرماتے ہیں:

قَوْلُهٗ : «أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ» يَحْتَمِلُ وَجْهَيْنِ مِنَ التَّأْوِيلِ؛ أَحَدُهُمَا : أَنْ يَكُونَ مَعْنَاهُ أَنَّهٗ أُوتِيَ مِنَ الْوَحْيِ الْبَاطِنِ غَيْرِ الْمَتْلُوِّ مِثْلَ مَا أُعْطِيَ مِنَ الظَّاهِرِ الْمَتْلُوِّ، وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَاهُ : أَنَّهٗ أُوتِيَ الْكِتَابَ وَحْيًا يُتْلٰى، وَأُوتِيَ مِنَ الْبَيَانِ أَيْ أُذِنَ لَهٗ أَنْ يُبَيِّنَ مَا فِي الْكِتَابِ وَيُعِمَّ وَيُخِصَّ وَأَنْ يَزِيدَ عَلَيْهِ فَيُشَرِّعُ مَا لَيْسَ لَهٗ فِي الْكِتَابِ ذِكْرٌ فَيَكُونُ ذٰلِكَ فِي وُجُوبِ الْحُكْمِ وَلُزُومِ الْعَمَلِ بِهٖ كَالظَّاهِرِ الْمَتْلُوِّ مِنَ الْقُرْآنِ .

’’فرمان نبوی: ’’مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس کی مثل دی گئی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے۔“ کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں۔ ① اس کا معنی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جس طرح ظاہر متلو وحی دی گئی ہے، اسی طرح باطن غیر متلو وحی بھی دی گئی ہے۔ ② یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو متلو وحی دی گئی اور اس کا ”بیان“ دیا گیا، یعنی آپ ﷺ کا اجازت دے دی گئی کہ آپ قرآن میں موجود احکامات کی وضاحت کریں، اس کے خاص کو عام کریں، اس کے عام کو خاص کریں، اس سے زائد حکم بیان کریں اور جس کا ذکر قرآن میں نہیں، اسے مشروع قرار دیں۔ اس لحاظ سے وحی غیر متلو بھی وجوب کے حکم میں ہے اور اس پر عمل کرنا بھی لازم ہے، جیسا کہ وحی ظاہر متلو یعنی قرآن کا حکم لازم ہے اور اس پر عمل کرنا لازم ہے۔“

(مَعالِم السّنن : ٢٩٨/٤)

❀ علامہ شوکانی رحمہ اللہ (۱۲۵۰ھ) فرماتے ہیں:

أَيْ أُوتِيتُ الْقُرْآنَ، وَأُوتِيتُ مِثْلَهٗ مِنَ السُّنَّةِ الَّتِي لَمْ يَنْطِقْ بِهَا الْقُرْآنُ.

”مراد یہ ہے کہ مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اسی طرح وہ حدیث بھی دی گئی ہے جس کا قرآن میں ذکر نہ تھا۔“

(إرشاد الفَحول، ص ٣٣)

نبی کریم ﷺ نے اس حدیث میں قرآن و حدیث دونوں کو وحی قرار دیا ہے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهٗ أُومِنَ، أَوْ آمَنَ، عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللّٰهُ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

إِلَيَّ، فَأَرْجُو أَنِّي أَكْثَرُهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

''ہر نبی کو معجزات ونشانیاں عطا کی گئیں، جنہیں دیکھ کر لوگ ایمان لے آتے، بے شک مجھے بطور معجزہ وحی عطا کی گئی، یہ وحی اللہ نے میری طرف کی ہے، میں امید کرتا ہوں کہ قیامت کو میرے متبعین سب نبیوں سے زیادہ ہوں گے۔''

(صحيح البخاري : ٧٢٧٤، صحيح مسلم : ١٥٢)

ثابت ہوا کہ قرآن کی طرح حدیث بھی وحی اور معجزہ ہے۔

❁ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ لَيْسَ بِنَبِيٍّ مِثْلُ الْحَيَّيْنِ، أَوْ أَحَدِ الْحَيَّيْنِ؛ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ، قَالَ قَائِلٌ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَوَ مَا رَبِيعَةُ مِنْ مُضَرَ؟ قَالَ : إِنَّمَا أَقُولُ مَا أُقَوَّلُ.

''ایک آدمی کی شفاعت سے ربیعہ اور مضر دونوں قبیلوں کی مقدار لوگ جنت میں داخل ہوں گے، ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ربیعہ کی مضر قبیلے سے کیا نسبت؟ فرمایا: (معلوم نہیں، میں تو بس) وہی کہتا ہوں، جو (وحی کے ذریعہ) کہلوایا جاتا ہوں۔''

(مسند أحمد : ٢٥٧/٥، ٢٦١، ٢٦٧، المُعجم الكبير للطّبراني : ٧٦٣٨، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ حافظ منذری رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''جید'' کہا ہے۔

(التّرغيب والتّرهيب : ٢٤١/٤)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

(فتح الباري : ٤٨٣/١٠، مُوافقة الخُبر الخَبر : ٣٣٦/٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

✿ حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے بھی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

(الحاوي للفتاوي : ۱/۳٦۰)

جب اصولِ محدثین کے مطابق صحیح حدیث بھی وحی ہے، وہ قرآنِ مجید کے وحی ہونے کی تصدیق بھی کرتی ہے، پھر وہ قرآن کے مخالف کیسے؟ خوب یاد رہے کہ قطعاً وحی وحی کے معارض ومخالف نہیں ہوسکتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی صحیح حدیث قرآن کے مخالف نہیں (قسط ۵)

قرآن وحدیث دونوں کا وحی اور اصولِ دین ہونا مسلمانوں کا اجماعی واتفاقی عقیدہ ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے تنازع اور اختلاف کو ان کی طرف لوٹانے کا حکم دیا ہے، معلوم ہوا کہ قرآن وحدیث دونوں اللہ کی طرف سے ہیں اور حق ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے ساتھ محفوظ ومعصوم ہیں، ورنہ ان کی طرف تنازع اور اختلاف لوٹانے کا کیا معنی؟ نیز ثابت ہوا کہ شرعی نصوص آپس میں متفق ومتحد ہیں، حقیقت میں ان کے مابین کوئی تعارض نہیں، ورنہ اختلاف کے وقت ان کی طرف رجوع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

❀ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) فرماتے ہیں:

اَلْأُمُورُ الَّتِي تَتَنَازَعُ فِيهَا الْأُمَّةُ، فِي الْأُصُولِ وَالْفُرُوعِ، إِذَا لَمْ تُرَدَّ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ، لَمْ يَتَبَيَّنْ فِيهَا الْحَقُّ، بَلْ يَصِيرُ فِيهَا الْمُتَنَازِعُونَ عَلٰى غَيْرِ بَيِّنَةٍ مِنْ أَمْرِهِمْ.

”جن اُصولی اور فروعی مسائل میں امت نے اختلاف کیا ہے، جب ان کو اللہ ورسول کی طرف نہ لوٹایا جائے، حق واضح نہیں، بلکہ اختلاف کرنے والے اپنے معاملے پر بغیر دلیل کے رہ جاتے ہیں۔“

(شرح العقيدة الطّحاوية، ص ٥١٥)

قرآن وحی ہے، حدیث بھی وحی ہے، قرآن محفوظ ہے، حدیث بھی اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے محفوظ ہے، قرآن حق ہے، حدیث بھی حق ہے، قرآن نور ہے، حدیث بھی نور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے،قرآن ہدایت ہے،حدیث بھی ہدایت ہے،قرآن فرقان ہے،حدیث بھی فرقان ہے، جس طرح قرآن کی تصدیق ضروری ہے،اسی طرح حدیث کی تصدیق بھی ضروری ہے، جس طرح قرآن پر ایمان لانا ضروری ہے،اسی طرح حدیث پر ایمان لانا بھی ضروری ہے، جس طرح قرآن پر عمل ضروری ہے، اسی طرح حدیث پر بھی عمل کرنا بھی ضروری ہے، دونوں کے اللہ کا دین ہونے میں کوئی شک نہیں، اسی لیے اختلاف کے وقت ان کی طرف رجوع ضروری ہے، یہی اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان کی دلیل ہے، یہ ایمان کے موجبات اور لوازم میں ہے، بلکہ ایمان کی صحت کے لیے شرط ہے، اس کے بغیر امت کے اتحاد واتفاق کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا، ضلالت و جہالت اور بدعتیوں کے طور طریقوں سے بچنے اور تلاشِ حق کا یہی واحد راستہ ہے، درحقیقت یہی حق کی پیروی ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا﴾

(النّساء : ٥٩)

”اگر تمہارے درمیان اختلاف ہوجائے، تو اسے اللہ و رسول کی طرف لوٹاؤ، اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اس میں خیر ہے اور بہترین انجام ہے۔“

❁ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ (١١٤ھ) فرماتے ہیں:

إِلَى اللّٰهِ إِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَإِلَى الرَّسُولِ إِلٰى سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

”اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے سے مراد اللہ تعالیٰ کی کتاب کی طرف رجوع

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کرنا ہے اور رسول کی طرف رجوع سے مراد رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی طرف رجوع ہے۔''

(الشريعة للآجري : ١٠٦، وسندهٗ حسنٌ)

❀ میمون بن مہران رحمہ اللہ (۱۱۷ھ) فرماتے ہیں:

اَلرَّدُّ إِلَى اللّٰهِ الرَّدُّ إِلٰى كِتَابِهٖ، وَالرَّدُّ إِلٰى رَسُولِهٖ إِنْ كَانَ حَيًّا فَإِنْ قَبَضَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ فَالرَّدُّ إِلَى السُّنَّةِ .

''اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے سے مراد اس کی کتاب کی طرف لوٹنا ہے اور جب رسول ﷺ زندہ تھے، اس وقت آپ ﷺ کی ذات کی طرف لوٹنا تھا اور جب آپ ﷺ فوت ہو گئے، تو اب آپ ﷺ کی سنت کی طرف رجوع کرنا ہے۔''

(تفسير الطّبري : ١٨٦/٧، شرح مُشكل الآثار للطّحاوي : ٤٧٤/١، الفقيه والمتفقه للخطيب : ١٤٤/١، وسندهٗ حسنٌ)

❀ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّ الرَّدَّ إِلَيْهِ هُوَ الرُّجُوعُ إِلَيْهِ فِي حَيَاتِهٖ وَالرُّجُوعُ إِلٰى سُنَّتِهٖ بَعْدَ مَمَاتِهٖ، وَاتَّفَقُوا أَنَّ فَرْضَ هٰذَا الرَّدِّ لَمْ يَسْقُطْ بِمَوْتِهٖ فَإِنْ كَانَ مُتَوَاتِرُ أَخْبَارِهٖ وَآحَادِهَا لَا تُفِيدُ عِلْمًا وَلَا يَقِينًا لَمْ يَكُنْ لِلرَّدِّ إِلَيْهِ وَجْهٌ .

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ (اختلاف کو) نبی ﷺ کی طرف لوٹانے سے مراد آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں آپ ﷺ کی طرف لوٹانا ہے، اور وفات کے بعد آپ ﷺ کی حدیث کی طرف لوٹانا ہے۔ نیز اس پر بھی اتفاق ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اختلافات کو) لوٹانے کی فرضیت نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد ساقط نہیں ہوئی۔ لہٰذا اگر متواتر اور آحاد سے علم اور یقین کا فائدہ حاصل نہیں ہوتا، تو نبی کریم ﷺ کی طرف (اختلافات کو) لوٹانے کا کوئی معنی باقی نہیں رہتا۔''

(مختصر الصّواعق المُرسلة : ٣٥٢/٢)

❀ نیز فرماتے ہیں:

إِنَّ النَّاسَ أَجْمَعُوا أَنَّ الرَّدَّ إِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ هُوَ الرَّدُّ إِلٰى كِتَابِهٖ، وَالرَّدَّ إِلَى الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الرَّدُّ إِلَيْهِ نَفْسِهٖ فِي حَيَاتِهٖ وَإِلٰى سُنَّتِهٖ بَعْدَ وَفَاتِهٖ .

''اہل علم کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اختلاف لوٹانے کا مطلب اس کی کتاب کی طرف اختلاف لوٹانا ہے اور رسولِ کریم ﷺ کی طرف اختلاف لوٹانے کا معنی ومفہوم آپ کی زندگی میں آپ کی ذاتِ بابرکات کی طرف اور آپ کی وفات کے بعد آپ کی حدیث کی طرف اختلاف کو لوٹانا ہے۔''

(إعلام الموقعين : ٣٩/١)

❀ علامہ شوکانی رحمہ اللہ (١٢٥٠ھ) فرماتے ہیں:

مَعْنَى الرَّدِّ إِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهُ الرَّدُّ إِلٰى كِتَابِهٖ، وَمَعْنَى الرَّدِّ إِلٰى رَسُولِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّدُّ إِلٰى سُنَّةٍ بَعْدَ وَفَاتِهٖ، وَهٰذَا مِمَّا لَا خِلَافَ فِيهِ بَيْنَ جَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ .

''اللہ کی طرف پھیرنے کا معنی قرآن کی طرف پھیرنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف پھیرنے کا معنی آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ کی سنت کی طرف

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رجوع ہے، اس بارے میں تمام مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔"

(شرح الصّدور بتحریم رفع القبور، ص 3)

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

لَوْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ بَيَانُ حُكْمِ مَا تَنَازَعُوا فِيهِ وَلَمْ يَكُنْ كَافِيًا لَمْ يَأْمُرْ بِالرَّدِّ إِلَيْهِ؛ إِذْ مِنَ الْمُمْتَنِعِ أَنْ يَأْمُرَ تَعَالٰى بِالرَّدِّ عِنْدَ النِّزَاعِ إِلٰى مَنْ لَا يُوجَدُ عِنْدَهٗ فَصْلُ النِّزَاعِ .

"اگر کتاب اللہ اور سنت ِ رسول میں اختلاف کا حل نہ ہوتا اور یہ چیز کافی نہ ہوتی، تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف رجوع کا حکم نہ فرماتے، کیونکہ یہ بات ممتنع ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی چیز کی طرف رجوع کا حکم فرمائے، جس میں اختلاف کا حل موجود نہ ہو۔"

(إعلام الموقعين : ۳۹/۱)

❁ علامہ شاطبی رحمہ اللہ (۷۹۰ھ) فرماتے ہیں:

هٰذِهِ الْآيَةُ صَرِيحَةٌ فِي رَفْعِ التَّنَازُعِ وَالْاِخْتِلَافِ؛ فَإِنَّهٗ رَدَّ الْمُتَنَازِعِينَ إِلَى الشَّرِيعَةِ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ إِلَّا لِيَرْتَفِعَ الْاِخْتِلَافُ، وَلَا يَرْتَفِعُ الْاِخْتِلَافُ إِلَّا بِالرُّجُوعِ إِلٰى شَيْءٍ وَاحِدٍ؛ إِذْ لَوْ كَانَ فِيهِ مَا يَقْتَضِي الْاِخْتِلَافَ لَمْ يَكُنْ فِي الرُّجُوعِ إِلَيْهِ رَفْعُ تَنَازُعٍ، وَهٰذَا بَاطِلٌ .

"یہ آیت صریح دلیل ہے کہ تنازع و اختلاف کو ختم کیا جائے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اختلاف کرنے والوں کو شریعت کی طرف لوٹنے کا حکم فرمایا ہے اور یہ اسی لیے ہے کہ اختلاف ختم ہو جائے، اختلاف تو تب ہی ختم ہوگا، جب ایک ہی چیز کی طرف رجوع کیا جائے، کیونکہ اگر اسی چیز میں ہی اختلاف والی کوئی بات ہوئی، تو پھر اس کی طرف رجوع سے اختلاف ختم نہ ہوگا اور ایسا کرنا باطل ہے۔''

(المُوافقات : ٦٠/٥، الاعتصام : ٣٠٩/٢ـ٣١٠)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (٧٧٤ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا أَمْرٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، بِأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ تَنَازَعَ النَّاسُ فِيهِ مِنْ أُصُولِ الدِّينِ وَفُرُوعِهٖ أَنْ يَرُدَّ التَّنَازُعَ فِي ذٰلِكَ إِلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، كَمَا قَالَ تَعَالٰى : ﴿وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗ إِلَى اللّٰهِ﴾(الشُّورٰی : ١٠) فَمَا حَكَمَ بِهٖ كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهٖ وَشَهِدَا لَهٗ بِالصِّحَّةِ فَهُوَ الْحَقُّ، وَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ، وَلِهٰذَا قَالَ تَعَالٰى : ﴿إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ أَيْ رُدُّوا الْخُصُومَاتِ وَالْجَهَالَاتِ إِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهٖ، فَتَحَاكَمُوا إِلَيْهِمَا فِيمَا شَجَرَ بَيْنَكُمْ ﴿إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ فَدَلَّ عَلٰى أَنَّ مَنْ لَمْ يَتَحَاكَمْ فِي مَجَالِ النِّزَاعِ إِلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَلَا يَرْجِعْ إِلَيْهِمَا فِي ذٰلِكَ، فَلَيْسَ مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَقَوْلُهٗ : ﴿ذٰلِكَ خَيْرٌ﴾ أَيِ التَّحَاكُمُ إِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهٖ، وَالرُّجُوعُ فِي فَصْلِ النِّزَاعِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

إِلَيْهِمَا خَيْرٌ ﴿وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾ أَيْ وَأَحْسَنُ عَاقِبَةً وَّمَآلًا .

''اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہے کہ دین کے اصول وفروع میں سے ہر وہ چیز جس میں لوگوں کا اختلاف ہو، اس اختلاف کو قرآن وحدیث کی طرف لوٹایا جائے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''جس چیز میں تم اختلاف کرو، اس کا فیصلہ اللہ ہی کی طرف لوٹاؤ۔'' جو فیصلہ کتاب وسنت کریں اور جس کے صحیح ہونے کی وہ گواہی دیں، وہ حق ہے اور حق کے علاوہ صرف گمراہی ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اگر تم اللہ و یومِ آخرت پر ایمان لاتے ہوتو ......۔'' یعنی اپنے اختلافات اور لاعلمی کو کتاب اللہ اور سنتِ رسول کی طرف لوٹاؤ اور جس بارے تمہارے درمیان جھگڑا ہو، اسے انہی دونوں کی طرف لے کر آؤ، اگر تم اللہ و یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہوتو۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے اختلاف میں کتاب وسنت کی طرف فیصلہ لے کر نہ آئے اور رجوع نہ کرے، وہ اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتا، نیز فرمانِ باری تعالیٰ: ﴿ذٰلِكَ خَيْرٌ﴾ کا مطلب ہے کہ اختلاف کے فیصلے کے لیے قرآن وسنت کی طرف ہی رجوع بہتر ہے، ﴿وَاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا﴾ کا معنی ہے کہ یہ کام عاقبت اور انجام کے لحاظ سے بہترین ہے۔''

(تفسير ابن كثير : ٣٤٥/٢)

❁ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ اِلَى اللّٰهِ﴾ (الشّورٰی : ١٠)

''جس چیز میں بھی تم اختلاف کرو، اس کا فیصلہ اللہ کی طرف (لے کر آؤ)۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

آیت میں اختلاف کو اللہ کی طرف لوٹانے کا حکم دیا گیا ہے، قرآن و حدیث دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں، اللہ تعالیٰ نے رسولِ کریم ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور آپ ﷺ کے فیصلوں کو قبول نہ کرنے پر شدید وعید بھی سنائی ہے، مزید اس آیت کی تفسیر سورت نساء (آیت ۵۹) سے ہوتی ہے۔

✿ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

أَيْ مَهْمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنَ الْأُمُورِ وَهٰذَا عَامٌّ فِي جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ، ﴿فَحُكْمُهُ إِلَى اللّٰهِ﴾ أَيْ هُوَ الْحَاكِمُ فِيهِ بِكِتَابِهٖ، وَسُنَّةِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَقَوْلِهٖ : ﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ﴾(النِّسَاء : ۵۹)

”جس چیز میں بھی تم اختلاف کرو۔ یہ تمام اختلافات کو شامل ہے۔“اس کا فیصلہ اللہ کی طرف لوٹایا جائے۔“ یعنی اللہ اپنی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کی حدیث کے ذریعہ سے فیصلہ کرے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾(النساء:۵۹)”اگر تم کسی بھی چیز میں اختلاف کرو، تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹاؤ۔“

(تفسیر ابن کثیر : ۷/۱۹۳)

تنبیہ:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الرَّسُوْلِ وَ اِلٰٓى اُوْلِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ﴾

(النساء : ٨٣)

”جب ان کے پاس امن یا خوف کا کوئی امر آتا ہے، تو وہ اس کو پھیلا دیتے ہیں اور اگر وہ اس کو رسول اور اولی الامر کی طرف لوٹاتے، تو اسے ان میں سے اہل تحقیق جان لیتے۔“

اگر یہ کہا جائے کہ اختلاف کو تو صرف اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹانا ہے، جبکہ اس آیتِ کریمہ میں رسول اور اولی الامر کی طرف لوٹانے کا ذکر ہے، یہ تعارض و اشکال کیسے دور ہوگا؟

اس کے دو جواب ہیں:

① اس آیتِ کریمہ میں تنازع اور اختلاف کا سرے سے ذکر ہی نہیں ہے، بلکہ مسلمانوں کو بیان کیا جارہا ہے کہ فتح یا شکست کی خبریں بغیر تحقیق آگے پھیلانے کے بجائے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں آپ تک پہنچادو، آپ کی وفات کے بعد اہل علم و تحقیق مسلمان حکمرانوں اور مسلمان سپہ سالاروں کے سامنے پیش کریں کہ یہ خبر صحیح ہے یا غلط، اس کو نشر کرنا مفید ہے یا اسلام اور اہل اسلام کی مصلحت کی خاطر چھپانا واجب ہے۔

❀ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

إِنْكَارٌ عَلٰى مَنْ يُبَادِرُ إِلَى الْأُمُورِ قَبْلَ تَحَقُّقِهَا، فَيُخْبِرُ بِهَا وَيُفْشِيهَا وَيَنْشُرُهَا، وَقَدْ لَا يَكُونُ لَهَا صِحَّةٌ.

”اس آیتِ کریمہ میں اس شخص پر انکار ہے، جو تحقیق کیے بغیر جلدی سے امور کی خبر دیتا ہے اور ان کو پھیلاتا ہے، جبکہ بسا اوقات وہ امور صحیح ثابت نہیں ہوتے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(تفسیر ابن کثیر : ۳۶۵/۲)

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ .

”آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کرنے لگے۔“

(مقدمة صحيح مسلم : 5، وسندهٗ صحيحٌ)

لہٰذا آیات کے درمیان ظاہری تعارض دور ہوا، اس تعارضِ قرآنی کو دور کرنے میں حدیث مددگار ثابت ہوئی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کوئی صحیح حدیث قرآن کے مخالف نہیں (قسط ⑥)

دین اسلام کی بنیاد عقیدۂ توحید اور عقیدۂ رسالت پر استوار ہے، یہ شریعتِ مطہرہ کے دو اساسی اور بنیادی اصول ہیں، ان کا ماخذ و مصدر قرآن وحدیث ہے، اہل اسلام کا اجماعی اور اتفاقی عقیدہ ہے کہ قرآن وحدیث دونوں وحی اور دینِ الٰہی ہیں، نیز دونوں اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے محفوظ ہیں۔

قرآن مجید:

قرآنِ مجید کلامِ رب العالمین ہے، اس کے وحی ہونے میں کوئی شبہ نہیں، یہ ہر قسم کے ریب وشک سے پاک ومنزہ کتابِ مبین ہے، اس کے باوجود ظالموں نے اس کا انکار کیا ہے، اس انکار کو خود قرآنِ کریم ان الفاظ میں بیان کرتا ہے:

﴿اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ یُّؤْثَرُ، اِنْ هٰذَا اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ﴾(المدَّثِّر : ٢٤-٢٥)

''یہ تو بس ایک مؤثر جادو ہے، یہ تو کسی بشر کا کلام ہے''

❁ ایک جگہ فرمایا:

﴿اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ﴾(ص : ٧)

''یہ تو محض اپنی طرف سے گھڑی گئی بات ہے۔''

قارئین کرام! انصاف سے بتائیں کہ ان مشرکوں اور کافروں کی بیزاری سے قرآنِ مجید میں کیا نقص واقع ہوا؟ عیسائی مشنریوں اور آریوں نے تو قرآنِ مجید میں شکوک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وشبہات پیدا کیے ہیں اوراس میں اعتراضات بھی وارد کیے ہیں، قادیانیوں نے قرآنِ مجید کو منسوخ کہا ہے، حدیثوں کا انکار کیا ہے، روافض نے اس میں تواتر کی حد تک تحریف اور کمی وبیشی کا دعویٰ کیا ہے، کیا اس سارے پراپیگنڈے کی وجہ سے مسلمان قرآنِ مجید کا انکار کر دیں، جو جواب قرآن کے بارے میں ہوگا، وہی جواب حدیث کے بارے میں ہو جائے گا۔

قرآن مجیداورانکارحدیث:

ہر منکرِ حدیث درحقیقت منکرِ قرآن ہوتا ہے، منکرین قرآن اور منکرین حدیث دونوں کے مقاصد ایک ہیں کہ عقیدۂ توحید اور عقیدۂ رسالت کا انکار کیا جائے، یہ قرآن و حدیث کے انکار سے ہی ممکن ہے، قرآن کی آڑ میں حدیث کو نشانہ بنایا جائے، حدیث پر اعتراضات وارد کیے جائیں، اس میں شکوک وشبہات پیدا کیے جائیں، حدیث کو تاریخی حیثیت دے کر اسوۂ رسول ﷺ کے خاتمہ کی سازش کی جائے، حدیث کو عجمی سازش قرار دے کر سرے سے انکار ہی کر دیا جائے، دین کی پیروی کے بجائے خواہشات کی پیروی کو ہوا دی جائے، وہ یوں کہ حدیث کو قرآن پر پیش کریں، اگر یہ بزعمِ خویش قرآن کے موافق ہے، تو حدیث ہے، ورنہ جھوٹی داستان! کبھی یہ راگ الاپا کہ قرآن قطعی ہے اور حدیث ظنی ہے، لہٰذا اس سے عقیدۂ توحید اور عقیدۂ رسالت ثابت نہیں ہوسکتا، کبھی احادیثِ صحیحہ اور ائمہ کی متفقہ تصریحات کے خلاف قرآنی نصوص میں باطل تاویلات کر کے ان کو خواہشات کا تختۂ مشق بنا دیا، کبھی یہ شور مچایا کہ حدیث تو دوسو سال بعد لکھی گئی ہے، اس پر کیا اعتبار؟ کبھی حدیث کو عقلِ سقیم کی بھینٹ چڑھا کر اس کا انکار کر دیا۔

یاد رہے کہ ہر باطل مذہب کی یہی پہچان ہے کہ وہ دین کو صرف عقل کی کسوٹی پر پرکھتا ہے، الغرض ہر بدبخت اور ظالم نے دل کھول کر حدیثِ رسول ﷺ پر ظلم ڈھایا ہے، ہم اپنے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللہ سے شکایت کرتے ہیں، وہی ان ظالموں کو پوچھے گا۔

باطل فرقے اور انکارِ قرآن وحدیث:

جہمی فرقہ نے جہاں حدیث کا رد کیا، وہاں قرآن کے کلامِ الٰہی ہونے کا بھی انکار کیا، معتزلہ فرقہ نے جہاں حدیثیں رد کیں، وہاں قرآن کو بھی مخلوق کہا۔

❁ نعیم بن حماد خزاعی رحمہ اللہ (۲۲۸ھ) فرماتے ہیں:

اَلْمُعْتَزِلَةُ تَرُدُّونَ أَلْفَيْ حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ نَحْوَ أَلْفَيْ حَدِيثٍ .

''معتزلہ احادیثِ نبویہ میں سے دو ہزار یا اس کے لگ بھگ احادیث کا انکار کرتے ہیں۔''

(سنن أبي داوٗد، تحت الحديث : ٤٧٧٢، وسندهٗ صحيحٌ)

اشعری فرقہ نے جہاں احادیث کو چھوڑا، وہاں قرآنِ کریم کے اللہ تعالیٰ کی حقیقی کلام ہونے کا انکار کر دیا، خارجیوں نے جہاں احادیث کا انکار کیا، وہاں قرآنِ مجید کی واضح نصوص میں معنوی تحریف اور تاویل باطل کے مرتکب ہوئے، کلابیہ فرقہ نے جہاں احادیثِ صحیحہ کو خواہشات کا تختۂ مشق بنایا، وہاں قرآنِ کریم کو اللہ تعالیٰ کا مجازی کلام قرار دیا، مرجئہ نے جہاں بعض احادیث کا رد کیا، وہاں قرآنِ مجید کی بعض آیاتِ بینات کو مہمل سمجھ لیا، روافض نے جہاں احادیث کا انکار کیا، وہاں قرآن کے محرف ومبدل ہونے کا دعویٰ کر دیا، قادیانیوں نے جہاں احادیث کا انکار کیا، وہاں قرآن کو منسوخ قرار دیا۔

معلوم ہوا کہ ہر گمراہ فرقہ جو حدیث پر ظلم ڈھاتا ہے، وہ ضرور بالضرور قرآنِ مجید کو اپنی خواہشات کے حوالے کر دیتا ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ رنگ وروپ مختلف ہے، کردار ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی ہے۔

انکارقرآن وحدیث کا ایک نقصان:

منکرین قرآن نے نبیٔ اکرم ﷺ کی ذات باصفات کو تنقید کا نشانہ بنایا، منکرین حدیث رافضیوں نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی کردار کشی کی، بعض نے جبریل امین سے دشمنی کر لی، منکرین حدیث خارجیوں نے صحابہ کرام کی شان میں تنقیص کی، ناصبی منکرین حدیث نے اہل بیت کی ذات باصفات کو تنقید کا نشانہ بنایا، ہمارے دور کے منکرین حدیث نے ثقہ ائمہ محدثین سلف صالحین اور ثقہ فقہاء و مجتہدین کی تذلیل وتوہین کی کوشش کی، محدثین کرام کو جاہل، کم فہم اور قرآن کا دشمن و مخالف قرار دیا۔

اگر نبیٔ اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے وجود مقدس اور محدثین رحمہم اللہ کو تنقید کا نشانہ بنایا جائے، تو دین اسلام کا وجود باقی نہیں رہ سکتا، منکرین حدیث بھی یہی چاہتے ہیں کہ دین اسلام کا نام ونشان تک نہ رہے (العیاذ باللہ!)، اس لیے وہ ان نفوس مقدسہ کو حدفِ تنقید بناتے ہیں۔

کیا حدیث کی حیثیت تاریخی ہے؟:

کس قدر ناانصافی کی بات ہے کہ حدیثِ رسول ﷺ کو تاریخی حیثیت دے کر دین کے بڑے حصے سے دستبردار ہو جایا جائے؟ جبکہ حدیث کے وحی ہونے پر اجماع مسلمین ہے۔ قرآنی دلائل اس پر شاہد ہیں۔

❀ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيرًا﴾(الأحزاب: ٢١)

”تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات بہترین نمونہ ہے، ان کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرتے ہیں۔“

رسول اللہ ﷺ کا نمونہ کیا ہے؟ وہ حدیث ہی تو ہے، اگر حدیث کی حیثیت غیر تشریعی اور تاریخی ہے، تو اسوۂ رسول ﷺ کہاں ہے؟ منکرین حدیث کا مقصد بھی یہی ہے کہ اسوۂ رسول ﷺ کا خاتمہ ہو جائے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ہر منکر حدیث قرآن دشمنی کے درپے ہے، یہ ایسے طریقہ سے حدیث کی تردید و تکذیب کرتے ہیں، جس سے قرآن کی تردید و تکذیب لازم آتی ہے، اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کا حکم تو دیا، لیکن اس کا طریقۂ ادائیگی تاریخ کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔

❁ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾

(النّحل: ٤٤)

”ہم نے آپ کی طرف ذکر اس لیے نازل کیا کہ آپ لوگوں کے لیے اللہ کی نازل کردہ وحی کی وضاحت کر دیں، تاکہ وہ غور و فکر کریں۔“

کیا نبی کریم ﷺ نے قرآنِ کریم کا بیان پیش کیا ہے؟ اس کی تبیین و توضیح فرمائی ہے؟ اس کی تفسیر و تشریح کی ہے؟ اگر جواب ہاں میں ہے، تو وہ کہاں ہے؟ اگر حدیث کی تشریعی حیثیت کا انکار کر دیا جائے تو قرآنِ مجید کی اس آیت کریمہ کی تکذیب لازم آئے گی، بھلا یہ کہنا کہاں تک صحیح ہوگا کہ ”حدیث کی حیثیت دینی نہیں، محض تاریخی ہے، جو صحیح

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سے شام تک تبدیل ہو کر کچھ سے کچھ ہو جایا کرتی ہے۔“

بھلا سوچیں کہ حدیث کیسی تاریخ ہے، جو پوری انسانیت کے لیے سامانِ ہدایت واصلاح مہیا کرتی ہے اور اصلاح وفلاح کے حوالہ سے زندگی کے تمام شعبوں کو محیط ہے؟ یہ کیسی تاریخ ہے، جو معیشت وسیاست اور ادب واخلاق کے دائمی ضابطوں سے مالا مال ہے؟ یہ کیسی تاریخ ہے، جو فصاحت وبلاغت، اسلوب واحکام کی بلندی اور دقت تعبیر سے لبریز ہے؟ یہ کیسی تاریخ ہے، جو حلال وحرام اور طیب وخبیث میں فرق کرتی ہے؟

یہ کیسی تاریخ ہے، جو قرآن کی تصدیق کرتی ہے، اس کو وحی برحق قرار دیتی ہے، اس پر عمل کرنے کو کہتی ہے، اس میں اختلاف کرنے سے منع کرتی ہے، اس کی فضیلت بیان کرتی ہے، اس کا معجزۂ خالدہ ہونا تسلیم کرتی ہے اور قرآنِ کریم نے جو تمام اساسی عقائد وعبادات واخلاق بیان کیے ہیں، ان سے سرمو انحراف نہیں کرتی؟

یہ کیسی تاریخ ہے، جو نماز کے طریقۂ ادائیگی کی تفصیل بیان کرتی ہے، نیز یہاں تک بتاتی ہے کہ ہوا خارج ہو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ یہ کیسی تاریخ ہے، جو رشتوں کی حرمت بیان کرتی ہے؟ یہ کیسی تاریخ ہے کہ اس کی ایک بات کے خلاف بھی مسلمانوں کا اجماع نہ ہو سکا؟ یہ کیسی تاریخ ہے کہ عقل سلیم اور فطرتِ سلیمہ اس کی ہر بات کو تسلیم کرتی ہے؟ یہ کیسی تاریخ ہے کہ اس سے پہلے دنیا کی تاریخ ایسی مثال پیش کرنے سے قاصر رہی ہے؟

❀ امام آجری رحمہ اللہ (۳۶۰ھ) فرماتے ہیں:

كُلُّ مَنْ رَدَّ سُنَنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَنَ أَصْحَابِهِ فَهُوَ مِمَّنْ شَاقَقَ الرَّسُولَ وَعَصَاهُ وَعَصَى اللّٰهَ تَعَالٰى بِتَرْكِهِ قَبُولَ السُّنَنِ، وَلَوْ عَقَلَ هٰذَا الْمُلْحِدُ وَأَنْصَفَ مِنْ نَفْسِهِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عَلِمَ أَنَّ أَحْكَامَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجَمِيعَ مَا تَعَبَّدَ بِهٖ خَلْقَهٗ إِنَّمَا تُؤْخَذُ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَقَدْ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يُبَيِّنَ لِخَلْقِهٖ مَا أَنْزَلَهٗ عَلَيْهِ مِمَّا تَعَبَّدَهُمْ بِهٖ، فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهٗ: ﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾(النّحل : ٤٤) وَقَدْ بَيَّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمَّتِهٖ جَمِيعَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ مِنْ جَمِيعِ الْأَحْكَامِ وَبَيَّنَ لَهُمْ أَمْرَ الدُّنْيَا وَأَمْرَ الْآخِرَةِ وَجَمِيعَ مَا يَنْبَغِي أَنْ يُؤْمِنُوا بِهٖ وَلَمْ يَدَعْهُمْ جَهَلَةً لَا يَعْلَمُونَ حَتّٰى أَعْلَمَهُمْ أَمْرَ الْمَوْتِ وَالْقَبْرِ وَمَا يَلْقَى الْمُؤْمِنُ وَمَا يَلْقَى الْكَافِرُ وَأَمْرَ الْمَحْشَرِ وَالْوُقُوفَ وَأَمْرَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَالًا بَعْدَ حَالٍ يَعْرِفُهٗ أَهْلُ الْحَقِّ .

”جو شخص رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کی سنت کو ٹھکرائے گا، وہ ان لوگوں میں سے ہوگا، جو رسول اللہ ﷺ کے مخالف اور نافرمان ہیں، نیز وہ سنتوں کو چھوڑنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا بھی نافرمان ہوگیا ہے، اگر یہ ملحد عقل کرے اور خود انصاف کرے، تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کے تمام احکام اور مخلوق جو اس کی عبادات بجا لاتی ہے، اس کے سارے طریقے کتاب وسنت سے ہی اخذ کیے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم بھی فرمایا ہے کہ وہ اس کی مخلوق کے لیے اس کے نازل کردہ تعبدی فرامین کی توضیح کریں، چنانچہ فرمایا: ﴿وَأَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾ (النحل: ۴۴) ''ہم نے آپ کی طرف ذکر اس لیے نازل کیا ہے کہ آپ لوگوں کے لیے ان کی طرف نازل کردہ وحی کی وضاحت کریں اور تاکہ وہ غور وفکر کریں۔'' لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے لیے وہ سارے کے سارے احکام بیان کر دیئے ہیں، جو ان پر مقرر کیے گئے ہیں، نیز ان کے لیے دنیا و آخرت کے معاملات بیان کر دیے ہیں اور وہ چیزیں بھی جن پر ایمان لانا ضروری ہے، انہیں بے علم اور جاہل نہیں چھوڑا، یہاں تک کہ ان کو موت اور قبر کے حالات کی بھی خبر دی ہے، مؤمن و کافر کے انجام، حشر و وقوف (روزِ قیامت حساب کے لیے اجتماع اور قیام) اور جنت و جہنم کے لمحہ بہ لمحہ حالات بھی بیان کر دیئے ہیں، جن کو اہل حق جانتے ہیں۔''

(الشّريعة : ۱۲۰۳/۳)

❁❁❁❁❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "